

1337

بالقرن

تفسير آيات القرآن

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

سلسلة النسخ وكتب مدرسية

CHECKED 1365

على مذهب طائفة الكرمي

١٩٠٤

ترتبط جميع الكتب بأورج الدين خايد كمال أمير خاغانه سيكانون

الكبرى ورواهاهم كثرين سيدالدين كمال و أمير اجار آغاب

وكتب مطبع عطاء الرحمن مونت روهدها مطبعه كرويه



## تفسیر آیت قرآن

أَمْ حَرَّمَ عَلَیْكُمْ الْمِیْتَةَ وَالْدَّمَ وَلَحْمَ الْخَنِیْزِیْرِ

ترجمہ :- سو اے اس کے حرام کیا اور پھر تمہارے مردار اور خون اور گوشت سوار کا۔

ہمارے حروف زیب عنوان اہل اسلام کے مقدس آسمانی کتاب ایک مبارک و پر حکمت حکم یا آیت ہے جس سے ثابت ہے کہ اہل اسلام پر حرام یا منع کرو یا گیا علاوہ لحم خنزیر کے خصوصاً خون اور مردہ جسام ان مختلف جانداروں کے جو عمر و مکھانا انکا بعد فرج حلال یا جائز ٹھہرایا گیا ہے۔ ہمارے ناظرین کو باعث تسوئیں یا حیرت ہو گا کہ جن جانداروں کا گوشت انکی مذبوحہ حالت میں کھانا و رکھا گیا ہے انہیں کے غیر مذبوحہ اور مردہ اجسام علاوہ ازین انہی کے خون کو غذا و خورش کے طور پر استعمال کروایا گیا اور خصوصاً خنزیر خوار اقسام کو اس جانور ناپاک کے پرچرب گوشت کی مکروہ علامت ذاتی زیادہ تر متحیر کر لی کہ کیوں انسان کو اس پرچرب گوشت حیوان کے خورش سے روک دیا گیا۔

یہ کتاب ان مختلف مردار و خنزیر اور غیر مذبوح خوار معترض اصحاب کے سوالات بے پایان کا کامل و اطمینان بخش شیفک یا علمی جواب یار دہے جو کہتے ہیں کہ اہل اسلام اللہ جل شانہ کے جانب سے موت نازل شدہ

یا قدرتی موت سے مردہ شدہ جانداروں کے گوشت کو حرام سمجھ کر غذا استعمال نہیں کرتے۔ جس طرح غلامی  
 لائق فہم و ہند، اصل سے مردہ جانداروں کا گوشت، رائیگان و براہوی نہیں ہوتا بلکہ اُس خالق القوی و رب العزت  
 کی حرمت کی صورت پس اندازی ہوتی ہے اور طرفہ یہ کہ اقسام کے پھلیان جو دراصل مانند حیوانات کے گرم خون کے  
 ہوتے ہیں اس محض و مقررہ قید مذہب سے بری اور ان کا مردار گوشت حلال تصور ہو کر بغیر طواف و بخرات تمام  
 غذا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور بالقدس کے اہل اسلام اپنے ہاتھوں سے بطریق خاص جانداروں پر موت نازل  
 کر کے یہ تصور نہیں کرتے کہ جانداروں کے گوشت کو حلال سمجھ کر غذا اُس کے خورش کو جائز رکھتے  
 ہیں جو ایک نہایت غیر قرین قیاس اور خلاف مصلحت امیر و ستور ہے۔ علاوہ ان لحم خنزیر سی پر چڑھنا  
 اور عام پسند خالق غذا سے حیوانی جس کے خورش کو مفید جانکر قریباً جہان کے تین چہارم باشندگوں کی  
 غذا دوسرے عالم زیادہ پسند میں رواج دے رکھے ہیں۔ اس بنا سے بے بنیاد پر حرام و غیر لائق غذا ٹھہرایا گیا ہے  
 کہ خنزیر غلات خوار و نجاست پسند ہے حالانکہ بعض جاندار مثلاً گائی، بھینس و مرغان خانگی وغیرہ مانند خنزیر  
 کے غلات خوار و نجاست پسند ہیں تاہم اہل اسلام کے نزدیک حلال اور ان کا گوشت غذا جائز ہے۔  
 ہم سمجھتے ہیں کہ اس معزز گروہ حضرات کی خدات میں پیش کرتے ہیں جو خود کو موجودہ زمانہ کے پیرو  
 جدید تہذیب کے معتقد بننے کی کوشش کرتے ہوئے ہام اور بکین (لحم خنزیر) اور غیر مذہب و مردہ جانداروں  
 کے گوشت کے خورش کو وقت بھری نظروں سے دیکھ رہے ہوں تاکہ ان پر بعد ملاحظہ ان اور ان کے ثابت  
 ہو کہ تہذیب اقامہ یورپ و امریکہ کے مختلف معزز حکما یا ڈاکٹروں کے پسند و پیش قیمت تجربوں اور لائق قدر  
 مشاہدوں نے اس کو تو خنزیر و مردار اور غیر مذہب و خوری کو کس حد تک انسان کے لئے پُر ضرر و پُر خطر اور  
 غیر جائز قرار دے ہیں۔

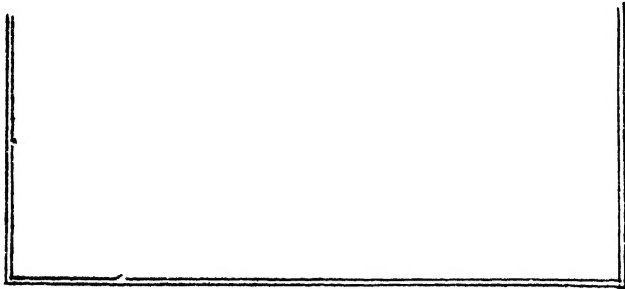
یہ امر خصوصاً ہمارے معزز اہل اسلام ناظرین کے لئے نہایت خوشنودی اور ان کے فخر کا باعث  
 ہو گا جب ان کا ایک اہم اور مفید عام مسئلہ کا ایک مدت دراز کے بعد خصوصاً طلب غیر سے (ڈاکٹری) حل ہو کر

صحت پسند عوام میں اس کے نفع و نقصانات کی منادی کرتا ہوا نظر آوے۔ ہمارے انصاف پسند ناظرین غیر ہم قوم پر بھیہ امر بعد ملاحظہ ان اوراق کے ظاہر ہو کر ان کے تعجب و قہر کو کافی ہو گا۔ طبی معلومات جو بیسے وقتوں اور اصراف سے حاصل ہوتے ہیں ان سے غیر واقف عوام کے پورے ذہن نشین کرنا ایک امر محال ہے۔ تاہم جہاں تک ہمارا خیال ہماری رہبری کے ہم کوئی دقیقہ عوام کے کمال اور ذہن و سمجھی کے تحریر کی سبب تھی انکا ہم کیا کرنے کی کوشش کریں گے اکثر اسی قسم کے تعصبات میں بری وقت تو زبان ہی کے وجہ سے ہوتی ہے اس لئے ہم اکثر جاے انگریزی الفاظ سے بچے رہنے کی کوشش کریں گے تاہم اس میں الفاظ کی بندش اور عبارت کی پستی کے اعتبار سے جو کچھ کمی پائی جاوے اس کے لئے مصنف کی بھی معذرت ہے پھر بھی امید کی جاتی ہے کہ شائقین اپنا مطلب کمال لے کر قاصر نہ رہیں گے اور ہم میں مصنف کو سمجھ کر ضرر و فائدہ اٹھا دیں گے اور اس کے لئے دعا ہے خیر کریں گے۔

العبد

عاصی قادر محمد الدین





## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

- اَمْلَحَمَ عَلَيَّكُمْ لَيْتَ وَالْدَمَ
- سواے اس کے حرام کیا اوپر تمہارے مردار اور خون

ہمارے جدید کل حکم سکھنے زمین متحرکہ اس امر متفق ہیں اور ہمارے قدیم حکماء ان کے بیش قیمت و لائق قدر تصانیف گواہ ہیں کہ عموماً انسان و حیوانات کے اجسام کے ہر ذی و اعلیٰ غرض جملہ تغیرات و تبدلات منحصر ہیں ان کے اجسام کی ایک رطوبت خاص کہ شبکو زبان عرب میں دم فارسی میں خون اور اردو میں لہو کہتے ہیں۔

یہ انسان و حیوانات کے خون کا رنگ دل کے بائیں خانہ اور کل جسمی شریانیں یا ناریوں میں تیز سرخ اور دل کے دائیں خانہ اور کل جسمی آوروں یعنی رگوں میں گہرا ارغوانی یا قریب قریب سیاہ ہوتا ہے۔ اور مزہ اس کا الکلیں یعنی غیر تیزابی یا کھارہ اور نقل ذاتی انسان میں ایکہزار پچیس یعنی پانی سے پچیس حصے سنگین ہوتا ہے اور بواہر میں اسی حیوان کے تنفس کی بو کے مطابق جوتی ہے جس کا کہ خون ہو۔ جسم کے اندر خون کی حرارت انسان میں فارن ہیت مقیاس الحرارة کے

مطابق ۹۹ سے ایک سو ایک درجہ تک ہوتی ہے خون کی مقدار انسان کے جسم کے کل وزن کا آٹھواں حصہ ہوتی ہے اور  
 بموجب اس حساب ایک پورے قدامت کے انسان میں جب کا وزن دیر سے دو پونڈ یا پچیس سو مو۔ خون کی مقدار قریباً ۱۲ سے نو سو کے  
 ہوتی ہے اور مختلف حیوانات میں خون کی مقدار کا کوئی تسلی بخش تجربہ تاہن ان حاصل نہیں ہوتا ہم خون حیوانات کے اجسام میں  
 نسبتاً انسان کے تخمینہ مقدار مذکور غالباً کم ہوگا حیوانات کے اجسام کے صحتی اور مرضی غرض کل تغیرات و تبدلات قریباً  
 انسان کے جسمی صحتی اور مرضی تغیرات و تبدلات کے مطابق ہوا کرتے ہیں یہ خون کو مکمل اصالاً ایک شے مفرد کے شکل پر  
 نظر آتا ہے تاہم یہ ایک ایسا مرکب ہے کہ جسکی ترکیب میں کئے مختلف اجزاء پائے جاتے ہیں۔ ہم خون پر پانچ اجزاء لے ڈالیں  
 کے مرضی مادے اور مختلف اتفاقی اجزاء کو خارج کر کے صرف انہیں اجزاء کو ذیل میں تحریر کرتے ہیں جو حیوانات کے تندرست  
 یا صحت خون کی بناوٹ میں شامل ہوتے ہیں یعنی

پانی

اکسیجن — ایک ہوائی جز یا ہوا کا ایک چھٹم حصہ۔

کاربانک آسڈ یعنی وہ مضر مواد جو تنفس سے خارج از جسم ہوتی ہے۔

نیٹر وجن — ایک ہوائی جز یا ہوا کا چار چھٹم حصہ۔

سل قمبرن — یعنی جسم کے خانہ دار جھلیوں کی ساخت۔

ہماٹین — ایک قسم کا جز جو خون میں پائے جاتا ہے۔

فبرین — ایک قسم کا جز جو خون میں پائے جاتا ہے۔

البیون — یعنی پرندوں کے انڈوں کی سفیدی کے مانند خون کا ایک جز۔

اقسام کے نمک — مثلاً فاسفیٹ آف سوڈا۔ لیم نیچو۔ میناگنیٹہ۔ ایرن یعنی لوہا۔ سلیفٹ

آف پوٹاش یعنی کرکٹ گندک یا دیکھا۔ کلورید آف سوڈیم یعنی کھانک۔ پوٹاشیم یعنی بیکھا۔ سلیکٹا

اقسام کے روغن — مثلاً مارگارین۔ اولیئن۔ سیرولین۔ کوکسٹین۔ جملہ

فاسفیورٹڈ فیائز یعنی فاسفیورٹڈ قسم کی جبری اور اقسام کے دیگر روغن۔

اقسام کے رنگین اجزاء۔ خصوصاً کیریاٹین اور کیریاٹینین ہمراہ یوٹا۔ یورک آسڈ۔ سی پیورک  
 آسڈ۔ بلیری کلرنگ میاٹریل یعنی صفراء دی رنگین مادہ۔ اور دیگر قسم کے صفراء و اجزاء  
 اگر مذکورہ الصدر خون کے جملہ اجزاء کو بہ ترکیب کیمیائی جد کیا جاوے تو ہیکو۔ ایک سیجن۔ کاربن  
 یعنی نباتات کا خاصل۔ ہیڈروجن۔ یعنی ایک آبی جز یا پانی کا ایک نہم حصہ۔ نیٹروجن۔  
 کیا سیم یعنی چونہ۔ کلورین۔ میاگنیشم۔ فلورین۔ فاسفرس۔ سلفر یعنی  
 گندک۔ پوٹاشیم یعنی کھار۔ سوڈیم یعنی نمک۔ ایرن یعنی لوہا۔ اور سیلیکا  
 حاصل ہوگا۔ اور یہ خون باہر ہر اجزاء مختلف بحیثیت ظاہری اگر اسکو خوردبین سے دیکھا جاوے  
 تو ایک شفاف سبز رنگ رطوبت جسکو زبان لیاٹین میں لیکواریا گلوٹنس یا پلازما کہتے ہیں  
 رطوبت خون کہتے ہیں اور دو دم دوہمین سرخ و سفید اجسام جسکو کارپسکلز یعنی ذرے کہتے  
 ہیں مرکب نظر آتا ہے۔ انسان کے سو حصے خون میں قریب چوتھ حصے پلازما یا رطوبت خون اور  
 چھتیس حصے خون کے ذرے یا ہمین اجسام پائے جاتے ہیں خون کے سرخ ذرہ  
 ان ذروں کی کڑوڑ مایا انتہا کثرت کی وجہ۔ خون ہم سبکو سرخ نظر آتا ہے۔ ان کی تعداد ایک  
 مکعب انچ خون میں قریب پچاس لاکھ کے ہوتی ہے۔ ان ذروں کی شکل شبہات اور ان کا  
 طول و عرض مختلف جانداروں میں مختلف طور پر ہوتا ہے۔ ان ذروں کا قطر انسان میں ایک انچ کے  
 چار ہزار دین حصے سے دو ہزار آٹھ سو حصے تک ہوتا ہے۔ انسان و چوند جانداروں میں شکل ان  
 کی آفاقی طور پر پائند و وثانی یا چوٹی کے چپے ہر دو جانب کے درمیان جوف دار اور کنارے اٹھے  
 ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ ذرے مورطوبت خون جسم حوان میں بوقت گردش اگر خوردبین سے  
 دیکھا جاوے تو الگ الگ نظر آتے ہیں اور شرائین کے جوف سے چسپیدہ نہیں ہوتے ہیں۔  
 خلاف اس کے جب خون کو خارج از جسم کر کے دیکھا جاوے تو پھر ذرے اس مجموعی صورت میں

ایک دوسرے پر چسپیدہ نظر آتے ہیں جو چند سکون یا بیسوں کر اکب دوسرے پر رکھنے سے ستون سے ہو جاتے ہوں۔ یہ ذرے خلاف انسان کے اوٹ پرند اور یکنگے والے جاندار اور اقلام کے مچھلیوں میں بیضوی شکل کے ہوتے ہیں اور ان کے مرد و جانبی سطح مجرب اور درمیان میں کسی قدر سخت ہوتے ہیں یہ ذرے سوائے ماتی کے نسبتاً اور سب چرند جو نباتات کے بڑے ہوتے ہیں انہیں ذروں کی وساطت تنفس سے ہوا کا زندگی بخش چیز یعنی کچھن بذریعہ گردش خون تمام جسم میں داخل ہو کر بشمولیت غذائی کاربن باعث حرارت غریزی و موجب حیوانی حرکات کا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر جارج ہلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ ٹوٹھت یعنی رہ نائی صحت کے صفحہ پندرہ میں یوں تحریر کرتے ہیں کہ ہر ایک ہمیں سرخ ذرہ جسم میں ایک کاربھی ادا کیا کرتا ہے اور بعد انفرام اس کاربھی کے وہ فنا ہو جاتا ہے۔ ہم ایک انگشت دیا کسی عضو جسم کو متحرک بنانے کے یا ہم گفت و شنید و یا سوچ و خیال و یا نفس نہیں سکتے بغیر ان ہزار ہا ہمیں سرخ ذروں کو سرباد کرنے کے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ ہر ہمیں سرخ ذرے اندرون جسم انسان فی سکندہ بالحد دو کڑو ڈر پیدا و یا فنا ہو کر رہتے ہیں۔ ربح موت ان ذروں میں بڑا تغیر و تبدل واقع ہوتا ہے۔

**خون کے سفید ذرے** یہ نسبتاً سرخ ذروں کے بہت ہی کم یعنی بحالت صحت ہفتا ہفتہ چہار یا پانچ سو سرخ ذروں کے صرف ایک ہوتا ہے مگر بعض امراض کے لاحق ہونے پر خون میں یہ سفید ذرے بکثرت پائے جاتے ہیں اور انکی تعداد مختلف اوقات میں مثلاً بحالت مجبوک کم اور بحال غذا زیادہ ہو جاتی ہے اور رگوں یا آدرہ کے خون میں یہ سفید ذرے بہ نسبت شریں کے زیادہ اور خصوصاً جگر و طحال کے آدرہ میں بہت زیادہ پائے جاتے ہیں بحال انسان بعض چرند جانداروں کے خون کے سرخ ذروں سے کسب قدر بڑے مگر پرنچھلیان اور ریگنے والے جانداروں کے سرخ ذروں سے بہت ہی چوٹے ہوتے ہیں شکل انکی اکثر قریب قریب گول یا کسب قدر چٹے سطح انکی نامہوار اور پھر مطلق ہیرنگ یعنی سفید ہوتی ہیں اور ربح موت ان ذروں کی نامہواری دفع

ہو جائے پرچھ گول نظر آتے ہیں ان ذرّوں کا عرض و طول مختلف ہوتا ہے اور اکثر ایک انچ کے تین ہزار تو  
 حصّے کے برابر ہوتا ہے پلّا زہم یا لیکو ارسیا گولنس یعنی رطوبت خون۔ یہ ایک  
 شفاف بیزنگ رطوبت ہے اس سے جسم حیوان کے اقسام کی بناوٹیں مرتب ہوتی ہیں اور اس میں  
 کل صحتی یا لازمی اور امراضی جسم کے تبدیل شدہ بناوٹیں بھی مدام شامل ہوتی ہیں یہ بلازمدہ  
 موت جلد ساختہ جسم حیوان میں جذب ہو جاتا ہے۔ خون انسان و حیوانات وغیرہ جانداروں  
 کے اجسام کے ہر مفرد ادنیٰ و اعلیٰ مقامات میں بے این ترکیب قدرتا پر شدہ ہے کہ اگر براے مشاہدہ  
 ہم کسی ایک حیوان کے جسم کے کسی جگہ پر ایک ہمین ترین سوزن آہنی سے گزریں یا دین  
 تو جگہ جگہ سے خون کا خروج ظاہر ہو کر ہمارے امر مذکور کے کامل اطمینان کا باعث ہوگا۔  
 قدرت نے جس طرح خون کو حیوانات کے ہر ادنیٰ و اعلیٰ حصّہ جسم میں پُر کر رکھا ہے اسی طرح اُن  
 کے اجسام کل تبدلات و تغیرات اور قریباً جملہ امراض کا وجود اسی خون پر منحصر رکھا ہے۔  
 خون میں جسمی تبدلات و تغیرات اور اُس کا وجود ہر گز عراض ہونا دراصل اُس کے مسموم  
 ہونے پر دلالت کرتا ہے تو ہم اس مسمومیت کو تفصیلاً بیان سے عام فہم کرنے کے لئے ایک طبعی دوم  
 غیر طبعی جذب و حصّوں پر تقسیم کرتے ہوئے اپنے نقصانات مذہبی سے سبکدوش ہو کر ہمارے  
 معزز اقوام غیر انصاف و صحت پسند ناظرین پر خون کے غذا و خورش کے نقصانات اور ہمارے  
 ہمہ قوم ناظرین باتممت پر اس کے استعمال نہ کرنے کے فوائد ظاہر کرنے کے سامعی ہو چکے۔

حصّہ اول خون کا طبعی یا قدرتی طور پر حیوانی اجسام  
 میں مدام مسموم ہونا۔

انسان و حیوانات کے جسم کا خون انہی زندگی اور صحت برقرار رکھنے کے لئے مدام اُن کے

اجسام میں کثیف یا مسموم ہوتا رہتا ہے۔

صحت اصطلاح طب میں اُس زندہ حالت حیوانی کو کہتے ہیں کہ حیوان مفروضہ کے تمام جسمی عضو و آلات اپنے اپنے معمولی مقررہ اختیاری غیر اختیاری غرض کل افعال ضروری کی ادائیگی اپنے میں عملاً قابلیت رکھتے ہوں۔ مثلاً آلات ہاضمہ یعنی معدہ جگر و آنتیں وغیرہ غذا کی تحلیل و فساد کے اخراج کے متعلق افعال پرستند ہوں دل و اُرس کے ظروف خون اچھی طرح سے خون کو تمام جسم کے جملہ عضو و آلات کے ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ ساختوں میں گردش یعنی خون کو دہان پہنچا کر اور پھر اُسی خون کو بہت استعمال جسم کثیف و مسموم ہو جانے پر اپنے میں کھینچ لیکر اس کو شش یا پھیپڑہ میں پہنچائے اور شش سے اُسی خون کے پاک ہو کر واپس آنے پر اس کو تمام جسم میں بار تانی گردش کروانے کی قدرت رکھنا ہو تاکہ جسم کی گردش اور حیوانی حرکات یا زندہ خاصیت جسم قائم رہے۔ اور شش حسب ضرورت ہوا کو شکل متغیر اس لئے اپنے میں داخل اور خارج کرنے کی قابلیت رکھتا ہو کہ دل سے آئے ہوئے غیر لائق جسم یا مضر یا مسمیٰ مادوں سے پر شدہ خون کو جسمی صحت و زندگی برقرار رکھنے کے لئے پاک و صاف اور ساتھ ہی ہوا کے زندگی بخش جزئیے اکسیجن کو اُس میں شامل کر کے بار تانی اس کو لائق استعمال جسم کرے۔

دماغ اپنے متعلق افعال یعنی حافظہ۔ باصرہ۔ سامہ۔ شامہ۔ ولامہ اور کل معمولی افعال جسم کو باطناً ادا کر سکتا ہو۔ آلات بول یعنی گُر دے خون سے مقررہ اسام کی سمیات وغیرہ کو جذب کر کے پیشاب بنا سکتے ہوں۔ مثلاً جو خزانہ بول ہے اچھی طرح پیشاب کو خارج کر سکے اور پوست یعنی جلد جسم مانند گردن کے خون کے مقررہ مائی مادے و نمکیات اور سمیات وغیرہ کے جذبیت سے پسینہ پیدا کرے تاکہ وہ اور عضو اسفل و زیرین یعنی دونوں ہاضمہ اور پاؤں اپنے متعلق افعال بغیر کسی وقت کے ادا کر سکتے ہوں۔ چھ وہ سب افعال حیوانی ہیں کہ جن پر حیوانی زندگی کا پورا پورا مدار ہے اور ان سب مذکورہ افعال کی ادائیگی کی قابلیت حیوان مفروضہ میں کمیت اسکی غذا اور ہوا سے

خون کے مرتب ہونے اور اس مرتب شدہ خون کے مذکور مقررہ افعال جسم کے عین وقت اور مستقل ہونے یا گردش کرنے پر حاصل ہوتی ہے۔ یہ خون ٹھوٹا ہڈیاں - پھیلیاں - سینے - شریانیں - آئینے - اور وہ - اعصاب - غدود - غدد - رباط - جھلیاں - پوست - ناخن - اور بال وغیرہ جملہ حیوانی بناوٹوں کا بصورت خاص و بحیثیت سیال ایک مخلوط و یا مرکب مادہ ہے جس سے جسم حیوان یا اُس کے کل حیوانی عضو و آلات مرتب ہوئے اور ہوتے جاتے ہیں۔ یہی خون ہے کہ جس پر زندہ اجسام کے تمام حیوانی حرکات کا وجود قائم ہے۔ یہی خون ہے کہ جس پر زندہ حرکات و افعال کے لازمی روزینہ رگڑ یا گھسن سے برباد شدہ استخوانی حصے و عضو و آلات وغیرہ کے باقیں اور شکستہ ہڈیوں و پچھٹے ٹوٹے جلد جسم اور زخموں وغیرہ کی مدام مرمت کی تکمیل ہوتی ہے اور اسی خون کی وساطت سے جسم کے لازمی روزینہ افعال کے رگڑ وغیرہ سے برباد و بیکار شدہ جسمی عضو و آلات کے حصے اُن کے مضر جسم ہونے کی جہت پر دوسے شکل خاص مبدل ہو کر بہ سحرانہ بول پسینہ اور براہ تنفس بیرون جسم خارج کئے جاتے ہیں۔ اور اسی خون سے جملہ حیوانی جسم کے کارآمد رطوبات مثلاً تھوک - لعاب معدہ و آنتین - صفرو - لعاب لبہ - آب منی - عورتوں میں دودھ وغیرہ مرتب ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہی خون ہے کہ جس میں قریب قریب کل امراضی مادے اور سمیات بذریعہ غذا اور ہوا وغیرہ داخل یا بطور خود اُس میں پیدا ہو کر موجب امراض و باعث ہلاکت ہوتے ہیں۔ اسی کی وجہ ہے کہ ہم زندہ ہیں اور اسی کی وجہ ہے جو ہم پر موت نازل ہوتی ہے الغرض یہ خون زندہ اجسام کا ایک روح ظاہری ہے۔

ہم ذیل میں خون سے حیوانی زندگی یا زندہ خاصیت جسم یا کل حیوانی حرکات کی پیدائش کی کیفیت اور اس خون سے موت کے نازل ہونے کی حقیقت اولاً بیان کر کے مابعد اُس کے طبعیاً مسموم ہونے کی مامیت سے آگاہ کر کے ثابت کرینگے کہ یہ انسان کے لئے

الایق ترک اور ایک مضر غذا ہے۔ عموماً ایام سرما کے بڑی بڑی سردیوں میں کل غیر ذیر روح اجسام مثلاً مٹی پتھر وغیرہ اتنے سرد ہوتے ہیں کہ ان کے مس سے ایک خاص قسم کی بچنی پیدا ہوتی ہے تو اس وقت سب ذیر روح اجسام کے مس سے ہلکے جیسے سردی کے گرمی یا حرارت محسوس ہو کر موجب بیماری سخت تشویش و تحیر کے ہو گا عموماً وہ سب اجسام جنکو غذا کی ضرورت ہوتی ہے وہ ذیر روح کھلائے جاتے ہیں اور جنکو ضرورت نہیں ہوتی وہ غیر ذیر روح۔ اب اس سے عیان ہے کہ گرمی اُن ہی اجسام میں پائی جاتی ہے کہ جنکو غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہم کسی ایک جسم مثلاً پانی میں حرارت پیدا کرنا چاہیں تو ہلکے اس ماہیت کی ضرورت ہوگی جسکو عوام گرمی کہتے ہیں۔ گرمی ایک ماہیت ہے جو صرف کاربن اور آکسیجن کے ملاپ سے ہی حاصل ہوتی ہے اور نباتات میں کاربن اور ہوا میں آکسیجن موجود ہے تو ہم نباتات یا لکڑیاں گھاس پاش پات وغیرہ کو کھلی ہوا میں بذریعہ آگ جلا دیں تو ہلکے ہی ماہیت مطلوبہ یعنی گرمی حاصل ہوگی جب گرمی کا وجود بغیر آکسیجن اور کاربن کے ممکن نہ ہو تو ہلکے ہمارے اجسام میں ان دونوں اجزاء کا اصالۃ بصورت مادہ اور لکڑیاں و گھاس پاش پات وغیرہ کے غیر موجودگی بہ بیماری و تشویش کے لئے کافی ثبوت کا ذریعہ نہ ہوگا۔ قبل اُس بیان کے کہ جس سے اس امر میں چارے ناظرین کی تشویش کو تسفی حاصل ہوتی ہو۔ ہم یہاں یہی کہتے ہیں کہ حیوانی حرارت بھی زندہ اجسام میں کاربن اور آکسیجن کے ایک قدرتی ملاپ سے پیدا ہو کر باعث اُن کے لازمی قوتِ حرکات کے ہوتی ہے جو حیات انسانی زندگی کے ظہور کے علامات ہیں۔

ہمارے یہ سب اجسام ایک قدرتی معدنِ آتش ہیں کہ جن کے ہر برگ و ریشہ میں خفیہ طور پر ہمیشہ آگ جلتی رہتی ہے یہ وہ آتشکدہ ہیں جو ہمارے وقت مرگ تک برابر جلتے رہینگے یہ وہ آتش کی محرک انجن ہیں کہ جن میں نہ دھواں ہوتا ہے نہ شعلہ اور نہ راکھ باقی جاتی ہے اور ان کے رفتار کی کمی بیشی اور گھیسے و پیسے یا برباد شدہ پُرزدن کی لازمی مرمت کے لئے نہ کسی ڈیوڑیا یا کارپوراز



کی ضرورت لاحق ہوتی ہے پھر اپنے ایسے ضروریات خود ہی ادا کر لینے کی اپنے میں قاطعت قدرت سے  
 پائے ہوئے ہیں۔ خوش قسمتی سے انکو وہ کاربن اور آکسیجن انہیں اجڑے حاصل ہوتا ہے جو چار سے  
 مذکورۃ الصدر حرارت آب کے لئے درکار ہوتے ہیں پھر اجڑا قدرت نے روئے زمین پر ان کے  
 لئے انتہا پیدا کر رکھے ہیں۔ ناظرین! آپ ہوا سے آکسیجن بصورت متفصل سی کام کے لئے اندرون  
 جسم بنیاتے ہو اور نباتات کے عمدہ ترین حصے یعنی جمیع غلہ پھل وغیرہ (بخلاف لکڑیوں کے) کاربن  
 کاربن کے) کہ جن حصہ ہائے نباتات میں علاوہ بمقدار زیادہ کاربن ہونے کے کسب قند گندہک  
 و فاسفرس اور وہ سب اجڑا بھی پائے جاتے ہیں جو گھیسے و پیسے یا برباد شدہ جسمی بناوٹوں مثلاً  
 گوشت پوست و ہڈیاں وغیرہ کے لغصہ تبدیل ہوتے ہیں جسم میں داخل کرتے ہو بجائے ان برفض  
 ہیزمی بو جھون کے کاربن کے جو حرارت آب کے لئے درکار ہوتا ہے آپ کے روبرو و دو یا سہ وقتہ  
 خوش اسلوبی سے نفیس و عمدہ طرف میں ہی کاربن وغیرہ حاضر کئے جاتا ہے کہ جب کو آپ ناان و خشک  
 وغیرہ کہتے ہو پھر غذائی کاربن اور وہ متفصل ہوئی آکسیجن مبرگندہک و فاسفرس اور ان اجڑائے جو  
 پیسے اور گھیسے یا برباد شدہ اعضا کی بناوٹ یا مرمت کے لئے درکار ہوتے ہیں وہ سب شتر  
 آب بصورت خون آپ کے تمام جسم میں بھرے رہتے ہیں گندہک و فاسفرس اندرون جسم کاربن اور  
 آکسیجن میں جلن پیدا کرنے کے لئے بجائے آگ یا آتش کے ہیں جو مانند و باسلامی کے انتہا چسپیدہ  
 گندہک و فاسفرس کے جو ذریعہ سی حرکت کی تحریک یا رگڑ سے جل اٹھ کر اسکی لکڑی کی جو دراصل کاربن  
 ہے جلانے کے باعث ہوتے ہیں۔

ناظرین! جب آپ اپنے جسم و پاک جسمی عضو کو ضرورتاً نقل و حرکت کرنے و یا کسی  
 سوچ و خیال گویائی و بیانیائی وغیرہ افعال کے جانب قصد کرتے ہیں تو بوجہ افعال مذکورہ جسم میں یا مفرضہ  
 فعل انسانی کے ادائی کے حاصل آمد میں صدر یا رگڑ کے عاید ہونے سے خون میں جذب رہی ہوئی گندہک

و فاسفس کی تحریک سے وہ ان کے کاربن اور آکسیجن میں جلن سے حرارت پیدا ہو کر اُس وقت تک قائم رہتی ہے کہ جب تک آپ اپنے اُس آلہ خاص کے فعل ضروری کو جاری رکھنے کی خواہش رکھتے ہو خون یا ہمارے جسم میں جلن کی ہرگز کم کاری نہ ہو جائے۔ حالانکہ جلن میں مانند مصنوعی ہیزموں کی جلن کے سرخ رہنا اور بعد جلن پھر خون جلے اجزا ساسیہ ہو جانا اور پھر یہی سیاہ خون شش میں مجموعہ ہو کر اپنا کاربن آگیا گیس مصنوعی جلن کے وقت جلن کی حالت اخراج کے مانع حیوانی اجسام سے بذریعہ تنفس ہوا میں خارج ہوتے رہنا ہمارے لئے جسمی جلن مذکور کی ثبوتی میں کافی دلیل ہے۔ جس ان سبب مذکور الصدر و افعال و تکاپوئی میں آپ کے ایک وقتہ غذا سے خون کو حاصل شدہ کاربن کے بتدریج جگر قریب الانضمام ہو جانے پر پھر وہی جسم کے لازمی حرکات و افعال کے لئے جسم کے کاربن کی ضرورت ہوتی ہے تو کم یا متعدد میں ایک تکلیف وہ وجہ برداشت جس پیدا ہوتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ بھوک لگ ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غصنی اشخاص میں انہی زیادہ کثرت حرکات کی وجہ جسم کو کافی مقدار کے کاربن کی عدم ضرورت پر شدت کی بھوک کمر واد و ہوتی ہے اور ایام سر میں سر دی کی وجہ سطح جسم یا جسم کی معمولی مقررہ حرارت (یہ مطابق فارن ہیت صاحب کے تھرمو میٹر یعنی معیاس حرارت کے ۹۸.۶ درجہ تک ہوتی ہے) یا گرمی کا معمولاً گھٹنا اور اس گھٹاؤ کو جلن سے پورہ کرنے کے لئے جسم کو زیادہ مقدار کے کاربن کی ضرورت ہونا ہمارے لئے ان ایام میں ایک بغیر معمولی یا زیادہ اشتہا کا باعث ہوتا ہے۔ جب مذکور الصدر حالت بھوک میں انسان کے ان لازمی اور مقررہ حرکات کے لئے غذا جس سے خون کو کاربن وغیرہ حاصل ہوتا ہے نہ ملے تو پہلے انسان کی حرارت جسمی میں بتدریج کمی پیدا ہو کر ساتھ ہی فعل حرکت پست ہوتے ہوئے جسمی حرارت کے زائل ہو جانے پر سب حیوانی حرکات ایک لخت بند ہو جانے سے وہ حالت پیدا ہوتی ہے جس کو ہم موت کہتے ہیں عموماً اگر سرسری طور پر خیال کیا جاوے کہ جسم میں غذا اور ہوا سے گرمی پیدا ہو کر موجب ہمارے لازمی حرکات و افعال

کا ہونا اور غذائے ملنے کی وجہ حیوانی حرارت کے گھٹناؤ سے جسمی حرکات و افعال کا زائل ہو کر موتیں انفرادی  
 یا نامکو و خانی انجمنیں مثلاً ریل گاڑی دسٹیر یعنی وہ خانی جہاز وغیرہ کے یا وہ کاموقع دیتا ہے کہ جن کے  
 چلنے اور بند ہونے کے بھی صرف یہی اسباب ہیں بھہ تو سب کوئی جانتے ہیں کہ وہ خانی انجمنوں کے چکرز  
 آہنی وغیرہ اشیا سے مرتب کئے جاتے ہیں کہ جنکو ہم غیر ذیروح اجسام کے نام سے منسوب  
 کرتے ہیں یہی ہوا ہے کہ جس سے اسکیجن اور وہی ہمارے بے کام باقی اجزائیں لکڑیوں وغیرہ کے  
 کاربن کو بذریعہ آگ یا آتش جلا کر ان میں حرارت پیدا کئی جاتی ہے اور بعد ازاں یہ حرارت علی طور پر  
 بذریعہ پانی کے جو یہاں بجائے ذیروحی اجسام کے خون کے ہے ان کے ان سبب خاص مقامات میں پہنچی  
 جاتی ہے کہ جس سے انجمن قوت حرکت جو عین ذیروحی علامت ہے پیدا ہو کر وہ جانداروں  
 کے مانند نقل و حرکت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور ان کی نقل و حرکت کو وقت مقررہ تک یا حسب  
 ضرورت قائم رکھنے کے لئے ان کی آتش دان میں جو یہاں بجائے ذیروحی اجسام کے معدہ یا شکم  
 کے ہے لکڑیاں یا معدنی کوئیلے جو دراصل تبدیل شدہ نباتات یا کاربن ہیں بار بار ڈالنے کی ضرورت  
 لاحق ہوتی ہے جب کبھی اس میں کمی یا موٹومی کر دیا جائے تو وہ جانداروں کے اجسام کے مطابق  
 تبدیل ہو کر تھکے ہوئے ہوئے بے حرکت مردہ یا اپنے اصلی غیر ذیروحی حالت پر قائم ہو جاتے  
 ہیں ہمارے وہ سبب جسمی عضو و آلات جو قدرت نے ہم سب کو عطا کئے ہیں ہمارے مذکورہ لازمی اختیاری  
 اور غیر اختیاری حرکات اور افعال کے سبب مانند وہ خانی انجمنوں کے آہنی چکرزوں کی گھٹنے کے ہمیشہ  
 گھٹس میں یا بڑو ہو کر دائمی تغیرات و تبدلات کے باعث ہوتے ہیں ایسا کہ اگر ہمارے ناظرین پانچ  
 یا سات سال اور زندہ رہیں تو وہ اپنے موجودہ ستار خود آگاہ اصلیت سے سبکدوش ہو کر دیگر  
 میں تبدیل یا جاوینگے وہ ان کا گوشت و پوست و رگ و ریشہ ہڈیوں وغیرہ کے جو مذکورہ الصیغہ  
 مدت درزی یعنی پانچ یا سات سال میں بڑے کوششات سے زرخیز ارضیوں کے قہمی مخصوص

یعنی غلہ وغیرہ غذائی اجزاء سے جو حاصل ہوئے تھے اب ان کے اجسام کو خیر باد کہتے ہوئے آئندہ  
ان کے یا ان کے درست واقارب و یا ان کے آئندہ نسلوں کے جسمی بناوٹوں میں شامل ہونے کے لئے  
وہی ارضیوں کے ارضی اجسام میں بصورت کہا شامل ہو کر مکرر قیمتی ارضی مصلوات میں نمود ہو کر پھر جانداروں  
کی لطیف غذا ہو جاتے ہیں۔ ایک جان آدمی کے ان روزینہ بر باد شدہ اجزاء جسمانی کے اخراج کا جو  
بہمراہ بول و براز و پسینہ اور براتہ نفس بلیغ خون کے خارج ہوتے ہیں اگر اندازہ کیا جاوے تو حلقہ میں  
سیر با سٹھ تولہ اور ساڑھے تو ماشے ہو گئے ہیں اس گنتی میں ایک سیر اور ۲۰ ماشہ غذائی منجھ اور جسم  
کے گھیسے پیسے یا بر باد شدہ مضر و لائق اخراج اجزاء اور نفس و بول و براز و پسینہ کے اقسام کے سمیت  
ہوتے ہیں اور باقی باقی بچھوٹا خون کے بھی ہمارے تبدلات و تغیرات ہیں کہ جنکو قدرت نے جانداروں کی  
وجہ بنواؤ ان کے باعث فنا کا ذریعہ ان کے اجسام میں مقرر کر رکھے ہیں جس طرح پھر اجزاء جسم سے  
بذریعہ خون کے مدام خارج ہوتے رہتے ہیں اسی طرح ہمیشہ غذا سے بذریعہ فعلی اخذ نئے اجزاء مرتب  
ہو کر جمع ہوتے خون خضر جسم کے بناوٹوں کے خالی جگہوں میں مقایم ہو کر حیوانی عضو و آلات مذکورہ کی  
کمی کو دور کرنے کے لئے کو بچھ کر کمال صحیح و یا قابل ادائے افعال جسم کرنے کے باعث ہوتے ہیں۔ الغرض  
پھر مرتب کرنے والے اجزاء انبثالاتی اخراج یا جسم کے بر باد شدہ اجزاء ان کے اس وقت تک بمقدار  
زائد پیدا ہوتے ہیں کہ جب تک جسم کو اپنے قد و قامت میں ترقی کرنا ضرور ہو جیسا کہ بچوں میں اور  
بعد ازاں پھر ہر دو افعال اس وقت مساوی ہو جاتے ہیں کہ جب حیوان مفروضہ اپنا پورا قد و قامت  
حاصل کر لیا ہو اور بعد ازاں اس تبدیل و تغیر کی مساوی حالت ایک عرصہ و راز تک قائم رہتی ہے جس  
عرصہ کو ہم شباب یا جوانی کہتے ہیں بعد ازاں نئی ساخت بہ نسبت کہنہ یا پرانی کے بتدریج کم پیدا ہونا شروع  
ہوتی ہے اور وہ اس قابل نہیں رہتی کہ جسمی اخراج مذکورہ الصدر کو تمام و کمال مرتب کر سکے جس کے سبب  
جسم میں گھٹاؤ یا کمی شروع ہوتی ہے جب ایسا ہو تو ہم اس کو ضعیفی کہتے ہیں آخر الامر شدہ اس

فعل میں اس درجہ کی کمی عاید ہوتی ہے کہ جسم اپنے نامکمل آلات سے حیوانی افعال ضروریہ کی ادائیگی ناقابلیت کی وجہ اپنے کل افعال ضروریہ کی ادائیگی سے معذور ہو کر اُس حالت کو قبول کر لیتا ہے کہ جسکو ہم موت کہتے ہیں یہی ہے کہ حیوان کو اصطلاح طب میں طبعی موت کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ بعد موت حیوانی اجسام اُن غاصرین میں رفتہ رفتہ داخل ہو جاتے ہیں کہ جن سے وہ مرکب تھے یعنی ہوا، پانی پانی میں ارضی اجزاء یعنی چوہہ و ملکیت وغیرہ زمین میں پھرنے کا داخل ہونا کموسٹرن و گلن کی صورت میں نظر آتا ہے اور پھر یہی اجزاء اصالتاً یا بشکل خاص دوسرے حیوانات کے جسم کی ساخت کے لئے کام آتے ہیں۔

تمام جسم کے خون کا خزانہ ایک ناشپاتی شکل کا پھوخل یا جو فذرا کہ ہے جس کو ہم دل کہتے ہیں جس کا مقام سینه میں بائیں جانب تر چھٹے طور پر نوک نیچے اور بنیاد اوپر ہوتی ہے دل میں دو جھوٹے اوپر اور دو بڑے نیچے جگہ چار خانے ہوتے ہیں یہ دل بغیر تھکاوٹ کے اپنا فعل تابقائے انسان متواتر جاری رکھنے والا ایک عمدہ کار پر داز اور منتظم آلہ ہے جو سکرٹا ہے خارج کرنے یا پہنچانے اپنا زندگی بخش شریانی یا سرخ خون تمام جسم کو معرفت شریانون کے اور مٹا پھر کشا وہ ہو کر بذریعہ آروہ کے اُس گزرے ہوئے خون کو جو جسمی حرکات سے بیکار و برباد شدہ حیوانی بناوٹوں کے شمولیت کی وجہ کنیف و سیاہ یعنی نسوم ہو جانے پر کھینچ یا اپنے میں داخل کر لیتا ہے اُسکو پھیپھڑے میں پہنچانے کے لئے تاکہ وہ اپنی سمیت سے سبکدوش ہواور اُس میں بار ثانی زندگی بخش تاثیر ہمارے تنفس کی ہوا سے اکسیجن کے جذب کرنے پر پیدا ہوا پھر داخل کر لیتا ہے اُس زندگی بخش خون کو اپنے میں واسطے پہنچانے بار ثانی تمام جسم میں پیرورتن وغیرہ کے لئے۔

صحیح باصاف و پاک خون ایک تندرست آدمی کے پھیپھڑے سے نکل کر بذریعہ دل تمام

جسم کے ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ جگہوں میں گردش کر کے بصورتِ صحیح قریباً ہر تیسرے منٹ دل میں داخل  
 ہو کر پھر پھر مین صاف و پاک ہونے کے لئے آجاتا ہے پھر دل فی گھنٹہ چار ہزار انقباض کرتا یا سکڑتا  
 ہے اور اس کے نیچے کے ہر ایک خانہ کے خلویں ایک اولس یا اڑھائی تولہ خون سما سکتا ہے اس حساب سے  
 ایک حیرت خیز بیچوٹی حل ہوتی ہے کہ دل کے درمیان سے اڑھائی سو یونٹ یا سو سو تا ناری خون ایک گھنٹہ  
 کے قلیل عرصہ میں گزر جاتا ہے اور یہی خون پھیپھڑہ میں فی گھنٹہ تین تولہ اکسیجن کی شمولیت اور تین  
 تولہ ساڑھے چھ ماشے کاربانک آکسائیڈ گیس کے اخراج سے ہمیشہ صاف و پاک ہو رہتا ہے شریانیں  
 جو دراصل صحیح یا پاک و صاف خون کو دل سے بجانب جسم بھال جانے والے یا منقسم کرنے والے نالیان  
 ہیں اور آدھ اس خون کثیف کو بجانب دل واپس لی جانے والی نالیان ہیں جو شریانوں سے جسم  
 میں منقسم ہو کر کثیف ہو جاتا ہے جسم کے جملہ لاکھوں شریانیں کے انتہائی نر و راتار عنکبوت سے بھی  
 کئی درجہ مہین اور غیر ممکن البھر شاخوں میں یا بطورِ جال سب جسم کے ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ اعضاء میں  
 اخیر ہوتے ہیں جن کا اصطلاح طب میں کپیلیریز کہتے ہیں اور ان کپیلیریز کے انتہائی نر و راتار کی موٹائی  
 کی وجہ حیوانی اجسام بیکار ہوتے ہیں ان کپیلیریز میں ل معبرت شریانوں کے اپنا زندگی بخش خون  
 پہنچاتا ہے اور یہ خون وہاں پر بعد رکھ چھوڑنے چند زندگی بخش ذروں کے واسطے مرتب کرنے ان  
 بافتوں کو جو حیوانی حرکات کے رگڑ سے گھس و پس یا برابر ہو کر لائق اخراج ہوئے ہوں اور ساتھ  
 ہی وہاں کے لائق اخراج و خراب شدہ و مضر اجزاء کے شامل ہونے پر پھر اس خون کو دل بذریعہ آدھ  
 اور معبرت کپیلیریز واسطے پاک و صاف یا مضر اجزاء سے سبکدوش کرنے کے لئے کھینچ لیتا ہے  
 عموماً خون جسم میں ایک ایسا فیاض تاجر ہے کہ جو اپنے نئے اجزاء کو جسم کے خراب شدہ  
 مضر و بے کام اجزاء سے بدل کر لیا کرتا ہے وہ بے درپے مقررہ طور پر ہمیشہ اس کو غذا اور ہوا سے  
 تازہ حاصل شدہ زندگی بخش ذروں کے ذخیرہ یا بوجھ کو ہمراہ لئے ہوئے ہر ایک حصہ جسم میں کہ

جسمین ہڈیاں بھی شریک ہیں و درہ یا ملاقات کرتا ہے اور جب کبھی کسی جسمی آلہ یا عضو کے کسی خاص جاکہ میں حیوانی اختیاری و بے اختیاری حرکات سے کسی قسم کی تبدیلی یا جاکہ مفروضہ کے کسی بانٹ کے گھس و پسین یا رگڑ سے بے کام و برباد ہو جانے پر اس کے مرتب یا مرت کرنے والے ذرون کو وہاں چھوڑتا ہوا اور ساتھ ہی اس کے معاوضہ میں وہاں کے برابر شدہ مفروضہ بے کام ہی اجزا کو ان کے مضر جسم ہونے کے احتمال پر اپنے میں شامل کرتا ہوا بذریعہ دل کے انکوائن مسوکھ لینے والی جانیوں تک پہنچا دیتا ہے کہ جنکو ہم پھیپھڑہ گردے اور پسینہ کے غدود وغیرہ کہتے ہیں اور پھر آلات سمیات مذکورہ کو بیرون جسم خارج کرتے ہیں بمعرفت اپنی نالیوں کے کہ جنکو قدرت نے اس کام کے لئے ان میں پیدا کر رکھے ہیں جب پھر کل سمیات و مفر اجزا بذریعہ پھیپھڑہ کے بصورت تنفس اور بذریعہ گردوں کے بشکل بول اور بواسطہ جلد سم بمعرفت پسینہ کے غدودوں کے بصورت پسینہ جسم سے مدام خارج ہوتے ہیں تو بہکو تنفس بول و پسینہ کے بیان سے اس غرض پر واقف ہونا لازم آتا ہے کہ جسم ان کے سمیات و مفر اجزاؤں سے ماہر اور ان سمیات و اجزاؤں کے جسم میں باقی رہنے کے نقصانات سے واقف ہو کر خون کے غذاؤ استعمال پر انسان میں اس کے بموجب نقصان ہو سیکا پورا پورا اندازہ کر سکیں۔

## خون کے مفرادوں کا اخراج بذریعہ تنفس کے

تنفس وہ فعل حیوانی ہے کہ جس کے ذریعہ سے ہوا پھیپھڑوں میں داخل اور اس سے خارج ہوتی ہے پھر ایک اہم غیر اختیاری فعل حیوانی ہے جسکی روک و ضبط پر حیوان مفروضہ سوائے چند لحظوں کے کسی طرح قادر نہیں ہو سکتا اس فعل کے نہایت مفید ہونے کے اہم طبی اصول کی وقفیت کے پہلے ہی اگر ہم غور کریں گے تو ہم کو معلوم ہوگا کہ پھر انسان کے لئے ایک نہایت اہم اور نسبتاً

کل افعال جسم کے نہایت بکار آمد فعل ہے۔

عموماً تمام زندہ مخلوقات جہان کے لئے جن اشیا کی اہم ضرورت پائی جاتی ہے ان سب میں ہوا ایک اہم ضروری اور مقدم شئی نظر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ قدرت نے حیوانات کے لئے اس ہوا کو بایام و درم اور بلا شفت جہان ہم خواہ پہاڑوں کے دوتوں میں ہوں یا نہ خانوں میں غرض ہر جگہ اور ہر وقت ہمارے سونگے یا تنفس کرنے کے لئے موجود کر رکھی ہے اس امر کا بخوبی تجربہ ہوا ہے کہ ایک صحیح انسان بغیر غذا کے پتیا لیس من اور بغیر پانی کے بدرجہ غایت چھ دن زندہ رہ سکتا ہے مگر اسکو ہر منٹ میں اٹھارہ اوقات اور ہر وقت میں کچھ بچا ہوا داخل چھپوہ کر نیکی ضرورت لاحق ہوتی ہے خصوصاً بچھ ہوائی تنفس بدرجہ غایت اگر چھپوہ یا آٹھ منٹ کے قلیل سے عرصہ تک بند رہے تو انسان کی روح بالکل جسم سے پرواز کر جاتی ہے ہمارا دنیوی کام جو سب سے پہلے تھا البتہ وقت پیدائش ہی سانس کے لینے کا تھا اور وقت مرگ ہم جو اخیر کام کرینگے وہ یہی سانس کے باہر چھوڑ دینے کا ہوگا انسان و حیوان کی پیدائش سے وقت مرگ تک خواہ وہ بیدار رہے یا نیند میں بچھ فعل تنفس برابر جاری رہتا ہے بچھ سبب امور قوی دلالت کرتے ہیں اس امر پر کہ فعل تنفس انسان و حیوانات کی زندگی کے لئے ایک نہایت اہم فعل ضروری ہے کہ جس پر انکی زندگی کا قریب قریب پورا مدار ہے۔

ہوا ایک جسم ہے جو علاوہ بناتی۔ حیوانی اور معدنی کثافتوں کے دو اصلی اجزاء یعنی آکسیجن اور نیٹرجن اور دو غیر اصلی اجزاء یعنی کاربنک آسڈ گیس اور پانی کے اجزاء یا مہذبہ جو سے مرکب ہے دونوں اصلی اجزاء مذکورہ سے ہر ذرہ روح کی زندگی کا مدار صرف آکسیجن پر ہی ہے اور یہی آکسیجن ہے کہ جب کوہر قسم کا آتش شعلہ ہوا سے جذب کر کے روشن رہتا ہے اگر ہوا میں بچھ نہ ہو تو کسی ذرہ روح کی زندگی ممکن نہ ہوگی اور نہ آتش یا چرائ غل جل سکیگا خلاف اس کے



اگر ہوا خالص آکسیجن ہی ہوتی تو بہ سبب اپنی سمیت کے قاطع روح حیوانی اور شتمہ شعلہاے آتشی ہوا ہوتا۔  
 با این وجہ قدرت نے اس کے ہر حصہ کو فطریہ وجہ کے چار حصوں سے مانند شیر و شکر کے مخلوط کر کے اسکی  
 سمیت کو دور کرنے کے باعث ہموئی۔ پانی کے انجڑے یعنی میڈر۔ وجہ نہایت کم مقدار میں ہوائی حصہ  
 مذکور کے ہمراہ شریک رہتے ہیں۔

کاربانک آسڈ گیس یہ ہوا کے اڑ ہوائی ہر حصوں میں کل ایک حصہ شامل رہتی ہے یہ گیس  
 کاربن اور آکسیجن سے مرکب ہے جو انسان و حیوانات کے نفوس سے ہوا میں شامل ہوتی ہے۔ سولے  
 اس کے نباتات کے جلتے وقت اُن کا کاربن جدا ہو کر ہوا کے آکسیجن سے ملکر یہ گیس بنتی ہے۔  
 کوئیلوں کی آگ پر جو اکثر نیلے رنگ کا شعلہ دیکھا جاتا ہے وہ آکسی گیس کا ہے جو کوئیلوں سے خارج ہو کر  
 ہوا میں ملتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہ گیس نباتات کی اصلی غذا ہے جس سے نباتات فقط کاربن کو کھا لیکر  
 ہوا کو صاف اور اُس کے معاوضہ میں اپنے جسم کا آکسیجن سب ذیر روح کی زندگی کے لئے ہوا میں گلا  
 دیتے ہیں۔ جناب باری نے اپنی حکمت کاملہ سے ذیر روح و نباتات کو پیدا کر کے ہر ایک کی زندگی  
 دوسرے پر منحصر رکھا ہے یہ گیس اگر مقدار مذکورۃ الصدر سے کم یا مقدار ہوا میں زیادہ ہو جاوے  
 تو انسان کے لئے باعث امراض و مہلک سم کا اثر کرتی ہے بعض کم ہوا دار یا بند مکانوں میں جب یہ گیس  
 بہ وجہ انسانی نفوس وغیرہ کے وہاں زیادہ ہو جاتی ہے تو ایسے مکانوں میں مداخلت سے ایک مخصوص  
 جو معلوم ہوتی ہے اور اس میں چندے تنفس جاری رکھنے سے انسان کو پہلے در دوسر شروع ہوتا ہے  
 اگر اس مقدار سے یہ گیس وہاں کم یا مقدار زیادہ ہو یا چند انسانوں کے قیام پر تنفسات سے وہاں  
 زیادہ ہوا جاوے تو یہ گیس وہاں کے مقیم انسانوں کے تنفسات سے بگاڑے آکسیجن خون میں  
 بار بار جذب ہو ہو کر بذریعہ گردش خون تمام جسم میں کسی قدر مجروح ہونے پر ایک قسم کی خفیف تھکاوٹ  
 گھبراہٹ و غشیان پیدا ہوتی ہے اگر اسی حالت میں وہاں اور قیام ہو اور اُس خفیف ہوا میں تنفسات

انسانی و خواہ حیوانی جاری رہے تو یہ رسم متواتر بجائے کسی جین بھیڑون سے خون میں جذب ہو کر بذریعہ گردش خون جسم میں بتدریج مجموع ہو کر بصورت جسم اثر کرنے پر آہستہ آہستہ کل جھلیک لڑاقت یا قوت جسمانی بایل ہو جانے سے انسان و خواہ حیوان خود ہی وہاں سے کل نہیں سکتا مابعد کان میں آواز میں چہرہ وغیرہ دل و دھڑکتا ہے اور بعد وقت تنفس پیدا ہو کر پھر سب غلات زیادہ مقدار میں کاربانک آسڈ گیس بھیڑہ سے خونی میں اور خون سے تمام جسم میں مجموع ہو کر بطور رسم کے سرایت کرنے کے جہت پر دفعتاً ایک غنودگی بانئیند میں اخیر ہوتے ہیں آخر الامر پھر نیند تنفس کی رکاوٹ سے موت میں انفرام باقی ہے۔

ہم یہاں کلکتہ کے گزرتہ پیشہ ور ہاک ہول کا حادثہ نظر ادرج کرتے ہیں: کہ جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہوا میں بھی گیس زیادہ ہونے سے جسم میں بذریعہ خون کے جذب ہو کر کس سرعت سے انسان کی زندگی منقطع کر سکتی ہے۔ کلکتہ میں ایک ہاک ہول نامی تاریک مکان ہے جس کو دو چھوٹے کھڑکیاں بھی ہیں۔ اتفاقاً ایک رات اس میں ایک سو چھیالیس انسان بند کئے گئے تھے اس تعداد سے جس کو صرف تیس شخص جان بلب نکالے گئے اور باقی سب مر چکے تھے پہلے تو اتنے اشخاص ایک ایسے بند مکان میں مقید تھے کہ سبکی چوٹی چوٹی وہی کھڑکیاں تھیں جس آہ سے اتنے آدمیوں کی زندگی کے لئے ہوا سے کسی جین کا طغیال تھا۔ دوسرے مکان کی ہوا کا کسی جین خراج ہو کر وہاں کے ہوا میں ہی کاربانک آسڈ گیس مقید اشخاص کے تنفسات سے ٹکڑا ہواں جمع ہو گئی تھی اور اس ہوا میں تنفسات سے رفتہ رفتہ یہ رسم بھیڑہ سے بذریعہ خون اور خون سے تمام جسم میں سرایت کرنے سے ہلاکت مذکور وقوع میں آئی۔ ہوا جس جاسے سے گزرتی ہے تو معمولاً وہاں کے اجزاء کے ذروں کو اپنے میں شریک کر لیتی ہے اس طرح جب یہ ہوا بہت تنفس بھیڑہ سے ہو کر باہر نکلتی ہے تو تب اس کے خراج صفر جسم اور باقی اخراج سمی مادے خون سے جدا ہو کر میرون جسم نکالتے ہیں۔ ہوا کے گزرگاہ کو

ہم نرغہ کہتے ہیں جو ناک کے پیچھے کے انتہا سے شروع ہوتا ہے پھر گردن کے سامنے سے گزر کر پیٹھ پر  
 میں تقسیم و تقسیم ہو کر گردن بال کے مطابق نالیوں میں آخر ہوتا ہے اور ہر ایک نالی کی انتہا پر ایک نہایت  
 چھوٹا جوف یا خانہ ہوتا ہے جسکو ہوائی خانہ کہتے ہیں انسان کے پیٹھ پر تین ایسے ہوائی خانوں کی جگہ تعداد  
 ساڑھے ستر اکروڑ تک شمار ہیں ان سے پھر تعداد حیوانات میں حسب مقدار ان کے پیٹھ پر ان کے کم  
 یا زیادہ ہوتی ہے ان ہوائی خانوں کے اطراف بے شمار نہایت باریک شریانیں لگے رہتے ہیں اور  
 ان شریانوں کے دیوار میں اتنی تہی یا ہمیں ہوتی ہیں کہ جن کے سبب ان کا اندر فی خون بالکل ہوا سے  
 لگا ہوا رہتا ہے۔ تمام کسٹم خراب و مضر مادوں سے پھر ہوا خون جب ان شریانوں میں صاف ہونے  
 کے لئے آتا ہے تو تب ان شریانوں کے مہین نہیں دیوار میں ایسی خون کے مضر مادوں کو ہوا میں  
 خارج کرتے ہوئے ایسی ہوا کے کسیجن کو جذب کر کے اسی خون میں ملائے ہیں تو اب غیر صحیح یا مضر  
 مادوں سے پھر ہوا خون جو ارغوانی یا کالار ہوتا ہے بسبب ان مضر می مادوں کے خارج ہونے  
 اور ساتھ ہی کسیجن کے شامل ہونے کے سرخ یا صاف و پاک ہی نہیں ہو جاتا لیکن بارشانی اس میں  
 بہ و ریش جسم وغیرہ کی خاصیت یا قابلیت پیدا ہو جاتی ہے اور پھر پھر خون یہاں سے بمعرف ایک  
 نالی یا وید کے دل میں واسطے تمام جسم میں گردش کرنے کے جمیع ہوا کرتا ہے۔  
 حیوانات کے مسموم خون سے ہوائے تنفس میں خارج ہونے والے جسمی مضر و مسموم  
 علاوہ پانی کے انجروں کے ایک کاربانک آکسڈ گیس دوم جسم کے متعدد مضر و متعفن اور لائق اخراج  
 مادے ہوتے ہیں۔

جسم کے متعفن مادے پھر پانی کے انجروں کے ہمراہ بذریعہ ہوائی تنفس کے بیرون  
 جسم خارج ہو کر ہماری اطراف کی ہوا میں مل جاتے ہیں۔ ان مادوں میں قابلیت سرگرم ہوا کو خراب  
 کر دینا ہوتی ہے اگرچہ جسم حیوان سے خارج ہونے تو اقسام کے بدامراض پیدا ہوتے ہیں عموماً

صحیح و خصوصاً بیمار انسانوں کے تنفسات میں اقسام کی بواور بدبو جو دام پائی جاتی ہے وہ اہنیں یا دون کے کم و زیادہ اخراج کی وجہ ہوتی ہے۔

**کاربانک آسڈ گیس** پھر جسم حیوان کا ایک نہایت مفراڈہ یا سم ہے جو انسان کے خارجی سانس کی ہوا کے ہر سو حصوں میں قریب ساڑھے چار حصوں کے پایا جاتا ہے اور اس سم کی مقدار حیوانات کے نفوس میں ان کے ڈیل و ڈول اور محنت و مشقت کی نسبت کرتے کم یا زیادہ ہوتی ہے جس طرح کاربانک آسڈ گیس سے سیکندہ پر شدہ ہوا میں انسان و حیوانات کے نفوس جاری ہونے سے بذریعہ پھیڑہ پھر سم پھر خون میں جذب ہو کر تمام جسم میں اپنا سمی انز کرنے سے اس پر موت نازل ہوتی ہے۔ اسی طرح ڈوبے ہوئے اور کھا گئے ہوئے الغرض دم یا تنفس بند شدہ انسان و حیوانات میں اسی مفر گیس سے بھر ہوا خون پھیڑہ کی ہوا میں اس گیس کو خارج اور اکسیجن کو شامل کرنے کے لئے جیباں ہے تو تنفس کے بند رہنے کی وجہ اس گیس سے سبکدوش نہ ہو کر ناپاک حالت میں پھر بطرف دل واپس ہو کر بجائے پاک خون کے تمام جسم میں گردش کرتا ہے جب پھر معاملہ خون کا تنفس کے بند رہنے سے چند منٹ یا بد رج غایت چھ یا آٹھ منٹ جاری رہے تو جسم کو اکسیجن کے نہ ملنے اور ہی مضر سمی گیس کے اس میں مجموع ہو کر بطور سم سرایت کرنے کے تنفس بند شدہ انسان و حیوان پر موت نازل ہو جاتی ہے۔

سالوٹیری ولیم و لیس صاحب اپنی طب حیوانات طبع پنجم کے صفحہ بارہ میں یوں تحریر کرتے ہیں کہ جب حیوانات کے فعل تنفس میں کسی رکاوٹ کے عاید ہونے پر جسم میں کاربانک آسڈ باقی رہ جاوے تو ان پر جو اسی اور بیہوشی طاری ہو کر مر جا کر رہتے ہیں۔

**خون کے مضر سمی اجزاء کا اخراج بذریعہ پیشاب کے** خون اپنی گردش میں جب کم لازمی افعال سے خراب شدہ جسمی بافتیں و دیگر مفرادوں سے پر ہو کر ان سے سبکدوش

ہونے کے لئے دل سے معرفت ایک شرابان کے جب گردوں میں داخل ہوتا ہے تو وہ ان ایک فعل کی مانند  
 کے واقع ہونے سے جو مضراد ہے، یا سمیات بالاشترک یا مخلول برائیت اس کشف خون سے جدا ہو کر  
 بذریعہ آلات بول خارج از جسم ہوتے ہیں تو ہم انکو بول یا پیشاب کہتے ہیں ہمارے مساکین کے بدرون  
 کے غلیظ پانی کے مطابق پیشاب بھی حیوانی اجسام کے متعدد سمیات وغیرہ کا ایک مرکب و نہایت غلیظ و مضر  
 سیال مادہ ہے جسکی ٹکین وغیر مرغوب و بد ذائقہ و نفرت خیز اور بے برداشت بو ہے اس کے مضر  
 مرکب اجزائے ناواقف عوام کو اس کی نفرت عیان کرنے کے لئے کافی سمجھی جاسکتی ہے۔ ہم یہاں  
 پیشاب کے باقی حالات سالو ترمی ولیم ولیمس صاحب کے طب حیوانات طبعیہ جلد ۱۲ ص ۱۲۷  
 ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ سے لیکر یہاں درج کرتے ہیں۔

گردے جسم حیوان سے وہ مضر سمی اجزاء ادم خارج کرتے ہیں جو جسمی آلات یا اعضا وغیرہ  
 کے ہین بافتیں جسم کے لازمی حرکات و افعال کی رگروغیرہ سے گھس و پس کر خراب یا متغیر یا مبدل  
 اور تسم ہو جاتے ہیں اور جن کے جسم میں باقی رہنے سے عموماً سخت مضر صحت اور باعث امراض  
 جملہ ہو کر تے ہیں پیشاب کی ترکیب میں مقدار زائد پانی اور ایک جز جسکو یوریا کہتے ہیں دوم انگلاب  
 جسکو یورک آسڈ کہتے ہیں۔ سوم ایک اور تیزاب جسکو ہی پورک آسڈ کہتے ہیں چہارم اکیٹر اکیٹو میاثرز  
 مثلاً جسکو یور وٹامین وغیرہ کہتے ہیں۔ پنجم اقسام کے نمکیات و کھار اور رضی اجزاء مثلاً سوڈا۔ پوٹاس  
 چونہ۔ میاگنیشہ۔ سلفیورک آسڈ یعنی تیزاب گندک۔ فاسفارک آسڈ یعنی تیزاب فاسفرس۔ لوہا۔  
 سیلیکا وغیرہ ششم اقسام کے حیوانی مضر قسم و خاصیت کے اجزاء اور امراض مادے پاس جاتے  
 ہیں۔ پیشاب کے کل اجزائے مذکور کی معمولی مقدار میں کم و زیادتی و یا انکی غیر موجودگی حالت امراض کے  
 تبدیلیات جسم کو عیان کرنے کے باعث ہوتے ہیں پٹی جی کہ اکثر تشخیص امراض خاص میں الہا قارورہ کا  
 امتحان کیا کرتے ہیں۔ بلکہ پیشاب نسبتاً پانی کے کہ جبکا وزن ہزار حصہ مقرر ہے تیس سے پچاس

حصوں تک سنگین بر وجہ جسم کے سہی اجزاء کے ثقلیت کے ہوتا ہے اسی طرح بول بڑا ٹھہرے فوٹہ سنگین ہوتا ہے اور انسان کا پیشاب پانی سے جس حصہ سنگین ہوتا ہے۔ پیشاب میں پانی کی مقدار مختلف طور پر بحسب مقدار سیالی اجزاء کے خورش کے اندازہ کی نسبت کرتے کم یا زیادہ ہوتی ہے اور پسینہ یا کوئی دوسرا مثلاً وستون کے لگنے سے بچہ مقدار متغیر ہو جاتی ہے پیشاب کے مقدار کی کمی و بیشی انسان میں بحالت صحت روزینہ میں سے ساٹھ اونس تک ہوتی ہے اور بحالت مرض اس سے بھی زیادہ یا بہت کم ہوتی ہے ایک ندرست گھوڑا روزانہ ۲۴ پینٹ تک پیشاب کرتا ہے اور پانی کی مقدار پیشاب کے ہزار حصوں میں ۸۸۰ سے لیکر ۹۳۰ حصوں تک ہوتی ہے بل کے پیشاب میں ہی مقدار ثابت ۹۱۲ حصوں سے لیکر ۹۲۱۲ حصوں تک ہوتی ہے یعنی گھوڑے کے پیشاب کے ہزار حصوں میں ستر حصوں سے ایک سو بیس حصے جسم کے مفروضی اجزاء اخراج پاتے ہیں۔ اور بیل میں ہی مقدار ۷ حصوں سے ۸۸ حصوں تک ہوتی ہے تجربہ سے ثابت ہے کہ انسان میں ہر روز پچیس من خون سے کم گرد و مین ہین گزرتا جس سے میں سے ساٹھ اونس پیشاب روزانہ خارج ہوتا ہے۔ اب ہم یہاں پیشاب کے مذکورہ بالا مرکب اجزاء کی سہی خاصیت ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ خون میں کس قسم کی خراب سمیت شامل رہتی ہے۔

اول یوریم انسان و حیوانات کے لازمی حرکات و افعال سے بہاؤ شدہ جسمی بنیادین مثلاً گوشت ورگ و ریشہ وغیرہ خون سے سہل لائق اخراج ہونے کے لئے جو جسمی جلن یا جذبہ حرارت غریبی تبدیل یا سوختہ ہو جاتے ہیں تو وہ یوریم کہلاتے ہیں اگر پیشاب سے اسکو بہ ترکیب خاص جدا کریں تو رنگ لہلہ کا نیم شفاف قلمدار و مضر اس کا تلخ ہوتا ہے پھر یوریم عموماً جلن دار امراض اور خصوصاً بخارات میں مریض جانداروں کے جسمی ساختوں میں غیر معمولی طور پر بہ سبب بخاری حرارت یا جلن کے غیر تبدیل

ۛ۔ ایک اونس مطابق اربائی تو لون کے ہوتا ہے۔ ۛ پینٹ مطابق پچاس تو لون کے ہوتا ہے۔

واقع ہو چکی وجہ پیشاب میں بمقدار زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور اس کی مقدار تجارت کے کم و زیادہ حرارت یا گرمی کے اندازہ کے مطابق کم و زیادہ ہوتی ہے اور یہ گوشت خوار جانداروں میں بھی نسبتاً نباتات پر پس کر نوالے جانداروں کے اکثر بمقدار زیادہ جسم یا خون سے پیشاب میں خارج ہوتا ہے۔

یوریم کا خون سے خارج نہ ہو کر اُس میں محسوس ہونا یا خون سے اس کے اخراج کی موقوفی یا بند ہونا حیوانات کے لئے ایک نہایت بُری ہلک ٹھکانیت کے وقوع اور اُن کے گردن کی ساخت کے بڑے بڑے نقصانات کا باعث ہوتا ہے اور اُس ہلک حالت کو جو اس قسم کے خون سے نہ اخراج پانے سے انسان میں پیدا ہوتی ہے یوریم کہتے ہیں پھر ایک قریباً غیر شفا اور زود فنا ٹھکانیت ہے جس کے ہلک علامات انیوں سے سمجھ سہ شدہ انسان کے مانند ہوتی ہیں لیکن اس میں اول در دوسر اور غنودگی پیدا ہوتی ہے اور مابعد انسان ایسا بیہوش ہو جاتا ہے کہ گویا وہ خوب سو رہا ہے پکارنے سے بدقت ہو شیار ہوتا ہے اور بعض وقت تمام جسم میں تشنج و جھٹکے پیدا ہوتے ہیں آخر الامریہ سب علامات ایک کامل بیہوشی سے موت میں انفرام یا کربے چارہ والا علاج مسوم کو رہا کرتے ہیں سالو تری ولیم ولیمس صاحب اپنے طب حیوانات کے صفحہ ۲۰ میں یہ بیان سمیت یوریم کے حیوانات میں یوں تحریر کرتے ہیں کہ جب گھوڑوں میں اُن کے مرض گردہ وغیرہ کے باعث پیشاب کی رکاوٹ بدیر قائم رہے تو وہ حالت جس کو خون کی سمیت یا یوریم کہتے ہیں پیدا ہو جاتی ہے۔

یوریم گھوڑوں میں بطور خراب کے بدرجہ اوسطی نشہ کے ظاہر ہوتی ہے۔ جس میں کسی قدر بدحواسی پیدا ہو کر پسینہ اور تنفس میں پیشاب کی سی بو نمود ہوتی ہے مابعد پیچھے کے عضو یا پائوں میں فالج پیدا ہوتا ہے اور اکثر جاندار اس سے فنا ہو جاتا کرتے ہیں۔

دوم۔ یورک اسٹ یعنی پیشاب کا تیزاب۔ یہ نسبتاً نباتات خوار جانداروں کے

گوشت خوار جانداروں میں بکثرت پیدا ہوتا ہے اس کو بہ ترکیب خاص پیشاب سے جدا کرین تو یہ ایک سفید قلمدار مادہ سا نکلا آتا ہے۔ اس کی پیدائش خون میں بعض برباد شدہ جسمی بناوٹوں وغیرہ کے طبع سے لائق اخراج جسم ہونے کے لئے بہ ترکیب یوریم ہوتی ہے۔ پھر تیزاب نکلین و کھاردار اجزاء پیشاب کے ہمراہ یورین آف سوڈا یعنی پیشاب کا نمک۔ یورین آف پوٹاس یعنی پیشاب کا کھار اور یورین آف امونیا وغیرہ میں تبدیل ہو جاتا ہے پھر کسم علاوہ حیوانات کے پرندوں و حشرات الارض میں بھی پایا جاتا ہے اور اس سم کے جسم سے اخراج نہ پانے سے انسان میں مرض نفرس جو ایک دیر درست اور منحوس مرض ہے اور مرض وجع مفاصل سا خراب مرض پیدا ہوتا ہے۔

اس سم کو گندک کے تیزاب کے ہمراہ خشک طور پر شکر کرین تو ایک سم تیار ہوتا ہے جسکو زبان لیاٹن میں میڈوسیاک اسڈ کہتے ہیں رو سے زمین پر انسان کے تائین زبان معلوم شدہ جملہ سمیات میں یہ ایک ایسا واحد سم بالکل ہے جو اپنا نظیر نہیں رکھتا جسکی بوجہ صرف انسان و حیوانات کے لئے نہایت زود موثر و معاً باعث موت ہوتی ہے۔

سوم۔ ہیوپورک اسڈ۔ اس کو پیشاب سے جدا کئے پر ایک خوشما قلم بننے کے لائق جز نکلا آتا ہے پھر عموماً سب قسم کے جانداروں اور خصوصاً بکثرت نباتات خوار جانداروں کے پیشاب میں پایا جاتا ہے پھر جز پیشاب میں یوریک کی کمی پر زیادہ اور اس کے زیادتی پر کم پایا جاتا ہے پھر مرض وجع مفاصل مرض رڈ و اثر یعنی مرض سرخ پیشاب جو اصل میں بول آدم نہیں سو اسے اس کے آلات تنفس کے امراض کے نمود پر جانداروں کے پیشاب میں بکثرت پایا جاتا ہے اور پھر ان سب حالات میں کہ جن میں خون تنفس کے بند ہونکی وجہ غیر مکمل طور پر ہوائی اکسیجن سے پر ہو یا پسینہ کے اور ار کے اچانک بند ہونے پر و یا خود خون کے ناقص ہونے پر پیشاب میں بمقدار زیادہ پایا جاتا ہے چہارم۔ یوروجامین یا ایکسٹراکٹو میاٹرز۔ مثلاً کریٹین۔ کریٹینین۔ لیاکنگ



آسڈ وغیرہ۔ یہ سب مضر اجزاء اکثر اوقات جسم سے خون میں بطور ہی پیورک آسڈ کے تبدیل ہو جاتے ہیں ان کے جسم میں مجموع ہونے سے اکثر خراب امراض پیدا ہوتے ہیں۔

پنجم نمکین اجزاء۔ اقسام کے جزیات غذا جسمی جھیلیوں کی تبدیل ہونے پر بصورت کھورڈز۔

فاسفٹس۔ سلفٹس اور کاربونیٹس کے حالت صحت کے پیشاب میں پائے جاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی دوسرے قسم کے نمکیات یعنی ایکریٹس بوجہ نقص پر ورش جسمی جھیلیوں کے یا سبب کی رطوبت آلات و عضو جسم کے پیشاب میں پائے جاتے ہیں گھوڑے کے پیشاب میں سب نمکین و کھار و اجزاء سے کاربونیٹ آف لیم یعنی چونہ ایک ایسا جز ہے جو چند گھنٹوں میں بغیر کسی خاص ترکیب کے طرف مستعمل کے تر پر مجموع ہونے پر سکونر و د نظر اگر ہمارے لئے خون کے مضر اجزاء مذکورہ کے اخراج پر گواہی دیتا ہے۔

خون کے مضر مادوں کا اخراج بذریعہ پسینہ کے۔ اقسام کے مضر صحت خون کے سہی اجزاء بشکل پسینہ روزانہ جسم حیوانات سے خارج ہوتے ہیں یہ پسینہ خون سے بہ معرفت پسینہ کے غدودوں کے جو کہ جلد جسم میں پائے جاتے ہیں مرتب ہوتا ہے یہ غدود دین نابیدار ہوتے ہیں اور ایک واحد غدود کی وسعت بمغزالی پاؤنچ ہوتی ہے اور انسان کے جلد میں ایک مربع انچ میں چھ غدود دین قریب ساڑھے تین ہزار پائے جاتے ہیں ایک معمولی قدم و قفا کے انسان میں اس کے چارہ جسم کے پوست کی وسعت اڑھائی ہزار مربع انچ کے قریب ہوتی ہے اس حساب سے قریب اچھے آتی لاکھ پسینہ کے غدود دین جسم انسان میں ہوتی ہیں جن کے کم وسعت نالیوں کی مجموعہ وسعت قریب پینیس مل کے ہوتی ہے اور ان سب نالیوں سے روزانہ قریب ایک ہر پسینہ خارج ہوتا ہے اور محنت و مشقت کرنے سے روزانہ تین پونڈ یا دیرمیر تک خارج ہوتا ہے غالباً حیوانات میں پسینہ کے غدودوں کی تعداد اور مقدار پسینہ نسبتاً انسان کے کم یا زیادہ

حسب مقدار اُن کے خون کے ہوتی ہے پسینہ کے ایک ہزار حصوں میں پانچ سے بارہ حصوں تک جسم یا خون کے مفرسی اجزا ہوتے ہیں اور باقی پانی اُس میں نمک خوردنی اور دیگر اقسام کے نمک مثلاً لیکٹ - فاسفیٹ اور سلفیٹ وغیرہ اور ایک تیزاب جسکو سوڈورک اسڈ یعنی پسینہ کا تیزاب کہتے ہیں اور نہایت کم مقدار میں یوریا بھی پایا جاتا ہے سو اسے ان سب اجزا کے اتمام کے روغنی تیزاب وغیرہ بھی پائے جاتے ہیں۔ عموماً مذکورۃ الصدر لازمی اخراج پانے والے پسینہ کے اجزا کا خون سے خارج نہ ہوگا اس میں باقی رہ جانے پر اکثر امراض پیدا ہو سکتا اندیشہ ہوتا ہے اور خصوصاً پسینہ کی موقوفی اُس کی حالت اخراج میں کوئی مبرونی سبب مثلاً سردی کے جسم پر لگنے سے پیدا ہو تو انسان و حیوانات کے اندرونی آلات مثلاً جگر شش و دماغ وغیرہ میں اجتماع خون پیدا ہو کر سخت جھلک شکایتوں کی صورتوں میں نمود ہوتا ہے۔

انسان کے معمولی حالات میں پسینہ کی ادوار کی موقوفی سے ایک خاص قسم کی بچہ بنی مزاجیں بوجھ و بھاری بن۔ مال - ہاتھ اور پاؤں میں سوزش و سخت درد اور بد رجہ غایت سستی و کاپلی پیدا ہونا اور اس وقت اسی پسینہ کے جاری ہونے پر علامتہا سے مذکورۃ الصدر کے زایل ہو جانا ہمارا ذاتی تجربہ پسینہ کے باعث اخراج مفرمادوں کے مفرت کو جان کرنے کے لئے کافی سمجھے جاسکتا ہے اسی ہمارے خورشیدی حیوانات کے تنفس بول و پسینہ کے سخت مفر سمیات مذکورۃ مدام طبعاً خون میں پیدا یا اُس میں شامل بننے کی وجہ ہی ہے جو اُس کے غذا و جائزہ کھنے کو باعث نقصان یا مضر صحت ہونے کے یقین پر مذہب اسلام میں ناجائز یا حرام ٹھہرایا گیا ہے جسکی تقلید صحت بخش صحت پسند انسان پر فرضیات سے انفاقا ٹھہر سکتی ہے اور اس لازمی سموم خون ہمارے غذائی جائزہ وں کے اجسام کو ہمارے لئے غیر مضر بخش اور لائق غذا کر نیکی غرض پر تیز تر و لائق قدر طریقہ اسلام یعنی فوج مقرر ہے جسکا خاص مطلب صرف حیوان مزوجہ کے جسم کو اُس کے

جسمی مسموم خون سے مغزول کرنا ہے بالغرض جانداروں کو انسانی خوراک کے لئے سواے فرج یا بغیر  
تمام جسم کے خون کے حالت زندگی میں خارج از جسم کرنے کے اسلامی ترکیب یا عمل کے بالفصد کوئی  
دوسرے کو کیسب خصوصاً کالھٹ کر حیوان مفروضہ کو مردہ کیا جاوے تو عموماً ان ایسے کشندہ حیوانات کا  
زمانہ مرگ جون جون قریب پہنچتا جاتا ہے تو اسی سرعت سے ان کے جسم کا شریانی خون انکی  
زندگی کو قایم اور انکو موت سے محفوظ رکھنے کے لئے بہ سرعت تمام گردش کرتا ہوا جسم کے لازمی سمیات  
سے حسب عادت مسموم ہوتا ہوا عموماً اور وہ میں واسطہ پاک اور پھر لائق استعمال جسم ہونے کے  
جہت پر منتقل ہوتا جاتا ہے تو اب پھر خون بذریعہ اور وہ دل سے شش میں مغزول سمیت ہونے  
کے لئے داخل ہو کر تنفس کے بند رہنے کی جہت پر مغزول سمیت نہ ہو کر اپنے سموم حالت میں  
ہی پھیڑہ سے بچا پاک خون کے خارج اور بذریعہ دل کے پھر شریانیوں میں منتقل ہو کر تمام جسم  
میں گردش کرتا ہوا بنا بار اول کے زیادہ تر مسموم ہو کر پھر اس سمیت سے سبکدوش ہونے  
کے لئے جسم کے اور وہ میں منتقل ہو جاتا ہے اور پھر ہی خون بذریعہ اور وہ دیکھے پھیڑہ میں  
جب جاتا ہے تو اس کا کچھ حصہ بار ثانی زیادہ تر مسموم حالت میں پھیڑہ سے خارج ہو کر بذریعہ دل  
شریانیوں میں پھر منتقل ہوتا ہے اور بالبعد پھر خون اپنی گردش میں پھر وریدون میں پاک ہونے کے  
لئے منتقل ہو جاتا ہے۔ بالغرض اس مسموم خون کی گردش اس وقت تک جاری رہتی ہے کہ جب  
تک اس خونی سمیت اور کسبھی کے نہ ملنے سے حیوان مفروضہ پر موت نازل نہ ہو جائے اور پھر  
موت اس وقت پزیراں ہوتی ہے کہ جب تمام جسم کا مسموم خون بدرجہ نایت جسم کے لائق اخراج سمیات  
سے پُر ہو کر شریانیوں سے اور وہ میں بالکل منتقل نہ ہو جائے جب کل مسموم خون شریانیوں سے  
اور وہ میں منتقل ہو جاتا ہے تو دل اور شریانیوں کی چہندگی یا حرکت متوقف ہو جاتی ہے جسکو عوام غص  
یا مارگی کا بند ہونا کہتے ہیں جو ایک مخصوص علامت موت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر ثانیہ صاحب اپنی کتاب

علم الامراض کے جلد اول صفحہ چہارم میں جسم کے شریانی خون کا فائدہ اور ویدی خون کا نقصان یا ان دونوں میں تا فرق بتلاتے ہیں جس کا زندگی اور موت میں ہوتا ہے اور آوردہ میں منتقل شدہ مسموم خون در عوض دل یا شش یا جسم کی ایک جگہ خاص میں محبوس ہونے کے بتدیج عموماً نام جسم حیوان کے ہر ہر مفرد اونی والی جگہ میں اور خصوصاً نرم بافت یا گوشت وغیرہ میں محبوس ہو کر ان کے تمام جہین و نازک ساختوں میں اسی طرح جذب یا جم جاتا ہے کہ جسطرح زندہ حیوانات کے جسم خون ان کے بیروں جسم خارج ہونے پر جم جایا کرتا ہے اسی خون کے جذب جسم ہونے کی ہی وجہ ہے کہ تنفس بند کر کے مردہ کئے ہوئے جانداروں میں ان کے بعد موت آنکو قطع و برید کرین تو ایک قطرہ خون کا برآمد نہیں ہوتا اور بعد اس مفسد و مضر خون کے گوشت وغیرہ میں متحد ہو جانے کی صورت سے اسکو گوشت سے خارج نہیں کر سکتے بطریقہ ذیج یا سوائے جسم سے خون بہا کر موت نازل کرنے کے جلا امراض و حوادث سے لاحق ہونے والے اموات یا طبعی موت اس وقت تک نازل نہیں ہوتی کہ جب تک حیوان مفروضہ کے جسم کُل شریانی خون آوردہ میں کیفیت یا مسموم ہو کر منتقل نہ ہو جاوے شریانی گردش خون کے غیر واقف زبان میں بعد موت جسم کے کل شریانین بجبت طبعی فعل مذکور خالی رہنے کی وجہ آنکو ہوائی نالیان سمجھتے تھے معاً بعد موت آوردہ میں منتقل شدہ خون کی مائیت یعنی پلازمہ (جس میں علاوہ خون کے سمجھ کرنے والے اشیاء کے جسم کے مضر و لایق اخراج سمیات بھی شامل رہتے ہیں) باہر نکل کر خصوصاً جسم کے نرم بافتوں یعنی گوشت وغیرہ میں تبدیج مجذب ہو کر منجھو ہوا جاری ہوتا ہے کہ بعد ایک دس منٹ کے قلیل سے معدن اگر مردہ حیوان کے جسم سے خون اس کے بیروں جسم نکالا جاوے تو منجھ پونے والے مادوں کے جسم میں جذب ہو کر آدہ وہ میں باقی رہنے کی وجہ اس کا تختہ بن نہیں سکتا یا وہ جم نہیں سکتا اسی کیفیت و مسموم یا باعث امراض خون کے

لازمی طور پر جذب جسم ہونے کی ہی وجہ ہے کہ کھانا مردہ یا مردار جانوروں کا مذہب اسلام میں ناجائز یا حرام ٹھہرایا گیا ہے۔ خون کے انہی سب امور مسبق الذکر کے لحاظ کرتے ہوئے اندون میں اکثر مغز عیسائی حکما خون کے مفر سمیات سے جانداروں کے اجسام کو پاک اور لائق غذا یا انسان میں ان کے اجسام کی خورششی اشیا کو غیر مفر کرنے کے جہت پُران کے قبل از مرگ ان کے اجسام کے لازمی مسموم خون کو خارج کر دینا پسند کرتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر ڈیوہ صاحب انڈین میڈیکل ریکارڈ جلد ہفتم پر چرچہ دوم بتا رہے ہیں ۱۶ جولائی ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۸۵ کی تحریر کا یہ خلاصہ ہے کہ یہودیوں کا طریقہ فیج (جس کا خاص مطلب اہل اسلام کے ماننے والے کے رگوں کو کاٹ کر خون کو جسم حیوان سے خارج کرنا ہے) از روئے علم کیا اور علم فخریٰ آلوجی یعنی علم بناوٹ جسم حیوان کے نہایت معقول سے نسبتاً جانداروں کو ان کے سر پر چوٹ لگا کر مردہ کرنے یا بعد چوٹ یا زرد (حالت بیہوشی میں) گلے کی رگوں کو کاٹنے وغیرہ ہمارے بالائد کو رشہ بول پسینہ اور تنفس کے متعدد سمیات ہمراہ خون غیر مذبوہ حیوانات کے جسم یا گوشت میں ان کے بعد موت جذب ہو جانے اور ایسے مسموم گوشت کے اکل پر انسان میں جو نقصانات کہ لاحق ہو سکتا مقرر ہے وہ ہم آج ہمارے موجودہ تجربوں اور حیوانی طبی معلومات کے غیر مکمل حالت کے نسبت کرتے ہوئے کسی شکل خام یا کسی کامل نقص کی حیثیت پر گو آج تحریر نہیں کر سکتے تاہم ان مضر جزا کا خون میں ٹھوس ہو کر بخود حیوانات کے لئے باعث امراض اور موت نازل ہونے کے متعدد تجربے ان کے بعد خورش انسان میں موجب نقصان ہونے میں ہر ایک بڑی بھاری اور کافی دلیل ہے گو سمیات مذکورہ معمولاً ہمراہ گوشت ان کے سہمی یا کافی مقدار میں کھائے نہ جانے کی جہت پر کسی نوعاً موجب نقصان نہ ہوں، لیکن ان جملہ مذکورہ مضر باتوں کا باعث امراض یا سخت باعث مفر صحت ہونے کی قبولیت یا اقرار میں کسی انسان کو انکار نہ ہوگا۔ ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب "پلین ہوم ٹاک" کے صفحہ ۳۶ میں یہ بیان خون تنفس بول پسینہ

کی سمیات مذکورہ کے خارج از جسم ہونے کی خبر یوں کو انسان کی حالت زندگی میں یوں فرماتے ہیں کہ خون جسم انسان کے مضر و بیکام اجزائے کثیف یا ناپاک ہو جاوے تو تمام جسمی آلات میں منقسم ہونے کے لئے دل میں پاک شریانی خون نہیں رہتا تو ایسی حالت میں تمام عضو و آلات جسم خون کے پرورش و رخصیت سے ہی محروم ہین ہو جاتے ہیں بلکہ زہری مادے انسان کے کل قدرتی انتظام جسم یا کل کارئی جسم کے سد راہ یا مخرم ہو جاتے ہیں جب ان زہری مادوں سے جگر سد و د ہو جاوے تو وہ اپنا فعل برابر داہنیں کر سکتا ہے جس کے سبب اس میں یا تو ہرچ پیدا ہوتا ہے یا جلن یا ان مادوں سے جگر میں سلی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اور جبہ ان مادوں کا شش پر حملہ ہوتا ہے تو اس ندگی بخش آلہ کے اقسام کے امراض کے باعث ہوتے ہیں اور یہ معدہ کے اندرونی غلاف میں ہرچ جلن اور فتور یا ضمہ ہر پار کے کفرش اس آلہ ام الجسم کے ضعف اور کینہ تصور یا ضمہ کے باعث ہوتے ہیں۔ حاصل کلام جب بچہ خون کے مضر و تے جسم میں موجود رہتے ہیں تو ایک قلیل مدت میں ہر ایک ادنیٰ جاسے اور ہر ہر مضر و آلہ جسم ان سے محفوظ یا سلامت ہین رہ سکتا اور اس خون کی نجاستیں یا مضر و تے معمولاً اندرونی مہجات جسم کو نسبتاً بیرونی کے اکثر زیادہ متاثر کرتے ہیں۔

ہم طریقیہ فنیج و اس کے مابقی فوائد وغیرہ تفصیلاً حصہ دوم یعنی خون کے غیر طبعی طور پر سموم ہونے کے بیان کے اخیر میں تحریر کریں گے۔

## حصہ دوم خون کا حیوانی اجسام میں غیر طبعی طور پر سموم ہونا

حیوانات کے جسم کا خون علاوہ ہمارے مذکورہ الصدر طبعی طور پر سموم ہونے کے غیر طبعی طور پر اکثر اقسام کے لازمی وغیرہ سبب کے جہت پر سموم ہوتا ہے جن سبکو تفصیلاً بیان کر نیکی

غرض پر ہم ذیل کے چار اسباب میں منقسم کرتے ہیں:-

سببِ اول خون کی ترکیب میں بگاڑ پیدا ہونے پر اس کا مسموم ہونا۔

سببِ دوم خون میں سمیاتِ امراض مختلفہ کے دخول پر اس کا مسموم ہونا۔

سببِ سوم جانداروں کے خون میں اضافی اقسام کے کثرت اور ان کے

تخمون کی مدام موجودگی کے احتمال پر اس کا غیر لائق غذا ہونا۔

سببِ چہارم جانداروں کے بعض مخصوص سمی اشیاء کے خوراک

کی عادت پر خون کا مسموم ہونا۔

سببِ اول خون کی ترکیب میں بگاڑ پیدا ہونے پر

اس کا مسموم ہونا۔

اس کی دو صورتیں ہیں ایک فعلِ ماضیہ سے مرتب ہو کر خون میں داخل شدہ غذائی جزا اصل اجزاء کا مرقہ ہو کر

خون میں بکثرت موجود رہنے کے بگاڑ پر اس کا غیر قابلِ غذا ہونا۔ دوسرے جسم کے بگاڑ

آمدِ اجابات کا بمقدار معین خون سے جدا ہونے کے جہت پر اس میں سمیت پیدا ہو کر انسان کے لئے مضر یا غیر لائق غذا ہونا۔

سببِ اول صورتِ اول فعلِ ماضیہ سے مرتب ہو کر خون میں داخل

شدہ غذائی اجزاء اصل یا بیکار آمد جسم اجزاء کا صرفہ نہ ہو کر خون میں  
بکثرت موجود رہنے کے بگاڑ پر اس کا غیر قابل غذا ہونا۔

عموماً جانداروں کی کثرت خورش کی وجہ وہ اجزاء انکی غذا سے بذریعہ فعل یا ضرورت ہو کر مستقل  
جسم ہونے کے لئے معرفت انتون اور دل کے خون میں شامل ہوتے ہیں تو یہ اجزاء اکثر اوقات کثرت  
کی ریاضت حیوانات جسم کے تصرف میں نہ اگر خون میں باقی یا مجموع ہو کر اس میں اقسام کے تبدیل  
و تغیرات پیدا کرنے کے باعث ہوتے ہیں اب ہم ذیل میں ان تکلیف حیوانی کو طب سالوتری ولیم ویکر  
صاحب سے لیکر یہاں درج کرتے ہیں جو اجزاء مذکورہ کے جسمی خون میں بکثرت مجموع ہونے  
کے بگاڑ پر حیوانات میں نمایاں ہوتے ہیں۔ ہم یہاں اقسام کی شکایتوں کو طوالت کی وجہ و اگر کثرت  
کرتے ہوئے صرف دو شکایتیں جو نہایت عام مشہور ہیں بیان کرتے ہیں اول مرض از وچوریہ  
دوم مرض ایکزوریہ۔

بیان مرض از وچوریہ۔ سالوتری ولیم ویکس صاحب فرماتے ہیں کہ میری رائے میں یہ  
مرض کثرت غذا سے گوشت بننے کے لائق اجزاء کا عدم ریاضت کی وجہ سے عمل جسم نہ ہو کر بمقدار  
زیادہ عمارتوں میں مجموع ہونے کے جہت پر پیدا ہوتا ہے اس مرض میں پیشاب اور یوریکہ مقدار  
زیادہ کثرت تغیرات موجودہ اجزاء بیکار اندرون خون کے اخراج پاتے ہیں اس میں پیشاب کا  
رنگ خضہ ساندہ قہوہ یا کافی کے طور پر بوجہ موجودگی یوریا اور پیشاب کے رنگین اجزاء کے ہوتا  
ہے۔ خون میں بیکار اجزاء مذکور کی موجودگی کے مرض خاص کے بد نتائج چند غیر نمایاں رہ کر  
بعد ایک غیر معمولی یا سخت بیکاری کثرت پسینہ۔ بدرجہ غایت پستی وغیرہ سے شروع ہو کر



غیر موقوف جھکے یا تشنج کے پیدا ہونے سے جاندار زمین پر گر جاتا ہے اور وہ بار بار استادہ ہونے کی  
 ناکامیاب کوشش کرتا ہے اور اکثر اس کے پیچھے کے عضویا پاؤں کی حرکت اور بعض وقت سامنے کے  
 پاؤں کی حرکت زایل ہو جاتی ہے اور بالبعد مرض کداز سے تشنجی جھکے پیدا ہو کر بالآخر جسم منحنی لیدر  
 طاقت کے زایل ہو جا کر بڑے دروزاک اور لایق ترس و جسم حالت میں چندے رک کر ہلاک ہو جاتا ہے۔  
 بیان مرض ایکڑ و لو ریم۔ یہ مرض گوشت بننے کے لایق اجز کے ناکام جسمی تصرف یا ان اجزا  
 کے غیر مکمل جسمانی جلن کی وجہ خون میں ایک سم جسکو اکثر الگ آسڈ کہتے ہیں پیدا ہو کر اس میں مجموع  
 ہونے پر پیدا ہوتا ہے یہ الگ آسڈ مولا تنفس کے کاربانک آسڈ سے نہایت تھوڑا فرق  
 رکھتا ہے یہ سم نہایت کم مقدار میں انسان کے لئے ایک سم مایل ہے جس سے انسان دھوا  
 حیوان زود و فنا ہو جاتے ہیں اس مرض میں جاندار دھما یا سٹ ہو جاتا ہے اسکو بار بار غذا کی  
 خواہش ہوتی ہے۔ لاغری۔ ناتوانی۔ مکر میں سختی پیدا ہوتی ہے۔ پوست جسم خشک و بھیرکت  
 اور اس پر بھونسی پیدا ہوتی ہے۔ پیشاب کی کثرت اور پیشاب ہونے کے بعد بے چینی و بے آرامی  
 پیدا ہو کر جانور بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے اور پاؤں پیٹ پر مارتا ہے۔ منہ میں ترش ہو جاتی ہے  
 بالآخر مریض جانور مفر و ضہ ناتوانی و پستی سے مر جاتا ہے اور اکثر الگ آسڈ براہ پیشاب بصورت  
 ایک کرلیٹ کے خارج ہوا کرتا ہے۔ ان ہر دو امراض کو روکے علاج میں بذریعہ ریافت تمام جسم کے  
 عضلات میں حرکت اور گردش خون اور حرکات تنفس میں سرعت اس غرض پر پیدا کرنے کے سعی  
 ہونا لازم آتا ہے کہ جسم میں جلن پیدا ہو کر جو گوشت بننے کے لایق اجزا جسم کے جھلیوں کے  
 مرتب کرنے میں بجا آد ہو کر خون میں بمقدار زیادہ مجموع ہوئے ہوں وہ جسم کے حرکات کے  
 لازمی جلن کی وجہ لایق اخراج ہونے کے لئے جلد بھر بصورت یوریا اور ہیپیورک آسڈ وغیرہ کے  
 تبدیل پاکر خون سے معرفت گرد و دن کے خارج ہو کر جسم کو ان مضر مادوں سے سبکدوش

کر کے باعث صحت یا دافع مرض ہو۔

غالب ہے کہ پچھیمیات اصالتاً بہمراہ خون مردہ یا کشتہ و یا غیر مذکور جانداروں کے بعد موت ان کے اجسام میں خون کی لازمی جذبیت پر بہمراہ گوشت یا امراض مذکور البصد کے اوائل نزول علامات خاص اگر ان کا گوشت انسان کے کھانے میں آوے تو سخت موجب نقصان و باعث امراض مہلکہ ہے۔

**سبب اول صورت دوم۔** حیوانات کے جسم کے بکار آمد لعابات کا بمقدار معین جن سے جلد نہ بنو سکے جیت پر اس میں سمیت پیدا ہو کر صفرا یا غیر لائق غذا برائے انسان ہونا عموماً جس کے بکار آمد لعابات مثلاً تھوک۔ لعاب معدہ۔ لعاب لبلبہ۔ صفرا وغیرہ اپنے ضروری مقدار میں روزانہ کسی جیت خاص کی وجہ خون سے پیدا نہ ہوں یا ان سب سے کسی ایک کا اور ار خون سے موقوف ہو جاوے تو خون میں خرابی یا سمیت پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ حیوان مفروضہ کے جسم کے نہایت بکار آمد آلات یا عضو کے افعال میں مسدودی پیدا ہو کر باعث امراض ہلاکت ہوتی ہے جب کبھی صفراوی اجزاء خون سے جدا اور جگر میں بصورت صفرا مرتب ہو کر کسی جیت خاص کی وجہ پھر خون میں ہی صفرا جذب ہو کر جسم کے مختلف مقامات کی رنگ میں تبدیلی بزرگی کرتا ہے تو ہم اس حالت کو مرض یرقان کہتے ہیں جو ایک خراب مرض ہے اور جب خلاف اس کے صفرائی اجزاء خون سے جلد نہ ہو کر اس میں باقی رہ جانے پر یا بمقدار زیادہ اس میں مجموع ہونے پر جو مہلک شکایت پیدا ہوتی ہے اسکو زبان لیاٹن میں آکولیہ کہتے ہیں جس میں پستی و بقراری تشبیح جھکے اور بیہوشی پیدا ہو کر ایک مدت قلیل میں موت نازل ہو جاتی ہے بعض اوقات آکولیہ میں دفعتاً سخت بستی اور بیہوشی بہت خون مسموم ہونے کے پیدا ہو کر یہ سب علامات معاً موت میں انفرام پاتے ہیں۔ ان ہر دو مرض خاص کے مذکورۃ البصد علامات کے پورہ طور پر خواتات میں نمایاں ہونے کے قبل غالب ہے کہ جاندار و ان کا ذبیحہ مسموم خون اصالتاً یا ان کے مردہ یا غیر

ذبح ہونے کی جہت پر ان کے اجسام میں اس خون کے بعد موت لازمی جذبیت کی وجہ ان کے اجسام کے انسانی فیزیکی حصوں سے کسی ایک کے اکل پر سخت باعث مفرت و امراض ہو۔

سبب و مفعول میں سمیات امراض کے دخول پر اس کا مسموم ہونا۔ اسکی وعودت میں ہیں۔ اول خاص و متشبیہ امراض و بالی امراض کے سمیات کے داخل خون ہونے کے احتمال کے غیر قابل اکل انسان ہونا۔ دوم تو بیاں و غیر بیاں عام امراض کے سمیات کے خون میں پیدا ہونے کے احتمال پر اس کا غیر قابل اکل انسان ہونا۔

سبب و مفعول صورت اولی خاص و متشبیہ امراض کے سمیات و داخل خون ہونے کے احتمال پر اس کا غیر قابل اکل انسان ہونا۔

(الف) موروئی امراض۔ بعض امراض مثلاً التک گند مال۔ وجع مفاصل۔ مرض نفرس۔ سرطان و سبب وغیرہ ایسے ہیں جو اکثر مثلاً و سبب موروئی طور پر انسان و جانداروں میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ قوطا ہے کہ ان امراض کے نمود کے موروئی طور پر حاصل شدہ سبب موروئی حیوانات کے جسم کے کسی حصہ میں اپنے وقت، نزدیک و بے مشیدہ رہتے ہوں تجربہ سے یہ امر ثابت کیا گیا ہے کہ اکثر موروئی طور پر نمود ہونے والے امراض کا سبب یا مادہ ان کے جسم کے خون میں اپنے وقت نمود تک مخفی طور پر باقی یا مقدار و تعداد میں ترقی کرتا ہوا باقی رہتا ہے تو غالب ہے کہ ان امراض کے سبب یا مادہ ہمارے غذائی جانداروں کے گوشت کے ہمراہ ان کے غیر مذبح حالت میں بعد موت ان کے اجسام میں خون کے لازمی جذبیت کی جہت پر ہماری خوراک سے ہمارے خون جسم میں داخل ہو کر باعث پیدا کرنے امراض مذکور الصدر وغیرہ کے ہوں۔ التک گند مال۔ سرطان وغیرہ موروئی امراض جو اپنی خاصیت میں اکثر مہلک اور نہایت تکلیف دہ اور تا وفات حیات جسم میں باقی رہنے والے ہوتے ہیں اور بعض ان امراض سے اکثر ایسے ہی ہیں جو ایک وقت نمود ہو کر موت

ہو جانے پر بھی یا تو شکل مرض دیگر دیا اپنی ہی خاص شکل میں پھر نمود ہو کر بجا رہ نیم مردہ صحت یا بمرض مفرود  
کے جام اجل کو بزرگ کر دیتے ہیں اور پھر ہمارے جدید امراضی فہرست کے وہ مخصوص مہلک امراض ہیں  
کہ جن کے نمود و تشخیص پر ہی علاج کے دل و مانع پر یا یوسی و نا امیدی چھا جایا کرتی ہے۔

(ب) بعض امراض کی خصوصیت بعض امراض خصوصاً مرض وجع مفاصل آتشک گندال۔ سرطان وغیرہ  
کے سم سے جب ایک وقت خون مسموم ہو جاوے تو پھر سمیت خون میں بعد شفا ایک مدت دراز  
تک باقی رہ کر یا تو شاد و نادر حالت میں معدوم از خون بھی ہو جاتی ہے اور اکثر احوالاً دیا دوسرے  
امراض کی شکل پر پھر نمود ہوتی ہے غالب ہے کہ جاندار دن کے امراض مذکورہ کے قبل از نمود  
یا ان امراض کے متابعہ شفا ان کے مسموم خون کے خورش پر انسان میں امراض مذکورہ کے  
نمود کا احتمال ممکن ہے عموماً جاندار دن کے گوشت کے افاضل خورش اس میں جذب ہوئی ہوئی سمیت  
کو دور کرنے کے لئے نفسی ہی گرمی دین یا بکوا دین کہ حسب گوشت میں ہر قسم کا مسموم خون بعد مرگ  
جا فور غیر مذکورہ میں معمولی طور پر جذب ہوا ہو۔ ہم قبول کرتے ہیں کہ گرمی ایک ایسی باہت ہے کہ ہر  
شئی کے احوالاً بحسنہ موجودگی پر اسکو سمیت ذاب و ادبیکام کر دینے کی قابلیت رکھتی ہے اس بنا  
پر گوشت میں جذب شدہ سرطانی آتشکی اور گندالی وغیرہ مادوں کی ناصیت اس وقت ذیل ہو سکتے  
کا کامل الکینان ہو سکتا ہے کہ جب انکی جاقیام یعنی حق گوشت ہی سمیت ذاب و ادب ہو جاوے عموماً گوشت کے سمیت  
ذاب و ادب ہو سکے ان سب مادوں کی سمیت ذاب و ادب یعنی نظر نہیں آتی علاوہ ان میں مادوں سے بعض ایسے آتشک  
اور وجع مفاصل وغیرہ کے اصلیت میں کوئی زندہ خوردین نظر آنوالے اجسام مانا کیلئے ایک جیسے چار بار یا دو کا مرض مانا  
اور پھر کہیں باعث مرض سہی نہیں زندہ اجسام کے کوئی تا این زمان ثابت ہوئے کہ جنکا وجود کم و زیادہ  
گرمی سے بغیر ان کے جاسے پناہ لیئے گوشت میں کوئی تغیر واقع ہونے کے متغیر ہو سکتا یا ان کا  
مرجنا ثابت یا ممکن نظر آتا ہو اور زندہ ان سب مادوں میں انسانی باضمہ کے تغیرات سے کوئی تبدیل

واقع ہو سکا مکن نظر آتا ہے اگر بالفرض گمی سے حیوانی غذا کے جملہ سہی یا باعث امراض مادوں کا بغیر ذات گوشت کے متغیر ہونے کے نیست و نابود یا اپنے سہی حیثیت سے مفرد مل ہونا مکن ہو تو جیسے سوال ہے کہ ایک زرکشہ کے صرفہ سے مہذب ممالک یورپ امریکہ و انگلستان وغیرہ میں انسان کے غذائی جانداروں کے قبل کشتن جو طبی معائنہ ان کے مریض و غیر تندرست ہونے پر انکو ان کے قطع و برید سے روکتا کے لئے جواز مقرر رکھا گیا ہے وہ بالکل غیر ضرور یا ناروا نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ کوئی انسان گوشت کو بغیر پخت کئے یا معمولاً خوب طور پر گرم کرنے کے کھا نہیں سکتا اور نہ یہ حیوانی غذا بلکہ خوش فعل یا غمیرہ کے تبدیلات سے بچ سکتی ہے کہ جن سے ہر قسم مسموم و یا مریض جانداروں کے گوشت سے انسان میں کسی نصرت کا احتمال باقی رہ سکتا ہے۔

(پ) بعض متعدی باعث امراض مادوں کا داخل جسم ہو کر ایک وقت معینہ تک اس میں مخفی رہنا ہمارے جدید حیوانی امراض کی فہرست میں متعدد و شدید و سخت و مہلک و متعدی امراض مثلاً کایا ٹیلنگ انتہا کس غیر حسب تحقیقات حال ایسے پائے گئے ہیں کہ ہر ایک مفرد متعدی مرض خاص کا باعث نہ ہو و ایک جسم مخصوص کے بوجہ حیوان مضر و مفسد کے خون میں ایک مخصوص مہینہ خور و بین سے نظر آنے والے زندہ اجسام کے پیدا ہونے پر نہ ہو و ہوتے ہیں ان اجسام کے تخم یا بکوز بان انگیزی میں جرم کہتے ہیں بحجت غذا و سوا وغیرہ کے بذریعہ معدہ و انسین و یا شش وغیرہ کے داخل خون جسم حیوان مفرد و مہر کہ ایک زندہ مہین جسم کی شکل میں تبدیل یا کر ایک مخفی وقت مقررہ کے درمیان بکوز بان انگیزی میں پیرایڈ آف انکیو سینس یعنی انڈے بچے کرنے کا زمانہ کہتے ہیں ایک دوسرے سے لاکھوان کڑوڑون زندہ اجسام پیدا ہو کر تمام جسم خون کو پھر کرنے کے باعث ہوتے ہیں اور ان کا یہ مخفی وقت مقررہ کے طے ہو جانے پر خون میں ان کی نسل کے لانا انتہا تعداد کی پیدائش کی موجودگی کے لازمی گزند یا مسمومیت یا غلاطت کے وجہ شدید علامات

شلاخت بخار شروع ہو کر ان مہین زندہ اجسام کے مرض خاص کے مخصوص علامات کے نمودار ہو جانے پر۔  
 یا تو مرض حیوان مفروضہ پر موت نازل ہوتی ہے یا شاید ونا دور اوقات بڑے در و دو تکلیفات کے طی  
 اور ان زندہ مہین اجسام کے خارج از خون ہو جانے پر وہ پھر اصل سے چھوٹ بھی جاتا ہے پھر مہین زندہ  
 اجسام ہر ایک مختلف مہلک مرض کے الگ الگ قسم و تعریف کے پائے جاتے ہیں جن کے خون میں پیدا  
 ہونے پر بطور خود ایک خاص شدید مرض مہلک کے پیدا کرنے کے باعث ہوتے ہیں اور پھر اولاً بطور  
 ایک مادہ سم یا تخم کے داخل خون جسم حیوان مفروضہ ہو کر اپنی شکل خاص میں تبدیل ہو کر وہاں پر  
 خون کے خوراک سے اپنا معمولی ڈیل و ڈال حاصل کر کے اپنی نسل میں ترقی کرتے جاتے ہیں بعض  
 کی کثرت بالانتہا ترقی نسل نہایت قلیل عرصہ میں ہوتی ہے اور بعض کی مدت دراز میں اور حسب تحریر  
 ڈاکٹر ہیری گرین صاحب کی کتاب پتہالوجی یعنی علم جسمی حالات تغیر و تبدلات در امراض طبع ہضم کے  
 صوف ۵۳۲ سے ظاہر ہے کہ ان مہین زندہ اجسام کی پیدائش خون میں ایک واحد زندہ مہین  
 جسم ایک یومیہ یا چوبیس گھنٹوں کے قلیل عرصہ میں قریب ایک کروڑ اور چھ لاکھ ہوتی ہے۔  
 حسب تحریر ڈاکٹر ولیم لمیس صاحب کے بعض وقت اقسام کے زندہ مہین اجسام جو اپنی خاصیت  
 میں غیر باعث امراض ہوتے ہیں جانداروں کے خون کے بعض مخصوص نجاستوں کے خوراک سے  
 تبدیل شکل یا حالت کر کے باعث امراض ہو جاتے ہیں پھر مہین زندہ اجسام خون میں اپنے وقت دخول  
 سے جب تک کہ ایک کثیر یا مہین مقدار یا حسب ضرورت تعداد تک ترقی نہیں پاتے تب تک حیوان  
 مفروضہ میں کوئی شکایت یا مخصوص علامت مرض کے وقوع کے باعث نہیں ہوتے جس کے لئے کم  
 و زیادہ عرصہ کی ضرورت ہوتی ہے اسی عرصہ کو ہم پیرایڈ آف انکوبیشن یا مرض کے غنّی رہنے  
 کا زمانہ کہتے ہیں تو غالب ہے کہ پھر امراض مہلک کے جسم میں پیدا کرنے والے مہین زندہ اجسام  
 ان کو غنّی رہنے کے زمانہ میں ہمارے غذائی جانور دن کے گوشت کے ہمراہ ان کے غیر مذکور ہوئے

زیر دست ان کے اجسام میں خون کے لازمی جذبیت پر اس گوشت کی خورش سے یا اصالتاً خون کے خود ک  
 کے رواج پر ہمارے خون میں داخل ہو کر باعث امراض مہلکہ ہوں تجربہ سے ثابت ہے کہ بعض زندہ مہین  
 اجسام خصوصاً مرض انتہا کس کہ زندہ مہین اجسام وغیرہ ایسے ہیں جو بوقت بکوانے گوشت کے ایک  
 بڑی گرمی کے متعلی ہو کر اپنی موت سے محفوظ رہتے ہیں الحاصل اکثر یہ زندہ مہین اجسام ہمراہ گوشت  
 ان کے پکوانے جانے پر بھی انسان کے کھانے میں آویں تاہم انکی مفرت خاصا احتمال باقی رہتا ہے۔ ہم  
 اب ذیل میں بعض نہایت عام مشہور اور امراض حیوانات جو مہین خوردبین سے نظر کرنے والے زندہ  
 اجسام کے خون میں بدیش پیدا ہوتے ہیں مع ان کے نمود مرض کے مذکور غنی عرضہ مقررہ کاس  
 غرض پر درج کرتے ہیں کہ ہمارے ناظرین ان سے واقف اور ان کے اکل کے نقصانات سے بخوبی  
 ماہر ہو کر غور کریں کہ خون کے غذا اکل (اصالتاً یا ہمراہ گوشت) سے کتنی بڑی بڑی مصیبتوں  
 کا سامنا ممکن ہے۔

بیان مرض انتہا کس۔ اس کے بڑا ک کو اڑاڑ۔ کو اڑاڑ۔ اس بلیگ۔ آپا بلیگسی اور ہندی  
 میں گولی۔ نکا بھولا۔ اور دو وغیرہ کہتے ہیں۔ اس مرض کی ابتدا خصوصاً خون جسم حیوان کے  
 افعال بگاڑ پر منحصر ہے جس میں مہین زندہ قسم کے خوردبین سے نظر کرنے والے مخصوص اجسام جنکو  
 زبان لیڈن میں بیسیس انتہا کس کہتے ہیں پیدا ہو کر اپنی نسل میں بڑی سرعت کے ساتھ ایک  
 عرصہ عینہ میں ترقی کرنے پر لگتی تو راکشیر کی لازمی سمیت کی وجہ اس مرض کی بنا ہوتی ہے۔ یہ مرض  
 خصوصاً چند پرندہ جانداروں میں اکثر نمود ہوتا ہے۔ یہ ایک حیوانات کا عام متعدی اور سخت مہلک  
 وز و فاعل مرض ہے جو ہر موسم اور ہر عمر میں سولے اس کے موٹے تازے دہلے پتلے تیز و  
 سست جانداروں میں بھی مکیان نمود ہوتا ہے شہر نیٹیس واقع اٹالی کے قرب وجوار ۱۶۱۸ء  
 میں یہ مرض اس شدت سے مہلک طور پر پھیلا ہوا تھا کہ اس زمین سے مردہ جانداروں کے گوشت

کی خوش پرستائے ہزار انسان سے زیادہ فوت ہوئے اس مرض کے وقوع کے اسباب خصوصاً  
 بد ہوا خراب غذا وغیرہ یا ان چرکامہوں میں جانداروں کو چروانے سے جو خراب یا غلیظ ہوں یا جھان  
 کے گھاس پات وغیرہ میں مفرمی حیوانی وغیرہ ماوے یا مردہ جانداروں کے باقی رہے ہوئے  
 اجسام یا ان کا کوئی حصہ جو خصوصاً خون کے سموم ہونے پر مہلک امراض کے نازل ہونے سے مردہ  
 ہوئے ہوں اور غلیظ مکان یا جگہوں کے مقیم جاندار اور وہ جاندار جو کجاے قیام یا مہلک کے نہ ہونے  
 سے دن کی گرمی اور راتوں کی سردی میں رہنا ہوتا ہو اکثر اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں سالو تری  
 ولیم ولیم صاحب کی حسب تحریر کی حیوانی نظام جسم پر مذکورۃ الصدربیان شدہ اسباب وقوع  
 مرض انتہرکس کے اثر سے اولاً خون میں بعض خفیف تبدلات اور بالآخر اسکی ساخت یا اجزائے  
 مرکب میں خراب قسم کے تغیرات پیدا ہو کر باعث اسکی مردنی اور شرن کے ہوتے ہیں۔ اس مرض کا سم  
 مریض جانداروں سے بذریعہ ہوا کے دوسرے صحیح جانداروں میں موثر نہیں ہو سکتا لیکن اگر ایک  
 نہایت کم مقدار میں سموم خون پانی یا غذا کے ہمراہ جانداروں کے کھانے میں آوے تو ان میں موجب  
 وقوع اس مرض مہلک کے ہوتا ہے۔ یہ امر بڑے بڑے محققوں کے متواتر تجربہ سے بارہا ثابت کیا گیا  
 ہے کہ اگر اس مرض سے مریض جانداروں کا تھوڑا تازہ خون لیکر دوسرے صحیح جاندار کے جسم یا  
 خون میں بدمرقت جلد یا ندرستیلا کے ٹپکے کے داخل کریں تو یہ جاندار اس مرض مخصوص میں مبتلا ہو کر  
 بیس سے تیس گھنٹوں کے قلیل عرصہ میں مر جاتا ہے اللہ تعالیٰ حفظنا۔ ہم یہاں بڑے  
 افسوس سے ظاہر کرتے ہیں کہ اس مرض منجوس کے متعدی ہونے کی تحقیقات کے تجربات میں کئی بیش  
 قیمت جانین معتبر و معزز جکس کے بوجہ اس مرض کے مریض جانداروں کے سم کے بہ ذریعہ جلد  
 اور براہ غرض داخل خون جسم ہونے سے یہ مرض خاص ان میں نمود ہو کر فوت ہوئے۔  
 اس سم کا خون میں مخفی رہنے کا زمانہ دو گھنٹوں سے کہیں زیادہ نہیں ہوتا اس مرض کے



کے اقسام میں جنکو طوالت بیان کی وجہ ہم بیان تحریر نہیں کر سکتے شاید ان کل امراض کے سم کے خون میں غنی رہنے کا زمانہ اس مرض خاص کے زمانہ سے مختلف یا طویل ہو جس کا کوئی قابل تسکین تجربہ آج تک نہیں ہوا۔

اس مرض مہلک کا نمود یا حملہ آج تک ہوتا ہے جو جانور کہ تھوڑے عرصہ کے پیشتر اچھا و تندرست نظر آتا تھا وہ اب یعنی بعد ایک یا دو گھنٹوں کے سست اور اکثر ہوا نظر آتا ہے حرکت سے کایف عیاں ہوتی ہے بعد چند منٹ کے وقفہ کے جسم کے اکثر جگہوں کے پوست میں ایک سو جن پیدا ہوتی ہے اور یہ سو جن خصوصاً کمر اور پچھلے والگے پاؤں میں سوائے اس کے حلق زبان اور بعض وقت سینہ یا شکم اور مائع میں بھی نمود ہوتی ہے اور بوقت استحال پھر سو جی ہوئی جاسے بخارات سے پر شدہ معلوم ہوتی ہے اور ایک دلی صدیہ لگتی کی معمولی دباؤ سے شش ہو جایا کرتی ہے اور یہ سو جن مریض جاندار کے خون کے ٹر جانے سے بخارات پیدا ہو کر زیر جلد مجموعہ ہونے پر نمود ہوتی ہے جب اگر خصوصاً حلق اور شش متاثر ہوتے ہیں تو سخت وقت تنفس اور دماغ متاثر ہو تو بیہوشی اور اگر طحال یا شکم کے کوئی دوسرے آلات متاثر ہو تو علاتا بیہوشی شکم متاثر ہو تو غیر پیدا ہوتی ہیں جب کبھی پاؤں متاثر ہوں تو حیوانات بہت جلد حرکت سے مغرول ہو جاتے ہیں اور بغیر کسی قسم کی حرکت کرنے کے بالکل ایک ہی جاسے استادہ رہا کرتے ہیں مابعد عموماً تنفس میں وقت اور تیر فی سطح جسم کی سو جن سرعت ترقی کرنے پر مریض جاندار اکثر وہ سے نو گھنٹوں میں فوت ہو جاتے ہیں اس مرض کے کل مختلف اقسام سے مرے ہوئے جانداروں کی جو کر دیکھا جاوے تو عموماً اکثر جاسے اور آلات جسم خون اور آب یا رطوبت خون سے پیدا اور خصوصاً متاثر جاسے یا آلات جسم میں بڑے بڑے سیاہ رنگ کے خونی لختے پائے جاتے ہیں اور اس مرض سے مردہ جانداروں کے اجسام میں مابعد موت نہایت سحت وجہ برداشت ہو جو خون جسم کے ٹر جانے کے پیدا ہو جاتی ہے اور سینگ دار جانداروں میں یہ مرض بغیر کسی مریضی علامات کے صرف بعد رت بخار شروع ہو کر ان کے اندر دلی آلات میں خصوصاً ان کے طحال میں بکثرت

تمام اجتماعِ خون اور ٹرن پیدا ہو کر بزودی تمام اُنہر موت نازل ہو جاتی ہے۔ مینڈھیوں کے اس مرض کو  
 برکری کہتے ہیں اور مرغانِ خانگی میں فول کا لیر یعنی مرغِ خانگی کا ہیضہ و بایئہ کہتے ہیں جو خاص علامات میں نمود  
 ہوتا ہے ان جانداروں میں اس رسم کا جسم میں مخفی رہنے کا زمانہ آجال معلوم نہیں ہوا۔  
 مرضِ انتہر اُکس انسان میں یہ ایک خاص حیوانی مرض ہے جو بوجہ جذب ہونے رسمِ مرض  
 انتہر اُکس کے معرفت پوست یا جلدِ جسم کے خصوصاً اُن سب انسانوں میں نمود ہوتا ہے جو اس مرض  
 سے مریض جانداروں کی خدمت و یا اُن کے مردہ اجسام سے ملتی امورات یا خیانت کو ادا کرتے  
 ہوں مثلاً نقاب اور وہ اشخاص جو مردہ جانداروں کے بال و پوست کو نکالتے ہوں یا دباغت  
 دیتے ہوں پھر رسمِ ان اشخاص کے ہاتھ ساعد اور بازو کے پوست یا اُن سب جگہوں کے پوست  
 جسم کے ذریعے سے متکوب لباس وغیرہ سے محفوظ یا پوشیدہ نہ رکھتے ہوں داخلِ خون جسم کو  
 موجبِ نمود اس مرضِ مہلک ہوتا ہے بحسبِ تحریرِ ڈاکٹر بڈ صاحب کے کہ اس مرض کا رسمِ مریض مردہ جانداروں  
 کے پوست و خون وغیرہ حیوانی اشیاء کے خشک حالت میں بھی ایک مدتِ مدید تک بغیر مغزول بہ  
 سمیت ہونے کے قائم رہ سکتا ہے پھر انتہر اُکس انسان میں بطور اندرونی اور بیرونی جملہ دو طور  
 پر ہوتا ہے۔

بیرونی انتہر اُکس انسان میں اسکو وِلکنٹ پسچول یعنی مہلک ثنور یا آبد کہتے ہیں یہ بذریعہ  
 جلدِ جسم یعنی اگر ایک اونٹنی خراش ہاتھ و پاؤں وغیرہ پر ہو یا اس مرض سے مردہ جانداروں کے  
 خشک چم سے رگڑ کے عاید ہونے سے و یا کسی اور سبب سے جسم کے کسی جگہ میں خراش  
 یا رگڑ سے پوستِ بیرونی کے ویرشہء حالت میں اس مرض کا رسم یا اس سے مردہ جانداروں کے  
 جسمی ریزشات خصوصاً خون کے ایسی رگڑ یا خراش میں جذب ہو جانے پر یا کسی اور نامعلوم صورت  
 بالکل بمقدارِ قلیل یہ رسمِ مہلک جذبِ جسم ہو جاوے تو جاوے متاثرہ میں ایک بستو کی گزندگی سی مریخی

نمود ہو کر مابعد ایک شور پڑ کر یہ کم پیدا ہوتا ہے اور معاً اس میں جلن اور سڑن پیدا ہو کر اپنی جگہ نمود سے ہمسایہ اطراف کی بافتوں میں سبقت تمام پھیلتا ہے اور پھر متاثرہ جگہ سیاہ اور سخت ہو جاتی ہے اس میں سڑن پیدا ہوتی ہے اور تمام جسم کے مختلف جانے کے غدودین خصوصاً متاثرہ جگہ کے اطراف کی غدودین سوج اور ہو جاتے ہیں انسان کے خون میں ان غلیظ مادوں کی کثرت کی وجہ اس کے تنفس میں سخت بدبو پیدا ہوتی ہے آخر الامر شدید بخار کے ساتھ خون کے مسموم ہلکے مرض کے مانند علامات پیدا ہو کر بچا سے مریض پر ایسے غیر معمولی تکلیفات کے دور کرنے کے لئے موت نازل ہوتی ہے اس مرض کے مریض انسان کے خون سے کسی جانور کو سیتلا کے مطابق ٹیکا لگایا جاوے تو اس میں اس مرض کا نمود اور ہلاکت ہوتی ہے۔

ایک راوی ٹروسیو نامی اس مرض ہلکے سے انسانوں کے تلف ہونے کے اندازہ کرنے کے لئے ذیل کی نظیر پیش کرتا ہے کہ ”گھوڑوں کے بال تجارت کے لئے تیار کرنے کے دو چھوٹے کارخانوں میں کہ جن میں صرف چھ یا آٹھ مزدور کام کرتے تھے اور جہاں پر دس سال کے عرصہ میں بنیت مزدور اس مرض خاص یعنی ہلکے شور کے نمود کے باعث مریض ہو کر فوت ہوئے۔ اندرونی انتہا کس انسان میں پھر مرض انسان کے اندرونی آلات میں اس وقت نمود ہوتا ہے کہ جب مرض انتہا کس سے مردہ جانداروں کے خون و گوشت وغیرہ کے خشک ہونے پر ان کے ہمین ذرے بذریعہ ہوا شش میں داخل ہوں یا اس مرض سے مریض جانداروں کا گوشت یا خون وغیرہ کے اگلے سے پھر ہم معدہ اور انتوں میں داخل ہو کر انکو متاثر کرتا ہے۔ اس مرض سے شش متاثر ہونے پر جو مرض پیدا ہوتا ہے گودراصل وہ مرض انتہا کس ہی ہے لیکن اسکو رداجا سارڈرڈ زیر یعنی بال تیار کرنے والوں کا مرض کہتے ہیں اس میں شش اور اس کے ہمسایہ بافتوں میں سخت سوجن اور کثرت جریان خون پیدا ہوتا ہے اور ساتھ ہی اکثر دماغ

و شکم کے آلات میں مدہ و انتین وغیرہ متاثر ہونے کا سبب پیدا ہوتا ہے اور بڑے بڑے درد و تکلیفات میں مریض مبتلا ہو کر دو سے چھ دن کے عرصہ میں اس کے غیر متحمل تکلیفات سے اس کو سبکدوش کرنے کے لئے موت بسر جم نازل ہو کر پیارے مریض کو رہا کرتی ہے۔

جب یہ سم معدہ و انتون کو متاثر کرے تو ان آلات میں اور ان کے ہمسایہ و دوست آلات اور بافتون میں سخت سوجن اور جریان خون پیدا کر کے بزودی تمام موت نازل ہو کر مریض کو اس کے غیر شفا و لا تحمل تکلیفات سے آزاد کرتی ہے۔

و دوم مرض گلائڈرز اور فارسی بھی جانداروں کا ایک زبردست شدید و ہلک مرض متدی اور وبائی ہے یہ مرض خون یا حیوانی نظام جسم میں ایک مخصوص سم کے داخل یا اس میں پیدا ہونے کے باعث نمود ہوتا ہے اس سم سے اولاً جانداروں کے تمام جسم کے خون میں ایک زندہ مہین خور و مین سے نظر آنے والے اجسام جنکو زبان لیاٹن مین یا سیرسٹریٹس کہتے ہیں بکثرت تمام پائے جاتے ہیں۔ یہ مرض اکثر بد غذا۔ معمر حالت حیوان۔ کثرت محنت۔ بدن ترکیبی و باطنی و اشتی وغیرہ کے باعث حیوان مفروضہ کے خون میں سمی مادوں کے پیدا ہونے کی جہت پر نمود ہوتا ہے۔ یہ مرض خصوصاً گھوڑوں و گدھوں اور غموں کا اکثر جانداروں میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر ایک گلائڈرز سے مریض گھوڑے کی ناک کی ریزش لیکر دوسرے گھوڑوں کے جسم میں داخل کریں تو کبھی میں یہی مرض گلائڈرز اور کبھی میں مرض فارسی پیدا ہوتا ہے بایں لحاظ گوچہ دو نون مرض مختلف ہیں مگر ان دو نون کا باعث مرض سمی مادہ واحد یا ایک ہی ہے اس مرض سے مریض جانداروں کا بطن و رحم وغیرہ زہر شات جن میں اس مرض کا سم ہوتا ہے اگر دوسرے صحیح جاندار کے جسم میں براہ مدہ خالصن ہر جہزہ غذا یا اس کو بلوٹو نیچا بذریعہ پوست کے داخل جسم کریں تو یہ سم تمام جسم کے خون میں پھیل کر باعث مرض ہوتا ہے پروفیدیم کول میان صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں ایک تندرست گدھے کا شربانی خون یہاں تک کھانا لاکر دہ

نہایت سست و ناتوان یا بیدم ہو گیا اور بعد از ان مرض گلائڈرز سے ایک مریض گھوڑے کی گردن کے شریان کا خون۔ گدھے کے گلے کے ورید میں داخل کیا تو اس نل سے گدھے میں بڑی سرعت اور نہایت شدت سے مرض گلائڈرز نمودار ہوا اور اسی مریض گدھے کے ریشات سے دوسرے جانداروں میں بٹکا لگانے سے کسی میں مرض فاسسی اور کسی میں مرض گلائڈرز پیدا ہوا اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ مرض صرف خون کے منتقل کرنے سے دوسرے جانداروں میں پیدا ہوتا ہے اور مرض گلائڈرز سے ایک مریض انسان (جو اس مرض سے ایک مردہ گھوڑے کے چرنے سے اس میں اس مرض کا سم سرائت کرنے پر مبتلا ہوا تھا) کے بازو کی رطوبت یا خون سے دو گدھوں میں بٹکا لگائے جانے پر وہ اس مرض میں مبتلا ہو کر فوت ہو گئے۔ ہمارے بیان کردہ گول امورات مذکورہ حسب النحان ڈاکٹر گیرارڈ ڈاکٹر ہیزنگ اور ڈاکٹر لبلانگ کے پیٹنٹ کو بیچنے۔ سالوٹری ولیم ویس کی طب حیوانات کے صفحہ ۲۴۱ میں اس مرض کے سم کا خون میں مخفی رہنے کے زمانہ کی کیفیت یوں تحریر ہے۔ ”اقسام کے باعث امراض جہلک سمیات کے مانند مرض گلائڈرز کے سم کو بھی جسم یعنی خون میں ایک مخفی رہنے کا زمانہ یا عرصہ ہے (کہ جس عرصہ میں یہ سم خون میں ترقی کرتا ہے) جو عموماً بہت کم یا تھوڑا ہوتا ہے۔ یہ زمانہ گدھے میں بعد اس کو بٹکا لگا کر جانے کے روز ورم یا سوم اس کے جگر کے نیچے کے غدود میں سو جن و نرمی پیدا ہوتی ہے اور روز سوم سے ششم تک اس کی ناک سے ریش جاری ہوتی ہے اور بعض اوقات یہ عرصہ مرض کا مخفی زمانہ بعد اس سم کے خون میں داخل ہونے پر ایک سے تین بلکہ چھ ہفتوں یعنی پندرہ عیسویں تک ہوتا ہے سوائے اس کے ایک جانور میں اس کے بٹکا لگا کر جانے پر بعد پورہ ہونے تین ہفتوں کے عرصہ کے یہ مرض خود ہوتا۔

شدید مرض گلائڈرز سخت لرزہ اور بخار سے شروع ہوتا ہے ناک سے ریش جاری ہے ناک کے لعاب دار جھلی یا اس کے اندر قوی پوست یا اس میں بڑے بڑے پھوڑے پیدا ہوتے ہیں جن سے

بکثرت ریزش ہوتی ہے جڑے کے نیچے کی غدودین سو جگر ان میں مٹرن پیدا ہو کر بھڑے پیدا ہوتے ہیں۔ ناک کے تھنوں میں سخت سو جن پیدا ہوتے ہیں۔ ناک کا سو باغ بنایا چھوٹا ہو کر سخت وقت تفسیر پیدا ہوتا ہے اور چہرے کے عصب غدودین سو جگر ان میں مٹرن پیدا ہوتی ہے جس سے وہاں بڑے بڑے غاری پیدا ہو کر ایک قلیل حصہ میں مدوح حیوان بننے قابل خالی سے کنارہ کش ہو جاتی ہے۔

**مرض فارسی** شدید حالات میں بھیہ بھی مانند گلانڈرز کے لرزہ اور بخار سے شروع ہوتا ہے مابعد جانداروں کے پاؤں پر سخت سو جن پیدا ہوتی ہے۔ جس سے جانور لنگ کرتا ہے اس کے چہرے سے سخت تکلیف عیاں ہوتی ہے رفتہ رفتہ بھیہ سو جن کم ہو کر وہاں کے غدودین اور دوسرے بافتوں میں مٹرن پیدا ہو کر بڑے بڑے پھوڑے پیدا ہوتے ہیں جن سے بکثرت تمام ریزش ہوتی رہتی ہے اور جانور مرجاتا ہے بعض وقت مرض فارسی مرض مزج مفاصل کے طور پر پیدا ہوتا ہے اور بعض وقت سو جن گردن پر نمود ہو کر مٹا موقوف ہو جاتی ہے اور چہرہ جسم کے دوسری جگہوں مثلاً سینہ شکم وغیرہ میں نمود ہوتی ہے اور یہی حالت بعض اوقات بغیر تبدیل ہونے کے ہیوں جاری رہ کر بالآخر اس مرض کے مذکور خاص علامات نمایان ہوتے ہیں۔

**السان میں گلانڈرز اور فارسی** یہ مرض خصوصاً حیوانات کا ہے جو انسان میں اقسام کے وجوہات پر منتقل ہو جاتا ہے مرض گلانڈرز میں سخت بخار پیدا ہوتا ہے اور جسم اکثر مقامات خصوصاً چہرہ اور مفصلوں کے اطراف کی غدودین سو جکتی ہیں ناک کے اندر و فی پوست یا لعاب دار جھلی میں جلن پیدا ہو کر مٹرن پیدا ہوتی ہے خون آمیز ریزش کثرت سے ہوتی ہے جڑے کے زیرین اور گردن کے غدود سو جھتہ دھچو لکڑن میں خراب قسم کی مٹرن پیدا ہوتی ہے مرض فارسی میں انسان کے تمام جسم کے عروق جائزہ اور غدودین خیر گراں میں سخت درد پیدا ہوتا ہے اور اس مرض میں اندر کے جسم کے آلات بھی متاثر ہوتے ہیں اور شدید بخار پیدا ہوتا ہے۔ شدید حالات میں مرض گلانڈرز اور فارسی

دو دنوں میں خراج ہمیشہ مہلک اور زود فنا ہوتے ہیں اور کہنے حالات میں کسی قدر امید مریض کے بچنے کی ہوتی ہے۔

سوم مرض پٹھی سیمیمہ یعنی جسم حیوان کے خون کی عام مسمومیت جو خصوصاً گھوڑے اور سینگ و ارجاندار و نین اور غموٹا سب قسم کے جاندار و نین میں پیدا ہوتا ہے پھر ایک سخت مہلک متعدی اور زود فنا مرض ہے اس مرض سے متاثرہ حیوانات کے خون میں زندہ مہین اجسام بکثرت پیدا ہوتے ہیں اس سم کے منفی رہنے کا زمانہ نہایت قلیل ہوتا ہے اکثر مادہ جاندار و نین میں بعد وضع حل ایک مخصوص مہلک سم کے داخل جسم ہونے پر پھر مرض پیدا ہوتا ہے اس مرض کا سم کسی سبب سے جسم انسان میں داخل نہ ہونے پر کچھ نہ ہی مرض کے نمود کا باعث ہوتا ہے۔

چہارم ایکٹری مکہ کنٹی جی اور اسے کھڑا دیندہ کا مرض۔ یہ مرض غموٹا کھڑا جاندار و نین اور مرغان خانگی میں پیدا ہوتا ہے پھر ایک سخت متعدی و بائی بخار و مہلک اور نہایت عام و قورع مرض ہے مریض جاندار و نین کے خون میں سم موجود رہتا ہے خون میں اس کے منفی رہنے کا زمانہ ایک سے تین بلکہ چار دن تک اور اکثر چوبیس گھنٹے ہوتا ہے مریض جاندار و نین کے دودھ پینے سے ہمیشہ منقطع مصلق معدہ و رول میں پھالے پیدا ہوتے ہیں اس مرض کا سم بہرہ خون یا گوشت داخل جسم ہو کر منقطع معدہ و انتوں میں چھالے وغیرہ پیدا کرتا ہے۔

پنجم مرض ملک کنٹنس پھر غموٹا سب جاندار و نین اور خصوصاً بابر و ردہ جانور و نین میں پیدا ہوتا ہے پھر مرض خون میں بکثرت سے سمی مرض و نین کے پیدا ہونے پر نمود ہوتا ہے۔ مریض جاندار و نین کے خون میں مہین زندہ اجسام بکثرت پائے جاتے ہیں اس مرض کے سم کا خون میں منفی رہنے کا زمانہ غالباً دو تین دن سے کم نہیں ہوتا دودھ بلکہ گوشت کے کھانے سے انسان میں پھر مہلک مرض پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایک سخت متعدی مرض ہے۔

ششم کیاٹل پلگ اسکورنڈرپٹ بھی کہتے ہیں یہ مرض خصوصاً گاٹی بیل اور بچہ رُون  
میں اور عموماً سب چرند جانداروں میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ بذر بھر غایت متعدی ہے۔ اور مہلک و بائی  
ز و دفنا۔ عام وقوع۔ اور بخار دار مرض ہے۔ اس مرض میں مہین زبندہ خور و ہین سے نظر آنے  
والے اجسام کثرت تام خون میں پائے جاتے ہیں اور اس مرض کے سم کا خون میں غفی رہنے کا  
زمانہ عموماً دو سے تین دن اور بعض اوقات ایکس دن تک ہوتا ہے اس مرض کا سم انسان میں منتقل  
ہونے پر ایک مرض خاص میں نمود ہوتا ہے۔

ہفتم پلور و نیومونیہ۔ یہ مرض اکثر سینگ دار جانداروں میں پائے جاتا ہے یہ ایک عام مرض  
و بائی اور دیر درست شکایت ہے جس میں شش متاثر ہوتا ہے اس مرض کا سم خون میں غفی رہنے  
کا زمانہ دس دن سے تیس دن اس سے زیادہ یا کٹے مہینے ہوتا ہے اور یہ ایک انسان میں منتقل  
ہونے والا مرض ہے مکن ہے کہ جانداروں کے خون میں ہمارے مذکورۃ الصدر بیان شدہ  
مہلک سمیات امراض کے غفی رہنے کے زمانہ میں ان کا لگا گھٹ کر یا بطریقہ استنگ وغیرہ انسانی  
خوراک کے لئے ان کے مردہ کرنے کے معمولاً رواج پر ان کے جسم کا مسموم خون انکو ذبح یا جسم  
کے سب افعالی خون کے خارج از جسم نہ کرنے کے وجہ خارج از جسم حیوانات نہ ہو کر ان کے گوشت  
میں اس مسموم خون کے بعد موت کے معمولی جذبیت کی وجہ اس کے خورش پر انسان میں غالب  
ہے کہ مذکورۃ الصدر جانداروں کے امراض مہلکہ کا وقوع اور باعث ہلاکت ہو۔

سبب دوم صورت دوم عام امراض کے سمیات کا خون  
میں پیدا ہونے کی وجہ اس کا غیر قابل غذا براے  
انسان ہونا۔



حیوانات کے بدن میں غلظت کی مانجھی اور حیوانی غذائی تجارت ہمیشہ ششوں کے خود غرضی خصوصاً غیر مذہب  
خوار انسانوں میں وقوع امراض کے لئے ایک بڑی بہاری ہے جس سے ہزاروں قیمتی جانیں تلف ہوتی  
اور آئندہ ہو سکتا تھا کہ اسے سارے کل مذکور بیان کنندہ امراض کے علاوہ عملاً جسم حیوانات کے  
سیکڑوں بیماری اور طبعی جامہ امراض مثلاً بعض بیماریات اور امراض آلات اور خصوصاً ان کی ذات خون اور  
خون نون کے متعدد امراض مثلاً کثیر یہ یعنی خون میں سرن پیدا ہونا مرض رد و اشربلی پیسیہ و سوزش  
اکروہ اور سرن وغیرہ جن کے تفصیلاً بیان کو طوالت کے خوف سے ہم یہاں تحریر نہیں کر سکتے ایسے  
ہیں کہ جن سے مرضی ہونے پر جانداروں کے خون میں قسام کی باعث اخراج و سخت مضر و شے مدام پا  
جائے مگر جانداروں کو ان امراض سے بھلا حالت میں بھی بطریقہ اسلام فح کر دیا جاوے تو خون  
جس کے خارج ہو جانے سے ان کے کل انسانی غذائی خصوصاً آلات سے خصوصاً گوشت کا لامضر ہو جانا  
مکن ہے عملاً کہا انگریزی و کبابو نانی غرض جملہ طبایا انسان و حیوانات کے قریب قریب کل امراض کا  
دو دو خون کے مسموم ہونے پر ہی اطلاق کرتے ہیں جی وجہ ہے کہ ہر قوم و ملت کے اطباء نے  
اکثر امراض کے علاج میں قصداً یعنی جسم میں مسموم ہونے کے موجودہ مسموم خون کو کسٹھ دیا بھلا کر دیا ہے  
یا ان باعث اخراج امراض یا خون کو بہرہ خون خارج از جسم کر دینے کو اکثر امراض کے شفا کے  
لئے تجربہ بنیاد بہرہ غیر کر کے ہیں۔

سبب مسموم جانداروں کے خون میں امثالاً اقسام کے کیرے  
اور ان کے مخمون کی مدام موجودگی کے احتمال پر اس کا  
غیر لائق غلام ہونا۔

سالتوری ولیم ویمس کی طب حیوانات کے صفحہ ۷۷ سے صاف خیال ہے کہ انقسام کے کپڑے جہاں ان کے معدہ و انتون سے گردش خون یا خون میں داخل ہوتے ہیں اور بعض کپڑے آنتون کو چھینے یا جسم کے خون میں داخل ہوتے ہیں اور بعض جسم کے خون میں اپنا پورہ ڈیل وڈل حاصل کر کے اس میں بو و باش اختیار کرتے ہیں۔ سالتوری ولیم ویمس صاحب اس موقع پر کہتے ہیں کہ ٹیکو ووجانڈ کے دل اور شر یا نون میں کپڑوں کی موجودگی بذات خود دیکھنے کا موقع حاصل ہوا۔ ہم یہاں سالتوری ولیم ویمس صاحب کے طب حیوانات کے باب ۷۷ سے بعض کپڑوں کا بیان جو انسان کی زیر شہرہ و انتون کے خون وغیرہ میں پائے جاتے ہیں ہمارے ناظرین کے وقعت کے لئے اسس غرض پر ذیل میں تحریر کرتے ہیں کہ خون کے اصالتاً اعلیٰ کرنے یا غرضاً بوج جانداروں کے گوشت کے کھانے کے رواج سے انسان میں تکلیفات و امراض کے واقع ہونیکا اندازہ بخوبی کر سکیں۔

اول اسٹریگلکس فلاریہ قسم کے کپڑے پھر کپڑے یا ان کے تخم ہمراہ غذا جانداروں کے معدہ میں داخل ہوتے ہیں اور معدے میں باضہ کے تغیرات اس پر غیر اثر ہو سکی وجہ وہ محفوظ ہو کر وہاں سے آنتون میں داخل ہوتے ہیں اور آنتون سے کیل یا کمیوس یعنی غذائی اصلی مہیت کے ہمراہ وہاں کے عروق جاذبہ کی معرفت خون میں داخل ہوتے ہیں اور اب خون میں اپنا پورا ڈیل وڈل حاصل کر کے یا تو اس میں ہی قیام کرتے ہیں یا بعض اوقات بذریعہ خون کے گردش کے پھیپڑوں میں داخل ہوتے ہیں پھر کپڑے خصوصاً بھڑکے یوں میں پائے جاتے ہیں۔ جب ان کپڑوں کا دخول معدے میں ہو تو بدبو دار و زہنی تو ہرے آمیز دست جاری ہوتے ہیں اور جب شش کی بافت با اس کے مہولی دیوں میں داخل ہوتے ہیں تو سخت تکلیفات میں مبتلا ہو کر حیوانات فوت ہو جاتا کرتے ہیں ان کپڑوں کے اس مرض کو اصطلاح طب حیوانات میں موز یعنی کپڑوں کا مرض شش کہتے ہیں۔

دوم کڈو داسے کہ جب ان کپڑوں کے اندر مبتاثر حیوانات کے آنتون سے گردش خون

نہیں کہ سب کو اندرونی آلات مثلاً سر میں داخل ہونے میں تو جیذا میں وہاں بکھرے ہوئے ہوتے ہیں  
 یہ کہ جو کچھ ہم میڈیون کے سر میں کی بیرونی میں غشوف پاتے ہیں وہ یہی کیر ہے بن جگہ زبان  
 زیادہ ہیں ٹینسی نورس کہتے ہیں اور جب ان کیروں کے ذریعہ کثافت سر کے داغ جگہ شش گرو  
 اور گروشت جسم میں داخل ہوتے ہیں تو یہ ان آلات میں بکھرے ہوئے چھوٹے چھوٹے آبلوں یا آبی  
 مینوں کے بعض وقت ان آلات کی جھلیوں میں چھوٹے چھوٹے کیسیوں کے تیار ہونے  
 ہر طور ایک نوعاً عام میں کیر کے غشوف ہوتے ہیں جگہ زبان یا مین میں میڈیٹڈر کہتے ہیں  
 انسان میں ان کیر کے پانچ حصے ہیں جو کہ خون یا گوشت وغیرہ کے کھانے میں آدین تو  
 انسان کی آنتوں میں چھوٹے چھوٹے طور میں پائے جاتے ہیں کئی گز تک ترقی کر کے کہ وہ اپنے  
 حصے سے بڑھ کر وہ ان کی مفرات انسان میں غشوف کے نقص جہاں میں رہ جاتے ہیں ان کیروں  
 اندر سے اندرونی آلات انسان بن جاتی ہیں یا ان سے میڈیٹڈر پیدا ہو کر سخت تکلیفات

ان میں ہوتے ہیں۔ ان کیروں کے کھانے  
 مسموم اسٹریٹس کیر و رس قسم کے کیر۔ ان کیروں کے کھانے  
 انسان کے جسم میں چھوٹے چھوٹے جانداروں کی آنتوں سے خون میں داخل ہو کر شش میں پہنچتے ہیں اور  
 یہاں وہ آغاز ہو کر شش میں ہوتے ہیں شش میں ان کیروں کے نمودار و قیام سے علاوہ کھانے  
 وغیرہ سخت تکلیف دینے لگتے ہیں کہ ان کیروں کا وٹ پیدا ہو کر جانداروں کی روح اپنے قالب غاصری سے  
 تیار رہتے ہو جاتی ہے پھر مرض خصوصاً کچھ روز میں ہوتا ہے جبکہ کچھ روز کا مرض ہو کر کہتے  
 ہیں۔ اور یہ کیر کافی وغیرہ چار پانچ میں نمودار نظر آتے ہیں۔

جہاں رم و مسمومہ قسم کے کیروں سے مرض رات جو بھیر پون کا نہایت مہلک مرض ہے  
 پیدا ہوتا ہے یہ کیر بہت نوعاً عامی میں آنتوں سے خون اور خون سے جگر میں گزر کر وہاں

قیام کرتے ہیں جن کے قیام سے جگر کی ایک مہلک شکایت پیدا ہوتی ہے ۔  
 پنجم اسٹر انگیلس قسم کے کیڑے بچہ کیڑے چار پائے گھوڑوں وغیرہ میں ان  
 کے گروے ۔ شانہ اور آنتوں کی مفلوفہ جھلی کے اندر بذریعہ خون کے داخل ہو کر قیام

کے تکلیفات کے باعث ہوتے ہیں ۔  
 ششم فلاریہ پالی اور قسم کے کیڑے ۔ بیل دگھوڑوں وغیرہ کی آنکھ کے  
 اندر وئی حصہ میں آنتوں اور شش کی مفلوفہ جھلیوں میں اور شکم کی جھلیوں اور دماغ کی جھلیوں  
 میں بذریعہ خون وہاں داخل ہونے سے پائے جاتے ہیں ان کیڑوں کے آلات مذکورہ کے  
 جھلیوں میں نمود پر قیام کی تکلیفات پیدا ہوتی ہیں ۔

ہفتم اسٹر انگیلس آریٹس قسم کے کیڑے ، خصوصاً گھوڑوں میں انکی آنتوں بلبہ  
 اور فوطوں میں بذریعہ خون یا گردش خون کے وہاں داخل ہونے پر پائے جاتے ہیں اور اکثر  
 ان کیڑوں کے تخم معرفت پانی کے معیہ سے آنتوں میں اور یہاں سے خون یا طرف خون  
 میں ہوتے ہیں اور یہ اکثر شریانون میں خلو پیدا کر کے وہاں پر جفت کرنے کے لائق آغا ہو کر آنتوں  
 میں پھردا پس جاتے ہیں ان کیڑوں سے ہی اکثر درد و تکلیفات پیدا ہوتے ہیں ۔

ہشتم اسٹر انگیلس سنگام قسم کے کیڑے ، پھر مرغان خانگی کے  
 پیٹھ کے ہوائی نالیوں میں اور زرخہ میں معرفت غذا خون میں اور خون سے ان آکون میں  
 داخل ہوتے ہیں ، ان سے بھی کم و زیادہ تکلیف ہو کر جاندار اکثر مر جاتے ہیں ۔

نہم ڈسٹومیر لیانسی اولیٹم قسم کے کیڑے ، یہ مینڈیپیون بکریوں  
 وغیرہ چارپایوں میں ان کے پتے یا پتے کے نالیوں میں پائے جاتے ہیں ۔ اس قسم کے  
 کیڑوں کے بعض اقسام جانداروں کے دل اور طرف خون یا خون میں قیام کرتے ہیں ۔

دہم سٹی سیرس بوس قسم کے کیرے، سنگ و ارجار پاؤں کے گوشت میں بذریعہ  
معدہ آنتین اور خون کے داخل ہوتے ہیں۔

پانزدہم سینورس سری بریس قسم کے کیرے، چرنہ جانوروں کے ذات و مانع میں  
بذریعہ معدہ و آنتین اور خون کے داخل ہوا کر مقیم ہو جاتے ہیں۔

دوازدہم عسکینو کاس و میٹیر موزم قسم کے کیرے جانداروں کے  
جگر دل شش اور ہڈیوں میں بذریعہ معدہ آنتین اور خون کے داخل ہوتے ہیں۔

سیز دہم سٹی سرکس ٹینینو کاس قسم کے کیرے سینڈ ہیون کے  
جگر اور ان کے صفروای نالیوں کے دیواروں میں شش دل و آنتون کی طرف جھلیوں میں  
سینہ اور شکم کے درمیانی پردوں میں بذریعہ معدہ آنتین و خون کے داخل ہوتے ہیں۔

چہار دہم ٹینینہ انفنڈی بولی فارس۔ پانزدہم ٹینینہ پراگلو ٹینینہ۔

شانزدہم ٹینینہ کراسولا۔ ہفدہم ٹینینہ بالیس۔ ہش دہم ٹینینہ لیانسہ  
اولیٹہ۔ نوز دہم ٹینینہ شیگرا۔ ہستم ٹینینہ سیونوزہ۔ ہست ویکم ٹینینہ

فیاسی ایٹینہ۔ یہ سب قسم کے کیرے عام مرغانِ خانگی عام مرغانِ آبی کبوتر اور دوسرے  
خانگی پرندوں کے خون وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ ان سب کیروں کے نمود پر سبق الکر

جانداروں میں اکثر ہلکے یا سخت و مہلک امراض نمود ہوتے ہیں۔ اب ہمارے مذکورہ الصد کیروں  
کے بیان سے ہم پر صاف منکشف ہوتا ہے کہ خون کے اصالتاً یا غیر مذبوح جاندار کے گوشت میں

خون کی بعد موت کی معمولی جذبیت پر اس کے غذا و خورش کے رواج پر انسان میں مذکورہ الصد بیان  
کنندہ کیروں کے تخم معدہ و آنتون سے خون میں داخل ہو کر وہاں کے قیام سے اپنے ذیل

تو ذیل میں ترقی پا کر انتہام کے تکلیفات و امراض کے باعث ہو سکتے ہیں یا یہ کیرے دیا ان

کے انڈے آنتوں سے داخل خون جسم انسان ہو کر وہ اپنی اصلی حیثیت یا شکل دیگر آغاز پاکر اضافہ کے تکلیفات کے باعث بھی ہو سکتے ہیں دیا داخل خون جسم ہو کر کسی مخصوص مرض کی صورت میں نمود ہوتے ہوں۔ ان کیرٹوں کا بوقت پکوائے جانے گوشت کے گرمی سے مرکب لا مضر ہو سکتا ہیں بڑا احتمال یا اکثر غیر ممکن ہے۔ اس امر میں دیکھو ڈاکٹر فٹ صاحب کی ذاتی رائے لحم خنزیر کے نقص چہارم بیان کرم خنزیر کے اخیر حقتہ میں۔

**سبب چہارم جانداروں کے بعض مخصوص سمی اشیاء کے خوراک کی عادت پر خون کا مسموم ہو کر غیر قابل غذا برائے انسان ہونا۔**

ڈاکٹر لائن صاحب اپنی کتاب مڈیکل جوس پر وٹنس مطبوعہ ۱۸۷۴ء میں یون تحریر کرتے ہیں کہ چند حیوانات سمیات کے اثر سے محفوظ رہتے ہیں جو سمیات کہ انسان میں بشدت تمام یا نہایت بد اثر پیدا کرنے کے باعث ہوتے ہیں۔ کبوتر اکثر افیون کی سمیت سے مسموم نہیں ہوتے اس طرح ملک کنیڈا کے تیترون میں بریریز کے خورش پر جو ایک قسم کا سم دار پھل ہے گولی نقصان نہیں پائے جاتا۔ خرگوش بلا ڈونڈ اور راڈون ڈران کرانی سمیاتی قسم سمی ہاہل نباتات کے خورش پر انکی سمیت سے موثر نہیں ہوتے اور ٹوکس پر پھر کچلہ ساخت ہلاکت زہری سمیت بالکل موثر نہیں ہوتی اس طرح بکریوں میں عموماً اقسام کے سمی یا مضر نباتات مثلاً نذر۔ و متورہ۔ افیتھون۔ سینڈ۔ سورجیان۔ تباکو وغیرہ کی خورش پر کوئی سمی علامات پائے نہیں جاتے اس قسم کے زہری نباتات کو کھائے ہوئے جانداروں کا مسموم ہونا

یا صائیا مردہ یا ان کے غیر مذہبی حالت میں بہرہ گوشت انسان کے کھانے میں آتی تو وہ ان سمیت  
 کی پوشیدہ سمیت کی وجہ مسموم ہو کر بڑے بڑے تکلیفات اٹھاتا ہے اور بعض اوقات ہلاک بھی ہو جاتا  
 ہے بعض تہی حشرات الارض جنکی پیدائش خصوصاً گھاس و نباتات وغیرہ نباتات میں ہوتی ہے اور اکثر  
 بچہ بہرہ گھاس و نباتات چرند جانداروں کے کھانے میں آتے رہتے ہیں کی عادت ہو جانے پر اکثر ان میں  
 کوئی ہضرت عیاں نہیں ہوتی، لیکن ایسی سمیت جانداروں کے خون میں چندے یا بدیر باقی رہتی  
 ہے ان حالات میں جانداروں کا خون اصلاً یا ان کے بعد موت و یا ان کے غیر مذہبہ حالت  
 میں اس خون کے گوشت میں جذب ہو جانے پر اسکی خورش سے اقسام کی تکلیفات کا سخت احتمال متا  
 ہے اس طرح اکثر پرند اور مرغان خانگی سانپا، بچھو، مکڑی، مکھیاں و زنبور وغیرہ قسم کے  
 زہریلے کیڑے اور اقسام کے زہریلے پتنگ بغیر کسی نقصان کے مضہم کر جاتے ہیں جن کے دودھ یا غیر  
 مذہبہ گوشت انسان کے خورش پر مزہ کر تکلیفات ہو سکتے ہیں۔ اکثر حشرات الارض سے خصوصاً مکہ میں سمیت  
 سمیت کا احتمال تھا ہے کیونکہ یہ ایک ایسا بلا نوش کیڑا ہے جو سب زہری نباتات موسے اس کے  
 مردہ حیوانات اور انسان کے مردہ اجسام کو بعد وفات ان کی حالت شر میں جبکہ ان میں اقسام کے  
 مضہم سمیات پیدا ہوتے ہیں کھا کر باقی رہتا ہے اور غالباً ان سب پرندوں میں بھی سمیت کا احتمال ہو  
 سکتا ہے جو دیک کو کھایا کرتے ہیں۔ عموماً پرندوں کے خون میں چونہ ان کے لکڑہ پتھر کی خورش  
 کی عادت کی وجہ مذہم بکثرت پایا جاتا ہے جو چونہ ان کے اندوں کے اندر ولی اصلیت کو سیرونی خورش  
 اور ناجائز گرجی اور سیرونی صدات سے محفوظ رکھنے کے لئے بطور ایک پوست یا پوشش سیرونی  
 میں جھلکوں کے مرتب کرنے میں کام آتا ہے تو یہ چونہ پرندوں کے عموماً لاذیج کرنے کے رواج  
 سے بہرہ خون خارج از جسم ہو کر ان کے گوشت کو اپنے لازمی کثافت سے پاک کرتا ہے ہر شئی  
 (سوائے بعض زندہ کیڑوں اور ان کے تخمیں اور بعض زندہ ہیں خور و بین سے نظر نہ لے لے

اجسام کے جو خون میں ہاضمہ کے تغیرات سے محفوظ رہ کر اصالاً داخل ہوتے ہیں (جسکو کہ خواہ انسان و حیوان داخل مدہ کرتے ہیں تو اسکی اصلی ہامیت بذریعہ فعل ہضم مرتب ہو کر معرفت انتون کے خون میں بتدریج داخل ہوتی جاتی ہے اور جب پیدہ ہامیت لائق جسم ہو تو تب جسمی عضو و آلات کی بنا و ٹولن کے مرتب کرے ہیں حسب ضرورت مستقل ہوتی جاتی ہے اور جب کبھی پیدہ لائق جسم ہو تو خون اس ہامیت کی سمیت سے سبکدوش ہونے کے لئے شش گروے و پوست جسم وغیرہ میں جس طرح سمیت اس میں انتون سے ہم مرد داخل ہوتی جاتی ہے اسی طرح بتدریج بار بار اس سمیت کے ذخیرہ کو پہنچا دیا کرتا ہے تو آلات مذکورہ اس سمیت خون کو براہ تنفس و پیشاب پسینہ کے رفتہ رفتہ خارج از جسم کرتے ہوئے جسم کو ان سمیات کے لازمی حد سے محفوظ یا اسکو صحیح و سالم رکھنے کے سعی ہوتے ہیں۔ پیدہ سمیت خون سے خارج ہونے کے لئے حسب مقدار رسم کے کم یا زیادہ عرصہ کی ضرورت یا اکثر کم از کم کئی گھنٹوں کی ضرورت لاحق ہوتی ہے بعض قسم کے سمیات داخل خون ہو کر بخلاف خارج از خون ہونے کے اکثر اس میں مجبور ہو جاتے ہیں اور بعض ہستہ ہستہ کئے یا دم میں خون یا جسم سے خارج ہوتے ہیں۔

غالب ہے کہ ان سب حالات میں ایسے مسموم خون کے اصالاً خورش یا مردہ یا غیر مذہبون جانداروں کے گوشت کے اکل پر انسان میں باعث تخلیقات و ہلاکت ہو تو ایسے خون کے لازمی احتمالات کے دفع کی غرض پر جانداروں کے گوشت کو معزول ہامیت کرنے کے لئے بخلاف انکو رواجا کھا گھٹ کر یا سر پر صدر پہنچا کر مردہ کرتے اور ان کے اجسام کا لازمی مسموم خون کے جذب جسم کرنے کے سعی ہونے کے اگر انکو حسب راجع اہل اسلام فرج اس غرض پر کروایا جاوے کہ ان کا دم لائق احتمال مسموم خون ان کے جسم سے خارج ہو کر ان کے اجسام خصوصاً گوشت کو اس احتمال سمیت سے سبکدوش کرے انسان کے لئے غیر مضر غذا بناوے تو



کیا یہ عمل ہمارے مغزِ صحت پسند غیر مذہب و روحِ اقوام کی صحتِ قایم و برقرار رکھنے کے لئے واجب القدر  
 اور لایقِ رواج نہ ہوگا فالنتظر و یا اولیٰ الا نظر بعض جانداروں کا خون خصوصاً مشکلی  
 ہرن اور خرگوش - کبوتر - مرغانِ خانگی - تیتل - لوہے اور بٹیر وغیرہ اگر اصلتاً یا بعد موت خون  
 کے لازمی حیثیت پر ہمراہ گوشت انسان کے کھانے میں آویو بد رجز غایت حرارت پیدا کرتا ہے  
 اور بعض اوقات سخت باعثِ مہفرت بھی ہوتا ہے عموماً مشک کی بد رجز غایت جارخاصیت سے تو ہر  
 کوئی واقف ہیں جو کہ نر آبو مشک کے جسمی خون سے مانند دوسرے جسمی رطوبات کے بمعرفت اُس کے  
 ناف اور فوطون کے درمیانِ غدد و دون سے بصورتِ تسبیال ایک کیسے میں مجموعہ ہوتا ہے جسکو  
 خشک کرنے پر خشک کھلاے جاتا ہے خرگوش کے خون کا نسبتاً اور حیوانات کے خون سے  
 زیادہ تر جارہو نیکی و جڑی ہے کہ وہ دواء خصوصاً امراضِ اطفال میں استعمال کیا جاتا ہے۔  
 عموماً مکمل جانداروں کا خون نسبتاً اُن کے گوشت کے اپنی طبیعت میں زیادہ تر جارہو ہوتا  
 ہے درجہ درندے اپنے شکار کردہ جانداروں کے خون کو بمقابلہ اُن کے گوشت وغیرہ کے اکثر بڑے  
 رعبیت سے کھایا کرتے ہیں جسکی مدام خورش کی عادت پر اُن میں یہی اس کی جارخاصیت کی وجہ  
 خصوصاً بد رجز غایت تیزی خود عرضی - لاثملی - جنگی جوئی - شترت وغیرہ رومی وغیرہ سے  
 بدفعال پیدا ہوتے ہیں تو کہا اس خون کی غذاء استعمال پر انسان میں نہایت نازیبا و بد اخلاق  
 افعال منکورہ پیدا ہونے کا کامل اطمینان نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر جارج بلاک صاحب کی کتاب گید  
 توہمت کے صفحہ ۱۳۸ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یورپ میں خون کے غذاء استعمال کا  
 رواج عام طور پر جاری ہے۔ ایک مرکبِ غذا جس میں خنزیر اور بڑے جانداروں کے خون پر مرکب ہوتا ہے  
 اکثر یہی بلاک پوڈنگ کہتے ہیں اکثر کھایا جاتا ہے اس موقع پر ڈاکٹر جارج بلاک صاحب فرماتے  
 ہیں کہ ہمراہ خون ایک زاید مقدار میں نسبتاً دار و رومی یا چربی دار اجزا اس میں پوری یا ضروری

غذائیت کے پیدا کرنے کے لئے شامل کرنا لازم آتا ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خون کے اصنام  
غذائی استعمال کے رواج پر اس کے پورہ پرورش دار ہونے کی خاصیت خاص کی وجہ انسان  
میں نقص پرورش کے جہت پر اقسام کے در دو تکلیفات پیدا ہوں ٹھوٹا خون میں اقسام کے  
جسمی بناوٹوں اور لعابات و ریزنات کے مرتب کرنے والے مختلف ذائقہ کے اجزاء کے  
شامل رہنے سے اگر اسکو غذا استعمال کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ یہ ایک بد مزہ اور غیر مرغوب  
و مکروہ الطبع شئی ہے سو اس کے بخون کی نسبتا کوئی اور جسمی بناوٹوں کے بدرجہ غایت  
بسامدی جس کے سونکھنے سے طبیعت میں سخت غشیاں پیدا ہوتا ہے اور یہ بواس کے  
پکولے جانے پر بھی کم نہیں ہوتی اور نہ ذائقہ اس کا درست ہو سکتا ہے۔ اگر بالفرض اس کو پکول  
کھایا جاوے تو یہ دیر پھم ہونے کی جہت پر اکثر در دو قوی نفع شکم وغیرہ پیدا کرتا ہے اور  
بعض وقت ہلکے دست جاری ہوتے ہیں اور سخت حالات میں شکم میں بوجہ طبیعت میں پستی  
قی و دست در و سر و تنگی سیدہ میں سوزش غشیاں وغیرہ غرض جملہ قصور باضمہ کے علامات  
پیدا ہو جاتے ہیں انسان میں قصور باضمہ سے بد نتائج کا واقع ہونا محسوس خنزیر کے نقص  
چرخ میں مرقوم ہے۔

انڈین میڈیکل کارڈ مورٹواہ می (پہلی) ۹۶ء کے صفحہ ۳۰۶ میں معینان جاندار و کل خون  
بطور غذا استعمال شدہ اسسٹنٹ سر جے جے کرشن داس صاحب یون تحریر کرتے ہیں کہ چند  
اہام کے قبل ایک ایسی شخص بنام بھگتو جس کی عمر قریب پچاس سال کے ہوگی میرے دو اذنانہ میں اس  
کے شکم میں در و اور شکم بدرجہ غایت پھولا ہوا تھا میں نے اس شخص سے اتنا سخت در و شکم  
ہونے کی وجہ دریافت کیا تو اس نے کہا کہ یہ ایک بیک پیدا ہوا آخر میں اس کا سبب مجھ کو معلوم ہوا  
کہ خون بزر کو حسبِ دل پکوانا اس شخص نے پچھلی رات کو کھایا تھا جسے خون بزر کو ایک پیالہ میں وقت

فنج مجموع کیا اور بعدِ رحم جانے کے اسکو توتے پر مہر روغن نک و مصلح بہونکر ایک بڑی مقدار  
 میں کھایا۔ ہمارے معزز الزفاف و صحت پسند ناظرین کہا یہ سب ہمارے پیش قیامت و لایق قدیم سبق الذکر امور  
 خون کے غذا و استعمال کو اس کے مضر صحت ہونیکے یقین پر فراتہ انسان کو مضر و کی کے جانب رجوع یا اسکو مجبور کرنے  
 کیلئے کافی متصور نہیں ہو سکتے یہی وجہ ہے کہ اصول اسلام میں خون کو اس کے حملہ بیان کنندہ مذکورۃ الصد لانی و  
 احتیالی سمیت ہمارے موجب کلیتاً و مضر و ہلاکت ہونیکے یقین پر غذا و حرام ٹہرایا گیا اور اس لازمی اور احتیالی مسموم  
 و فاسد خون سے حیوانات کے اجسام کو مضر و ان سمیت اور ہمارے لئے غذا و لایق استعمال کرکے جہت پر انکو فوج پینے لگے  
 کے دونوں جانب شرائین اور و ردہ کو (جو دل پینے خزانہ خون کے نہایت قریب ترین اور جن سے جسم کا قریب  
 قریب کل خون بزودی تمام خارج از جسم ہو جاسکتا ہے) کا ٹاس غرض پر مقرر کیا گیا ہے کہ انکے تمام کلم لازمی  
 اور احتیالی مسموم و فاسد خون اخراج پا جاوے۔ مخفی نہا و پھیلین کے تمام جسم کا خون انکے وقت نزع یا جذب  
 قبل از مرگ (خلاف انسان و حیوانات کے کل خون کے جسم میں جذب ہو جانے کے) ان کے شش پھوٹ  
 میں مجموع یا جذب ہو جاتا ہے جو غیر لایق غذا ہے اور جکو نکالکر پھینک دینے سے کسی قسم کا احتیال یا غریبی سمیت  
 پھیلیوں میں ہاتی نہیں رہتی ہے غالباً ہی سب کچھ پھیلیوں کو فوج کرنا چاہئے نہین قرار دیا گیا۔

ہمارا اسلامی طریقہ فنج نسبتاً گلا گھسنے۔ سر یا گردن پر زخم لگانے۔ گردن کے ہٹکے  
 توڑنے۔ قتل کرنے براہ انکھ و داغ کو صدر پر پہنچانے۔ گرم یا سرد پانی میں ڈوبنے۔ دست دبا  
 باندھ کر گاہن ڈالنے زندہ قطع و برید کرنے وغیرہ جو جانداروں کو مردہ کرنے کے جدید طریقہ اعتبار سے  
 جذب اقوام غیر کے ایک ایسا ہے کہ جس میں علاوہ جانداروں کے اجسام کو مضر و ان سمیت کرنے  
 اور بہترین طبعی فوائد کے پورہ حصول کے ہمارے لایق ترین و رحم جانداروں کو غیر جائزہ و ناروا  
 اور فضول و گران مذکور بے رحمانہ طریقوں کے وقت عمل کے غیر متحمل تکلیفات موت سے معقول کرنا  
 بھی مد نظر رکھا گیا ہے جو ہر ذی رحم انسان کا شیوہ یا اس پر پھر امر و اہیات سے معقول ہو سکتا

ہے۔ جانداروں کو بالائد کو رشده غیر واجب طریقوں سے موت نازل کرنے اور ان طریقوں سے جانداروں میں ایذا و تکلیف کا اندازہ ہم پر انسان و خواہ حیوانات پر موت نازل ہونے کے طبعی طریقوں کی وقعت سے حاصل ہو سکتا ہے۔

ہمارے جدید حکمت غربی کے معتبر طبوں میں جسم انسان و یا حیوان پر کل امراض اور جملہ صدمات سے موت نازل ہونے کے صرف تین طبعی طریقہ لکھے ہیں۔ اول طریقہ موت بمعرفت شش بہ وجہ تنفس کے بند ہونے کے۔ دوم طریقہ موت بمعرفت دماغ بہ وجہ بیہوشی طاری ہونے کے۔ سوم طریقہ موت بمعرفت دل بہ وجہ گردش خون کے موقوف ہونے کے۔

## طریقہ اول موت بمعرفت شش بہ وجہ تنفس کے بند ہونے کے

اس قسم کی موت میں وہ سب اسباب شامل ہیں جن سے ہوا شش میں داخل ہونے کے مانع ہو۔ مثلاً لگا گھٹنا پانی میں ڈبونا وغیرہ عموماً اقسام کے پرند وغیرہ جانداروں پر یہی تنفس بند کر کے ان پر موت نازل کریں گا طریقہ اکثر مالک ایشیا یورپ اور امریکہ وغیرہ کے غیر مذہب و خوار انسانوں میں رائج ہے۔

اس قسم کی موت میں جسم انسان و حیوانات کے وہ سب مادیات (دیکھو بیان خون کے مضر مادوں کا اخراج بذریعہ تنفس کے) جو خارجی فعل تنفس سے انسان میں اس کے پھیپھڑے کے قیر بناستہ کرڈالنے پر کاس لکھہ خانون (جو حیوانات و پرندوں میں ان کے خب مقدار جثہ کم یا زیادہ ہوتے ہیں) سے ہر منٹ میں اٹھارہ اوقات (یا حیوانات میں اس سے کم یا زیادہ اوقات) اقسام کے مضر سمیات جن سبب سے صرف ہلک سم کاربانک آکسڈ کی مقدار انسان میں فی گھنٹہ قیر بناستہ تو لہ ساٹھ چھ ماشہ ہوتی ہے خارج از خون ہو کر جسم کو ان مضر مادوں کی لازمی سمیت

سے سبکدوش کرتے ہیں جب کبھی تنفس بند یا جاری نہ رہے تو پھر شمی مادے بہ ہرہ خون  
 خارج از جسم ہوں کر خصوصاً اپنی سمیت سے بمعرفت گردش یا دوران خون و مانع کو جو بدبرد  
 اور حاکم جسم ہے مسموم یا اسکو مفلوج باہین غرض کرتے ہیں کہ اسکی مفلوجی یا مردنی سے  
 خون کی گردش جو مانع کے بالکل زیر حکومت ہے بند ہو جانے پر جسم انسان ویا حیوان  
 پر نقص پر درش وغیرہ کی وجہ موت نازل ہو جاوے اگر کوئی ایک جاندار کو مردہ کرنے کے لئے  
 اسکا تنفس بند کر دیا جاوے تو اس کے سینہ و شکم کے عضلاتوں میں سکر اسٹ پیدا ہو کر  
 وہ سخت ہو جاتے ہیں اگر پرند جاندار ہو تو شدت پھر بھڑاتا ہوا یا چرند جاندار ہو تو شدت ترپٹتا  
 ہوا اپنی ناک کو لابی اور تھنوں کو پھیلا کر اور زبان منہ سے نکال کر ٹری یا اس و امید سے اپنی  
 زبیت برقرار رکھنے کے لئے متواتر دم لینے کی نہایت سخت کوشش کرتا ہے انہیں خون کے  
 رس جانے سے سرخ اور سبب سخت و سخت کے کشادہ و بے حرکت یا گھومتے ہوئے نظر  
 آتی ہیں پھر سب سخت و سخت انگیز حالات چندے یا حسب مقدار و طریقہ رکاوٹ تنفس کم و زیادہ  
 (نرگاؤ میں کم از کم بارہ سے ۵۰ منٹ) جاری رہ کر دوران سرخ یعنی اعصاب میں سخت جھٹکے  
 پیدا ہو کر بدحواسی اور بیہوشی میں اخیر موت میں بالعد بول و ہزار اکثر قطع ہو کر کل زندگی کے  
 ظاہری آثار موقوف ہو جاتے ہیں اور اب دل و نبض یا گردش خون بندے جاری رہ کر موقوف ہو جانے  
 پر جاندار مردہ ہو جاتا ہے اور ایک نرگاؤ پر پھر مردنی بیٹل سے تیس منٹ میں طاری ہوتی ہے  
 اس طور پر مردہ کئے ہوئے چند جانداروں کی قابل رحم روح نالہ بیدار کرتی ہوئی بڑے بڑے  
 و سخت انگیز درد و صعوبات میں گرفتار (نبرہ بھٹیر چوہہ اور نرگاؤ و نیسٹ یا کبھی اس سے زیادہ وقت  
 میں) بحالت خیر جائز مجبوری اپنی عزیز جاسے قیام لینے جسم سے کنارہ کش اس لئے ہوتی ہے کہ وہ  
 ذمی ہمدرد اور ذمی عقل و ذی نطق حیوانات خود پسند کی غذا ہوا و بے زبان مظلوم و معصوم کا ظالم

خود غرض اور نفس پرست پر احسان شرمناک باقی رہے۔  
 جانداروں کو اس طور پر مردہ کر کے حاصل کیا ہو گا گوشت بد ذائقہ بدرنگ یعنی گھر سیاہی  
 مائل سرخ و سخت نفرت خیز یا بساندی ہو اور کسی قدر بکچھڑتا ہے اور یہ تبدلات گوشت میں خون  
 کے جذب رہنے کی وجہ پیدا ہو سکتے ہیں۔ عموماً اس طور پر مردہ شدہ جانداروں کے گوشت میں  
 بہت جلد ٹرن و عفونت پیدا ہو کر وہ غیر قابل غذا ہو جاتا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ گرم ممالک  
 کے موسم گرما میں اس طور پر مردہ شدہ جانداروں کا گوشت چودہ سے چوبیس گھنٹوں میں  
 عفونت پیدا کر کے غیر قابل غذا ہو جاتا ہے۔

**طریقہ دوم موت بمعرفت دماغ بوجہ بیہوشی طاری ہونیکے۔** اس  
 میں عموماً وہ سب اسباب شامل ہیں کہ جن کے ذریعہ سے دماغ کو صدمہ پہنچا کر اس کے مغلوبی  
 کے باعث ہو کر حیوان مفروضہ بر موت نازل کریں۔ مثلاً سر پر پتھر یا لکڑی وغیرہ سنگین شئی  
 مارنا یا تیز نوکدار شئی انہی سے دماغ پر صدمہ یا زخم پہنچانا۔ دماغ کو کوئی نوکدار شئی سے بہ معرفت نگاہ کے  
 زخم یا صدمہ پہنچانا لگدی میں تیز نوکدار آلہ کے زخم سے دماغ پر صدمہ پہنچانا نسبتاً ان سب طریقوں کے ہمارے  
 مہذب و یرحم و ذی ہمد و اقوام پر واپاکہ و غیرہ دماغ کو براہ چشم یا گدی سر یا کہو پری پر زخم پہنچا کر جاندار کو مردہ کر کے  
 طریقہ کو بہترین سمجھ کر فی الحال اپنے میں رواج دے رکھے ہیں دماغ کو ضرب سے صدمہ پہنچا کر جاندار  
 کو مردہ کرنے کے لئے اکثر مالک یورپ امریکہ وغیرہ میں ایک نیزہ سالوہے کا ہتھیار استعمال کرتے  
 ہیں جس کی لاسبائی قریب چھ فٹ یعنی چار ہانڈلی اور گندگی یا قطر ایک یا دو انچ کا اور اس آلہ کی ایک  
 انتہا مانند نیزہ کے نوکدار ہوتی ہے اس ہتھیار سے جانداروں کے سروں پر زخم لگاتے ہیں  
 جو اکثر چوک کہ جسم کے دوسرے جائیوں پر مثلاً گردن وغیرہ پر لگنے سے جانور مفروضہ پر سخت درد و  
 تکلیفات سے ایک مدت دراز میں موت نازل ہوتی ہے اس طریقہ کو زبان انگریزی میں

ایشنگ کہتے ہیں اور اس طریقہ ایشنگ سے ایک مدت قلیل میں جانداروں کو مردہ کر دینے کے لئے  
 آلہ مذکور سے متواتر جب تک کہ وہ مردہ نہ ہو جاوے ضرب کرنا لازم آتا ہے جو نہایت تکلیف دہ اور بے  
 رحمانہ طریقہ متصور ہو سکتا ہے اس طریقہ میں موت حسب المقدار صدمہ و باغ پر جلد یا آہستہ پیدا ہوتی ہے  
 اور ملک انگلستان وغیرہ میں آلہ مذکور کے زو سے اگر جانور مضروبہ جلد نہ مر جاوے تو ایک مہینہ لگتی  
 یا بہت آلہ مذکور سے سر پر ہونے ہوئے زخم کے درمیان داخل کر کے و باغ کو سامنے پیچھے تک  
 بہرہ حرام مغز کے پھیدے یا پھاڑتے ہیں تاکہ ان حاکم و منتظم جسم کو بے ہوشی کے پھٹ جانے پر جانور  
 مضروبہ کے تمام جسم پر مغلوجی اور گردش خون میں رکاوٹ پیدا ہو کر جلد مر جاوے اور یہاں  
 جانداروں کے مردہ کرنے کے اس طریقہ کو کیا پٹن سٹیپا بول اپنی کتاب گیٹ ٹویٹ انسپکشن  
 یعنی کتاب راہ نمائے معانیہ لحم کے صفحہ چہارم مطبوعہ لندن ۱۸۹۴ء میں یوں تحریر کرتے ہیں اگر  
 آلہ مذکور کی زو سے مضروبہ جاندار مردہ جاوے تو اس کے سر کے زخم سے و باغ اور حرام مغز میں  
 ایک مہینہ بیت اس لئے داخل کرتے ہیں کہ جانور مضروبہ کے جسم پر مغلوجی عاید ہو کر مردہ ہو جاوے  
 مابعد دو یا تین منٹ کے اس کے گلے کو کاٹ دیا کرتے ہیں تاکہ خون جسم سے نکلاوے  
 پہلے تو اس طریقہ ایشنگ میں سر پر سیگن و نوکڈر آلہ آہنی سے کہو پری کو توڑ کر و باغ پر زخم کئے  
 جاتا ہے اور اگر اس طریقہ کے ایک انداز میں کہو پری کو ٹیڑھے زخم پیدا ہو یا نیم چوک کر جسم کے دیگر مقامات پر لگا دو اس آلہ نوفاکے  
 متواتر ضرب کجاتی ہے حتیٰ کہ جانور مضروبہ پر متعدد زخموں کی وجہ بہ ترخم موت نازل ہو جاوے  
 یا بعد زخم و باغ پر گردش خون نہ ہو تو اس جسم زو و مغلوج ہو کر موت جلد نازل ہونے کے لئے جانور  
 حجرہ کے و باغ کو بہ موجر اعم مغز بذریعہ بید کے پہاڑ دیا جاتا ہے اسے بڑے بڑے بے  
 رحمانہ امورات کے قطع نظر بعض ہمارے مشہور مہذب غیر مذہب و خوار انسان جانور حجرہ کو  
 اس کے گھال ہونے کے دو یا تین منٹ کے گزر جانے پر اس کے بعد موت اس کے

حسم کے خون کے خارج کرنے کے بے سود غرض پر اس کے گلے کو کاٹ کر انسانی خود  
 غرضیوں اور اس کے آزار دہی اور بے رحمانہ حرکات کا خاتمہ کر دکھلاتے ہیں اول تو ان طریقوں  
 سے جاندار انتہا ورجہ کی تکلیف میں ایک عرصہ دراز تک مبتلا رہتے ہیں اور ثانیاً ان کے اجسام  
 سے پورہ پورہ خون نسبتاً اہل اسقام کے طریقہ ذبح کے خارج نہیں ہوتا۔ چنانچہ طریقہ ذبح  
 ۹۰ فی صدی خون خارج ہو کر جانور مذکورہ (بھیسٹر و بڑواہو) بدرجہ غایت تین منٹ اور  
 دس سکندھین بالکل مردہ ہو جاتا ہے (دیکھو طریقہ سوم) اب ہم یہاں اپنے ذاتی تجربہ کو  
 درکار کرتے ہوئے ذیل میں طریقہ بے مذکور سے موت نازل ہونے کا زمانہ اور خونی  
 اخراج کی مقدار کو ایک عیسائی ڈاکٹر ڈبوسا صاحب کا تجربہ مندرجہ اندین میڈیکل ریکارڈ مطبوعہ  
 یکم جون ۱۸۹۵ء کے صفحہ ۲۱ سے تحریر کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ڈبوسا صاحب فرماتے ہیں کہ جب  
 جانداروں پر موت بہ حسب طریقہ اسٹینگ نازل کیا جاوے تو حالت نزع پندرہ سے بیس  
 منٹ تک جاری رہتی ہے اور جہ جسم کے خون سے انٹھائیس فی صدی خون خارج  
 ہوتا ہے اور مردہ مالک میں (جہاں برفباری ہمیشہ ہوتی ہے) ایسے مردہ کئے ہوئے  
 جانداروں کا گوشت تیرہ دن سے زیادہ نہیں رہ سکتا ہے اور اگر بعد دماغ پر ضرب یا  
 صدمہ پہنچانے کے جانور مضروبہ کے گلے کے طرف خون کو کاٹ دیا جاوے تو ایسا جاندار  
 ایک عرصہ دراز تک تکلیف پاتا ہے اور اس کے جسم سے چوبیس فی صدی خون خارج ہوتا  
 ہے اور ایسا گوشت صرف پندرہ دن تک اچھا رہتا ہے۔ گوہم قبول کرتے ہیں کہ بطریقہ  
 اسٹینگ مردہ شدہ جاندار دن کا گوشت نسبتاً مقفئ بند کر کے مارے ہوئے جانداروں  
 کے گوشت سے البتہ کسی قدر ٹھیک ہوتا ہے تاہم بد ذائقہ۔ بدرنگ بدیا نفرت خیز و کڑی ہی بو  
 اور گرم زیادہ لچک ہوتا ہے جو ہندوستان سے گرم مالک میں جلد غیر لائق غذا ہو جاتا ہے۔



نسوم طریقہ موت بمعرفت دل بوجہ گردش خون کے موقوف ہونے کے . ہم پر  
 اگلے ہر دو بیان کنندہ طبعی طریقہ ہائے موت سے ظاہر ہوتا ہے کہ دماغ کو حدید پہنچانے اور  
 تنفس بند کرنے سے مراد صرف گردش خون کو بند کرنے کے سماعی ہونا ہے کہ جس واحد طریقہ سے  
 ہی جسم پر موت نازل ہوتی ہے یہاں اس امر کی ثبوتی کئے لئے ہم سالوتری ولیم ولیمس صاحب  
 کی طب حیوانات کے صفحہ ایک سو گیارہ کی تحریر زیرین پیش کرتے ہیں ۔ سالوتری ولیم ولیمس صاحب  
 فرماتے ہیں کہ حیوانی زندگی کی مداومت نامکن التفریق طور پر ملتی ہے . جسم میں خون کے متواتر  
 گردش کرنے پر جب تک کہ خون کی گردش جسم میں جاری رہتی ہے تب تک حیوانی زندگی قائم و  
 برقرار رہتی ہے اور جب یہ خون گردش موقوف ہو جاوے تو حیوانی زندگی کنارہ کش ہو جاتی  
 ہے ۔ ہمارے جانداروں پر مختلف طریقہ ہائے نزول موت کے تحقیقات دراصل یہ کہ متوجہ کرتے  
 ہیں ان مختلف رستوں کے دریافت کی جانب کہ جن کے ذریعہ سے خون کی گردش کی کامل موقوفی نثر  
 ہوتی ہو . اب یہ امر مسلم الثبوت ہو چکا کہ جسم حیوان کے خون کی گردش کی موقوفی سے ہی اُس پر موت  
 نازل ہوتی ہے تو اب ہم دریافت کرتے ہیں ان سب غیر مذکور خواہی نوع انسان سے جو در عرض برابر  
 راست خون کو خارج از جسم کر کے اُس کی گردش کے زود مانع یا موقوف ہونے کے باعث ہو کہ جانداروں  
 پر سہل موت نازل کرنے کے اسلامی طریقہ لائق قدر کے عمل درآمد کے در عرض ان کے سر و نیز زخم پہنچا کر  
 خون یا تنفس کو بند کر کے ان کے گردش خون کو ایک زمانہ دراز میں ان صورتوں سے موقوف کرنے کے  
 سماعی ہو کر ان پر ایک ہدایت خوفناک و لائق ترس و رحم موت ایک زمانہ دراز میں واقع کرنا کیا انسانی ہمدردی  
 کے مزیل اور اُس کے غیر لائق خود غرضیوں اور اُس کے ایذا دہی کا غایت درجہ مستوجب نہیں ہو سکتا فرض کریں  
 کہ کوئی ایک شریان خصوصاً بڑی مثلاً سپید بازو کی کٹ جاوے تو اُس کی کٹی ہوئی انتہا سے خون بہا شروع  
 ہوتا ہے اور یہ خون جس سرعت سے خارج از جسم ہوتا جاتا ہے تو ساتھ اسی سرعت کے دل جسم

دوسرے اعضاء منقسم ہونے والے خون کو بطرف عضو جسکی شریان کٹ گئی ہو بار بار روانہ اس  
 غرض پر کرتے جاتا ہے کہ خون کے پروسرشن دار خاصیت سے باز و - ساعد و ہاتھ محروم نہ رہ کر مردہ  
 یا لایق شرن و گلن نہ ہو جاوے اگر کئی موی شریان کی انتہا سے سیلان خون موقوف نہ ہو کر جاری رہے  
 تو دل جسم کے دوسرے اعضاء منقسم ہونے والے خون کو بہانگ بطرف عضو جسکی شریان کٹ گئی ہو روانہ  
 کرتے جاتا - حتیٰ کہ قریب قریب تمام جسم یا جگہ جسمی خون کا ایک بڑا حصہ خارج از جسم ہو کر جانور مغزو  
 پر موت نازل نہ ہو جاوے اگر نسبتاً بازو کے شریان کے کوئی ایک شریان جو بڑی بھی ہو اور دل لینے  
 خزانہ خون کے قریب تر بھی ہو تو ایسے شریان کے کٹ جانے سے خون جسم سے بزودی تمام اور  
 بمقدار زیادہ خارج ہونے کی وجہ جاندار دن پر جلہ موت نازل ہوتی ہے اگر کوئی ایک شریان جو علاوہ  
 بڑی اور دل کے قریب ہونے کے اپنے محاذی عضو کے ہم پلہ شریان سے اتنی قربت رکھتی ہو کہ ضرورتاً ایک  
 وقت واحد یا ایک دستین دو فون کٹ سکیں تو ان کے کٹ جانے پر خون بجلت تمام ایک نہایت قلیل حصہ  
 میں جسم سے خارج ہو کر بہ سرعت تمام حیوان مفروضہ پر موت نازل ہو جاتی ہے ہمارے جاندار ان پر  
 ان کے جسمی خون کو کامل طور پر خارج کر کے ان پر مودہل موت نازل کرنے کے لئے مذکور تعریفات سے  
 طبعی شریان کے لئے ان کے اجسام میں تجسس کیا جاوے تو ہم کو صرف گلے کے شریانوں کے دوسرے  
 کوئی اور نہیں پائے جاوینگے جانداروں کا گلا ان کے جسمی خون کو خارج کر کے ان پر مودہل اور بجلت تمام موت  
 نازل کرنے کے لئے ان کے اجسام میں ایک واحد جگہ ہے جس کے کاٹنے سے علاوہ ہر د  
 چاہی بڑے اور دل کے قریب ترین شریانوں کے دو بڑے وریدین معززہ جو ہوائی نالی ہے کٹ  
 جاتے ہیں - گلے کو کاٹنے کے واحد عمل سے گردش خون تو تنفس کی موقوفی اور بوجہ نہ گردش  
 کرنے خون دل غین مغلوبی غرض ہر سہ طریقہ طبعی موت مذکورہ ایک وقت واحد میں حاصل ہو کر بہت  
 ہی قلیل عرصہ میں حیوان مفروضہ پر موت نازل کرنے کا باعث ہوتا ہے -

عموماً اکثر درندے اور شکار کرنے والے پرندے اپنے مضبوط تیز و لا بہنے خدا واد و دانت و منقار و  
 سے اپنے شکاری جانداروں کو بہرہوت اور زور و مردہ کرنے کے غرض پر نسبتاً تمام جسمی جگہوں کے ہی  
 گلے کو پہاڑ کر خون کو بہا دینے کی قدر تعلیم پائے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام اپنے غورشی  
 جانداروں کے اجسام کو خون کے کل لازمی اور احتمالی سمیت سے پاک اور بغیر زور و دوسہل موت نازل کرنے  
 کے لئے ہی گلے کو کاٹنا جب کو اصطلاحاً فوج کہتے ہیں تو بیکر کر رکھتے ہیں اگر اہل اسلام کے حسب طریقہ  
 فوج ایک تیز و حسب ضرورت لاپنی پتھار سے گلے کے درمیانی حصے میں اڑے طور پر ایک ایسی جستی قوت  
 سے کاٹیں کہ گلے کے دونوں جانبی شرائین اور آوروہ بہرہ ہوئی نالی اور مری یعنی غذائی نالی کے قطع ہو  
 جاوے اور گلے کے پیچھے کے استخوان جن کو گردن کے منگے کہتے ہیں جن منگوں کے درمیانی استخوانی  
 نالی میں حرام مغز یا صلب رہتا ہے کٹ نہ جاوے تو اس غل سے حیوان مذبوہ کے جسم قریب قریب  
 سب خون یعنی ۹۰ فی صدی ایک ادنیٰ عرصہ نصف منٹ سے دیر صدمٹ میں خارج ہو جانے سے  
 جانور مذبوہ (بھیر - بڑ - آہو) بدرجہ غایت تین منٹ اور دس سکند (منٹ کا ساٹھواں حصہ)  
 میں بالکل مردہ ہو جاتا ہے اور یہ ہوشی جانور مذبوہ پر ۳ سے ۴ سکند میں طاری ہوتی ہے  
 اور ایسے مذبوہ جاندار کا گوشت ہندوستان سے گرم ملک کے موسم گرما میں کہ جب تجارت آفتاب  
 ایک سو چھ سے بارہ بلکہ بیشتر تک مطابق فارل ہیٹ صاحب کے مقیاس الحرات کے پوتی ہے تو  
 کامل دیر صدم سے دو دن یا چھتیس سے اڑتالیس گھنٹے تک اچھا اور بکھافت رکھا جاوے تو تین یا چار  
 دن تک غیر لائق غذا نہیں ہوتا اور موسم سرما میں کہ جب گرمی آفتاب کمتر اٹھیا تو درجہ کم ہو تو اگر  
 بکھافت رکھا جاوے تو چار دن تک اچھا اور چھ دن تک غیر لائق غذا نہیں ہوتا ہے۔ حسب تجربہ ڈاکٹر  
 ڈبھو صاحب (انڈین میڈیکل ریکارڈ بمبئی، ۱۸۸۵ء کے صفحہ ۷۴) اگر بطریقہ ایٹنگ و مبعہ  
 کھانا کاٹنے کے حیوان کشندہ کے جسم سے چوپن فی صدی خون خارج ہو کر اس کا گوشت سرد ملک میں

پندرہ دن تازہ رہ سکتا ہے تو اس حساب سے ہمارے طریقہ اسلام سے ۹۰ فی صدی خون خارج  
 شدہ جاندار کا گوشت سرد مالک میں تیس دن رہ سکتا ہے اور طریقہ یہودیہ (جس میں صرف نکلے کے  
 ظروف خون کو کاٹ کر خون بہا کر جاندار کو مردہ کئے جاتا ہے) سے حیوان کشتہ شدہ کے جسم سے  
 بہتر فی صدی خون خارج ہو کر اس کا گوشت سرد مالک میں اٹھارہ دن تازہ رہ سکتا ہے تو اس حساب سے  
 ہمارے طریقہ اسلام سے ۹۰ فی صدی خون خارج شدہ جاندار کا گوشت سرد مالک میں ساڑھے باون  
 دن رہ سکتا ہے۔ اگر جاندار ون کو قتل کر دیا جاوے تو اس عمل میں صلب کے کٹ جانے پر جسم  
 سے متعلق تعلقات و باغ کے دور ہو جانے کی وجہ تمام جسم میں مغلوبی اور گردش خون میں  
 رکاوٹ پیدا ہو کر حالت فحج کے خونی اخراج کے مانند خون خارج از جسم نہیں ہو سکتا ہے وجہ اس  
 کہ اسلام میں بوقت فحج صلب کا کاٹنا منع کر دیا گیا ہے۔ اور نر خرہ یا سہوائی نالی کے کاٹنے سے  
 عمل فحج میں غرض یہ ہے کہ حیوان مذبوہ کے فعل تنفس میں کمی خصوصاً خون جسم کے خارج ہوتے  
 رہنے کے زلمین پیدا ہو کر مذبوہ جانور پر بزودی موت نازل کرنے میں مدد کرے

## • لحم الخنزیر •

اور (حرام کیا) گوشت سور کا

یہ امر شان و عظمت اسلام کے خلاف ہوتا بلکہ اسپر ایک تاریک و تہمتہ تھا جو کبھی اس پاک جانور کا گوشت غذا اُس میں جائز قرار دیا جاتا۔

لحم خنزیر کے غذا استعمال کی برائیوں کو ہم ذیل کے ہفت نقصوں پر تقسیم کر کے ثابت کریں گے یہ انسان کے لئے ایک ناخوش و نہایت مضر اور لائق ترک غذا ہے۔

نقص اول۔ لحم خنزیر اپنی غلاظت خواری و نجاست پسندی سے ایم المرضی ہونا

نقص دوم۔ لحم خنزیرین جب ضرورت عام مفید جسم انسان اجزا کا نہ ہونا۔

نقص سوم۔ لحم خنزیرین گندالی سمیت کا موجود رہنا۔

نقص چہارم۔ لحم خنزیرین متعدد و کثیرون کا وجود پایا جانا۔

نقص پنجم۔ لحم خنزیر کا جملہ انسانی غذائی اشیاء سے دیر مضم ہونا۔

نقص ششم۔ لحم خنزیرین کثرت چربی پائی جانا۔

انقص سقتم۔ لحم خنزیر کی خوش بعض مخصوص امراض اور ایک سم کا خون میں مقدار زیادہ پیدا ہونا جس سم کو کار بانک آسڈ کہتے ہیں۔

## بیان نقص اول

خنزیر کا اپنی غلاظت خواری و نجاست پسندی سے واکم المریض ہونا۔ انسان کے جملہ خورشی یا غذائی حیوانات بلکہ عالم مخلوقات کے کل جانداروں کی ہیئت مجموعی اور انکی عادات کا تصور بننا خنزیر کی شہید عادات سے کیا جاوے تو بھیر علاوہ ایک بد وضع بد شکل سست و کابل ہونے کے۔ سردار گروہ حیوانات ناپاک بھی تصور ہوگا۔ بھیر اپنے وقت ولادت سے ہی ایک شدت کا غلاظت خواری بہنیں بلکہ روسے زمین کے زمرہ حیوانات ناپاکین بھیر ایک بڑا ضرب المثل زبردست بسیار خوار و بلا نوش جاندار ہے جو اپنی ازلی خواہش اشتہا کو فرو کرنے کے لئے کمیتوں اور مہر لوں وغیرہ خصوصاً غلیظ طعموں سے خواہ ان میں کسی ہی غلاظت یا نجاست کیون نہ ہو اپنے انسائی لائق شکم میں بھر لیا کرتا ہے بھیر اقسام کی غلاظت اور نجاستیں کھا جاتا ہے اور ان ہی کھائے ہوئے نجاستوں سے پیدا شدہ غلاظتیں یعنی خود کے بول و برا زمین جو بدرجہ غایت نجس و ناپاک ہوتے ہیں لت پت با ان میں ہمیشہ ڈوبا ہوا رہتا ہے۔ الغرض بھیر ایک زندہ جسم تو وہ غلاظت جاندار ہے۔ پس جب بھیر خیال کیا جاوے کہ ہمارے اجسام کے ہر ہر فرد عضو و آلات ماضی انہیں اجزاء کے ہیں کہ جنکو ہم اپنی خوراک کئے ہوں یا بھیر ہازی غذا کے خاص ٹکڑی تبدیلی وجود ہوں تو کہا بھیر خنزیر خوراک کے تصور کو کافی نہیں کہ اس کے جسم کے متعدد و اعضا و آلات سے (جنکو کہ وہ نہایت پاک و صاف سمجھتا ہے) کوئی ایک اس زندہ جسم تو وہ غلاظت جاندار کے نجس و ناپاک گوشت سے مرتب شدہ ہو ہر ایک انسان بے کم و کاست خصوصاً بچت شدہ اشیاء وغیرہ پانڈ

کا ایک مجموعہ یا ڈھیر ہے یا وہ اپنے متعدد خوردہ اطعام کا ایک جڑا اصل یا اختصار ہے۔

انجیل جدید کتاب متی کے باب ہشتم کے تیسویں آیت سے عیان ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جو حقیقتاً ایک جلیل القدر پیغمبر مہرگز سے ہیں ان ناپاک جانوروں کو فقط دیوؤں اور شیطانیوں کے غرق آب کرنے کے لئے ہی کام میں لائے تھے پس پھر ہرگز نہیں ہو سکتا کہ انکو اس سے کسی زیادہ مفید کام کے لئے استعمال کر سکیں پھر غمو مانا گیا ہے کہ جو شعی جس لائق ہوتی ہے وہ اسی طور پر مستعمل ہوتی ہے۔ سو اس کے دیکھو انجیل عتیق کتاب یونیس کے باب یازدہم کی مہتمم آیت کو جس کا ترجمہ یوں ہے "اور خنزیر جس کا کھرچا ہوا ہے لیکن وہ کجالی نہیں کرتا اس لئے وہ تمہارے لئے ناپاک یا مٹ ہے" ہم قبول کرتے ہیں کہ کیا انسان و کپا حیران بلکہ روئے زمین کے کل موجودات ایک خاص کام کے لئے مبعوث ہوئے ہیں ولیکن ہم بعض وجوہات کے نظر کرتے ہوئے پھر بھی کہیں گے کہ زندہ مجسم تو وہ غلاظت جاندار یعنی خنزیر ہرگز کھانے کے لئے نہیں پیدا کیا گیا جس طرح قدرت نے سطح زمین کی بانی کو انسانی وغیرہ لقمہ فات سے قابل کشف و ناپاک ہونے کے احوال پر اقسام کے آبی حشرات الارض کو اس میں مبعوث کر کے اسکی مدام صفائی و پاکی کے باعث ہوئی اس طرح ہماری زمین مسکونہ کے انسانی وغیرہ لازمی روزمرہ کی غلاظتوں کو دور کرنے کے لئے چند جانداروں کو پیدا کر کے ہیں۔ منجملہ ان سے اقسام کے پرند مثلاً۔ ابابیل۔ چنڈ۔ الو۔ مینا۔ اور اقسام کے چڑیاں۔ گدین۔ اور چیلین وغیرہ کے ذمہ داریوں سے مقرر ہے کہ وہ اقسام کے مردہ اور قریب المرگ حشرات الارض اور مردہ جانداروں کو اپنی غذا بنا کر زمین اور ہوا کو جو بہ وجوہات معقول خصوصاً انسان کے لئے ہی پیدا شدہ نظر آتی ہے پاک و صاف رکھیں تاکہ انسان کے لئے انکی بوسیدگی باعث مضر صحت نہ ہو اسی طرح بھیرٹٹا اور شغال وغیرہ اقسام کے درندہ دن پر حکم سے کہ وہ عمر مامروہ حیوانی اجسام کو بوسیدگی و گھٹنے کے قبل اور خصوصاً مریض فاناتوں اور ضعیف یا قریب المرگ جانداروں کو ان کے قبل از مرگ شکار کر کے

اکل کیا کریں تاکہ ان کے بعد مرگ ان کے اجسام کی بوسیدگی کی مہفرت سے انسان محفوظ رہے الباقی خاص انسان کے روزینہ لازمی غایت و درجہ کی بخش مضر غلاظت یعنی براز و چور کے رہنے سے خصوصاً اس کے لئے بدرجہ غایت مہفرت بخش ہے گو کچھ علم بری وسعت رکھتا تھا تاہم قدرت نے اس زبردست اور وسیع علم کو چھانک ہماری موجودہ سمجھ ہماری رہبری کرتی ہے بلکہ نظر آتا ہے کہ ایک ہی قسم کے حیوان یعنی خنزیر کو مہوٹ کر کے اسی کے سپرد کیا اور طرفہ کچھ کہ ایک واحد جاندار کو قوت اشتہا انتی غطا کیا کہ وہ روزینہ کئے انسانوں کے براز کے ہضم کر جانے پر بھی اپنی غذا واد خواہش خورش کو پوری نہ کر سکے انسان وغیرہ میں بسیار خواری کے غایت و درجہ کو ظاہر کرنے کے لئے خنزیر کی خورش مثیلاً زبان زد خیالاتی ہے۔ ممکنات قدرت کے زمرہ حیرانات میں ایک ہی واحد جاندار ہے جو صرف انسانی براز پر ہی اپنی زندگی قائم و برقرار رکھ سکتا ہے ہندوستان میں بعض بیدار مغزو کفایت شعار اہل وہ جار و بکسٹون کی غیر میٹری اور قلت کی وجہ انسانی مضر غلاظت یعنی براز سے اپنا قریہ صاف و پاک رکھنے کے لئے تاحال قدرت کی تقلید پر چند خنزیر پال رکھا کرتے ہیں۔

برائے ایک نہایت متعفن غلاظت ہے یا پھر ان بے بویا خوش بو ہمارے غذائی اشیاء کا ایک حصہ ہے جو انسان کے عموماً کھانے میں آئے ہوں۔ اب جاے غور ہے کہ اس میں وہ بد بو یا تعفن جو دوسرے حیوانی مادوں کی مٹراؤں سے ہوتا ہے کہاں سے اور کیسے پیدا ہوتا ہے جو جس طرح و خالی انجنوں کی ساخت کے آہنی پیرزے جو بوجہ کثرت حرکت کے گھس جاتا کرتے ہیں اسے طرح انسان کے غیر موقوف جسمی افعال و حرکات سے جو جسمی ساخت یا آلات کے حصے یا اجزا گھس کر بے کام ہو جاتے ہیں وہ حیوانی غلاظتیں مثلاً بول و براز وغیرہ کے ہمراہ اخراج پاتے ہیں جن کی شرکت بول و براز میں تعفن یا بد بو کے باعث ہوتی ہے خصوصاً براز میں علاوہ غذائی اشیاء کے آبی و چکٹ قسم کا تھوک لعاب معیدہ صفہ لعاب لبلبہ لعاب المعاسے خور و۔ لعاب المعاسے کفان جن سب رطوبات کی ترکیب میں



اقسام کے اجزاء شریک رہتے ہیں۔ سوائے اس کے ان تمام آلات مذکور اور زبان منہ اور حلق کے لعاب دار  
 جلیوں کے وقت ہضم غذا کے رگڑ وغیرہ سے برباد شدہ حصہ اور وہ مفر مرکبات جو لعابات مذکور اور زبان کے  
 اجزاء اور غذائی اجزاء کے لازمی ملاپ سے کیمیائی تبدیلیات کے واقع ہونے کی وجہ پیدا ہوتی ہیں پاس  
 جاتے ہیں۔ باین و جہر بھی اقسام کے مفر جزیات جسم وغیرہ کا ایک مرکب مادہ ہے جس کے غیر مفید اور مضر  
 جسم ہونے کی وجہ طبیعت جو ایک بڑی صلاح کار و مدبر بدن ہے اس کو جسم سے ایک وقت مقررہ پر خارج  
 کر دینے کے لئے انسان کو نہایت مجبور کر دیتی ہے جب کبھی یہ مادہ اپنے وقت مقررہ کے اندر کسی طبعی یا  
 خارجی سبب کے وجہ خارج از جسم نہ ہو تو اس کے لینے ہزار کے باعث اخراج یا مفراد سے جسم میں جذب  
 ہو جاتے ہیں تو تب اس حالت کو تم قبض کے نام سے موسوم کرتے ہیں جس شکایت میں ہزار کے باعث اخراج  
 و مفراد سے جسم میں جذب ہو جانے سے وہ خشک ہو کر غیر مقررہ اور دراز اوقات پر بڑی تکلیف و ایذا  
 سے پریشیت سداؤن کے خارج از جسم ہوتا ہے اور ان مفرادوں کا جسم انسان میں جذب ہونا لینے  
 وجہ قبض بل کی تکلیفات پیدا ہوتی ہیں جن کو ہم پڑے نامی گرامی طبیب ڈاکٹر ثانیہ صاحب کی طب (جو حکمت  
 انگریزی کی ایک نہایت معتبر طب ہے) کے جلد دوم صفحہ ایک سو چوالیس سے یہاں درج کرتے ہیں:۔ قبض  
 اقسام کی تکلیف و جسمانی و دماغی شکایتیں پیدا ہوتی ہیں۔ انسان کی ذہنی قوت پست ہو جاتی ہے اور یہ  
 شکایت کسی قدر کہ نہ ہو چاؤ سے تو مریض کی قوت حرکت یا قدرت ریاضت پوری رائل ہو جاتی ہے یعنی  
 وہ نہایت سست و جمبول ہو جاتا ہے اور اکثر نہایت تکلیف دہ در دیر پیدا ہوتا ہے اور کم وزیا وہ جسم کے  
 مختلف جگہوں میں بے برداشت عصبی درد پیدا ہوتا ہے اور غیر قائم تحیولات و میوہ وہ خیالات پیدا ہوتے  
 ہیں۔ اور یہ تحیولات اکثر اس میں مستقل طور پر بھی قائم ہو جاتے ہیں۔ اب مقام چوتھے کہ یہ ہزار خنجر کا خوراک  
 ہو کر اس میں کس قسم کی مضر اور امراض پیدا کریں گے باعث ہو سکتا ہے علی الخصوص خنجر کا ایک ضرب الشکر  
 سست و کابل ہونا بھی ہزار خوراک کے ہی وجہ بیان مذکور سے ثابت ہوتا ہے۔ ہم قبول کرتے ہیں کہ

انسانی بدن میں جو نرم ہوا بہت نہایت کم مقدار میں غذا ایست ہوتی ہے لیکن اُس کے مفر مرکب اُس کے کسی اور  
 پر کسی حیوان کے لئے مفید ہونے میں سکتے ملک امریکہ کے ایک مشہور حکیم ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب میں  
 سوہناک کے صفحہ چھتیس و ستاون میں خنزیر کو ایک غیر تندرست جانور ٹھہرائے ہیں اور اسی کتاب کے  
 صفحہ ۲۵۵ میں درج ہے کہ ناپاکی یا غلاظت پسندی ایک سبب امراض و بایہ وغیرہ ہے اور غلاظت  
 اُس کے پاکی و صفائی ایک وجہ نافع اور ارض ہے اس سے عیان ہے کہ غیر تندرستی انسان و حیوان میں خصوصاً  
 بوجہ ناپاکی یا غلاظت پسندی کے پیدا ہوتی ہے اور یہ کلیتہً ناقدہ ہے کہ غیر تندرست انسان  
 و حیوان بوجہ متواتر مختلف حلقہ امراض کے زود فنا ہو کر کم عمر ہوتا ہے اور دو چار سالہ خنزیر کو علم حیوانات  
 امر مذکور کی پوری تصدیق ہوتی ہے علاوہ ان میں بھی ثابت ہوتا ہے کہ بچہ ناپاک جانور بوجہ غلاظت  
 پسندی کے اپنے سے کم قد و قامت یا کم جثہ کے حیوانات سے نسبتاً کم عمر ہوتا ہے اس امر کی  
 تصدیق کے لئے ہم ذیل میں بمقابلہ خنزیر کے عمر کے چند جانداروں کی عمر درج کرتے ہیں جو نسبتاً خنزیر کے کم جثہ  
 ہوں اور پاکی و صفائی پسند ہی ہوں۔ چنانچہ خنزیر کی عمر سات سے آٹھ سال تک ہوتی ہے خلاف اس کے  
 خرگوش کی عمر سات سے آٹھ سال تک پروردہ بلی کی عمر دس سال تک پروردہ کتے کی عمر سو سال تک خنزیر بھجرائی  
 کی تین سال تک سگابی کی پچاس سال تک اور بھجرائی بلی کی عمر چوبیس سال تک ہوتی ہے سوا سے اس کے خمرات  
 الارض میں گس خانگی جو ہاتھ خنزیر کے شدید غلاظت خوار و نجاست پسند ہوتی ہے اُس کی عمر پندرہ یا بیس  
 دن سے زیادہ نہیں ہوتی۔ خلاف اس کے چوئیاں گوہر شیت جسمانی گس خانگی سے نہایت چھوٹی ہوتی ہیں  
 لیکن وہ نسبتاً گس خانگی سے پاکی پسند ہونگی وجہ کم از کم ایک سال تک زندہ رہتی ہیں علاوہ ڈاکٹر فٹ صاحب  
 کے قول مذکور کے سن ناپاک جانور کا کم عمر ہونا ایک ایسا امر ہے کہ اُس کے غیر تندرست اور دائم المرض ہونے  
 پر ہر حیوان حالت کرتا ہے۔

ہم اب صفائی و پاکی کے فوائد اور غلاظت و نجاست کے نقصانات سے اس پر کرتے ہیں صفائی و پاکی

سے مراد وہ پاکی اور صفائی ہے جو جسم انسان و حیوان اور ان کے متعلق افعال و امور سے الحاق رکھتی ہو  
فرض کریں کہ کوئی ایکبشی یا جاسے پاک و صاف ہو اور کوئی ایکبشی یا جاسے جو ناپاک و صاف ہو جب  
کبھی ہو دیکھنے کا موقع ملے تو ششی یا جاسے پاک و صاف سے طبیعت میں ایک خاص قسم کی تازگی اور  
لطیف و مسرت حاصل ہوگی اور برخلاف اس کے ششی یا جاسے ناپاک و غلیظ سے طبیعت میں ایک  
خاص قسم کی بے لطیفی یا بد مزگی و کشیدگی یا بے چینی اور نفرت پیدا ہوگی گو ان دونوں حالتوں میں  
ششی یا جاسے مفروضہ اور ہمارے اجسام سے کوئی لگاؤ یا تعلق بھی کیوں نہ ہو۔ اگر ہم پاک یا ناپاک ششی  
یا جاسے مفروضہ سے طبیعت میں انقلاب مذکور کی وجہ کے جانب مجموع ہو کر غور دیکھیں گے تو ہم صاف متکشف  
ہو گا کہ وہ قوت جبکہ قدرت نے انسان و جانداروں کے اجسام میں بطور ایک صلاح کار یا مدبر مقرر کر رکھی ہے  
کوئی مفید یا بہت خاص یہ پاک یا ناپاک ششی یا جاسے مفروضہ سے انکی طبیعتوں میں حالات مذکور الحد پیدا  
کر کے ان کے لئے کسی کمزور یا کسی کو غیر کمزور نہ ہو سکی راہ نمائی کرتی ہے عموماً انسان و خواہ حیوانات  
کے وہ طبیعتات جو پاکی و صفائی پسند ہوتے ہیں ہمیشہ جیت و جلال و استعداد و خوش وضع و خوش غام و غم  
تندرست اور با عمر ہوتے ہیں خلاف اس کے ناپاکی و نا صفائی پسند طبیعتات غمو با غمی۔ کمال سست۔ لا پر و ا  
بد وضع۔ بد ہیئت۔ غیر مرغوب۔ ناتندرست۔ وایم المرض اور کم عمر ہوتے ہیں۔

ناپاکی اور نا صفائی خصوصاً انسان کے لئے ایک بلائے عظیم ہے جس کے سبب اس کے متعدد اخلاقی حالات  
میں علاوہ صحیح انوارات کے سخت فتور پیدا ہوتا ہے عموماً وہ زمین پر پاکی و صفائی پسند اقوام سے ایک قوم  
شروع باشندہ ہالینڈ جو مشہور ترین جن کے اکثر اخلاق و حالات ہمارے نظیر نہیں رکھتے وہ نہایت سچے جفاکش  
ہمہ مند استعداد کفایت شمار ہوتے ہیں اور تندرست گئے جاتے ہیں خلاف اس کے نا صفائی و ناپاکی پسند انسان اکثر  
غمی سست مجہول۔ کند ذہن۔ بد لحاظ۔ لا پر و ا۔ غیر ہمدرد۔ وایم المرض و کم عمر ہوتے ہیں۔ صفائی و پاکی  
کے دستور العمل سے اقسام کی علین و برائیان ہمارے نفس و جسم کے دور ہو جاتی ہیں اور اسکی وجہ اسان

کی طبیعت اکثر اپنے نوزوں خیالات اور خفاتی امورات سے خود آگاہ ہو جاتی ہے یا اس قسم کے خیالات اور اخلاقی حالات کی ترقی کی قدرت اس میں خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہی پاک و صفائی صحیح و سالم خیالات کی ایک قدرتی خوراک ہے خدا نے پاک پاک پروردگار عالم قدوس۔ داور یا ایزد پاک ہولی کا ڈھینے خصوصاً لفظ پاک ہر مذہب فریقین اس وسیع زمین و آسمان کے خالق برحق کے عظیم الشان و متبرک اور پیارے نام کے ساتھ ملحق کرنا گویا اس لفظ خاص لینے پاک کی عظمت و بہتری کو بیان کرنا ہے۔

یہی ہمارے وجوہات مذکور ہیں کہ ہم دنیا کے مشہور مذاہب میں پاک و صفائی کو ایک رکن مقدم یا رکن ضروریہ سے دیکھتے ہیں۔ نظر بریں اگر ہم خیال کریں تو معلوم ہو گا کہ ہماری موجودہ عبادت جو اصل اصول مذہب میں منقسم ہوتے ہیں دو قسموں پر۔ اول معاونی یا جمعی جو مقدم اور ادنیٰ ہے جس میں صرف غسل وضو وغیرہ جمعی صفائی شریک ہے جو خصوصاً روحی عبادت کی معاون ہے جس سے روح اس قدر تقویت پہنچتی و فرحت یا خصوصیت حاصل کرتی ہے کہ اپنے متعلق امورات کو بخوبی ادا کر کے دوم اصلی یا روحی جو قسم اعلیٰ ہے اور جو بغیر غسل وضو کے ادا ہو نہیں سکتی اس میں روح صفائی و پاکی سے فرحت پہنچتی یا خصوصیت کے حالت میں پاک کتاب آسمانی کے مفروضہ مقدس آیت کے ورد زبان سے اس خالق کل موجودات اور مالک بنائے ہوئے جو تحقیقاً نرا وارجمہ و شکر ہے حاضر و ناظر سمجھتا ہوا نہایت ادب کے ساتھ اپنے غیظ و خمار کلمات میں مشغول ہوتا ہوا حمد و شکر جولب لباب عبادت ہے بجا لاتا ہے پاک و صفائی کی عظمت متبرک قرآن مجید کے مختلف مقامات کے اکثر آیات سے ثابت ہے۔ چنانچہ سورہ یقین رکوع ۲۷ سے ہم ذیل کی آیت ہمیشہ کرتے ہیں۔ آیات اللہ الْحَبِیْبُ الْوَّابِیْنُ وَ الْحَبِیْبُ الْمُنِیْمُ ہرین۔ ترجمہ۔ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے تو بکر نیو لو پکر اور دوست رکھتا ہے پاک کر نیو لو لگا لگا گو ہم مذہب اسلام سے عبور کر کے دنیا کے اور مذاہب کی جانب جو غم ہو گیا مذہب اہل ہندو پیش نظر رکھ کر کر تے ہو صفائی و پاکی عین مذہب کی صورت پر دیکھنے کا موقع حاصل ہو گا تیسرا

۱۔ یعنی پاک خدا۔ انگریزی۔

روزانہ اشنان جو جسمی صفائی ہے عموماً اہل ہنود میں بطور ایک خاص مذہب کے داخل ہے یہاں تک کہ وہ بغیر روزانہ اشنان کے نہ تو اپنی غذا تیار کر سکتے ہیں اور نہ کھا سکتے ہیں اور نہ انکا معمولی پوچھا ورسندھیا جو اہل ہنود میں بطور ایک خاص روحی عبادت کے ہے اور اہم کتاب ہے پوچھا ورسندھیا کے ترک کرنے پر وہ اپنے مذہم نہیں گروانے جاویں گے جتنا کہ اشنان کے ترک کرنے پر وہ سکتے ہیں باکی و صفائی کی غفلت کی تصدیق چھوٹا شام بید (جس کا شمار اہل ہنود کے نزدیک کتاب آسمانی سے ہے) کے زیرین شلوک یا شعر سے ظاہر ہوتی ہے شلوک اچا ر پر تھم دھر مہا و ات بید نو شاسنہ۔ ترجمہ۔ باکی و صفائی ایک مقدم یا اول و دھرم یا مذہب ہے اور بھید کا حکم ہے۔ عموماً تو ہم عیسائی باکی و صفائی کی تفصیلات بہ این مبالغہ بیان کرتے ہیں یعنی کلین لی سنس آکن ٹو گاڈلی سنس۔ یعنی صفائی و پاکی خدا پرستی کے مطابق ہے۔

قوم یہود اور اہل آتش پرست باکی و صفائی کے پورے پورے پابند ہیں بلکہ بھید ایک ان کا خاص امر مذہبی مقرر ہے۔ اور اقسام کے غیر مذہب و حوشہ اتوبے ان باکی و صفائی کے پابند اور اسکی مذکر کرتے ہیں یہاں تک کہ اکثر جاندار و پرند اپنے اجسام و بال و پیر صاف کرتے ور کھتے ہیں سوائے اس کے وہ اپنے قیام گاہ ہمیشہ صاف و ستھرے جگہوں پر پختہ کر رکھتے ہیں۔ بلی سمکتے۔ شیر گائی بیل۔ بھیر و بکری وغیرہ اپنے اجسام پر ذرہ سی نجاست و غیرہ کے لگنے سے چانت کر صاف کر دیتے ہیں۔ الغرض جملہ علی مخلوقات جہاں میں ایک ہی خضر بر ہے جو اپنی وقت و لاوت سے مادم مرگ ادنیٰ غلطیوں کی تو کبا اصل بلکہ دنیا بھر کے خراب قسم و مضر غلطیوں سے لاپرواہ رہا کرتا ہے۔ غالب ہے کہ انسان پاک جانور کے نجس گوشت کو غذا و خورش کے رواج پر اقسام کے امراض و مضر صحت و اموات اور اخلاقی فتورات وغیرہ کے انسان میں لاحق ہونے کا یقیناً احتمال ہوتا ہے۔

## بیان نقص و دم

حکم خنثیہ میں حسب ضرورت عام خنثیہ جسم انسان اجزا کا نہ ہونا جسم انسان کی بناوٹ یا پرورش اور زندگی کے لئے اس کے ہر غذائی شے میں ذیل کے اجزا ایک مناسب مقدار میں فراہم چاہئے۔  
 پھر اجزاء سو اسے پانی کے جملہ میں ہیں۔ اول البیونٹ اجزاء۔ یعنی وہ اجزاء جو سو اسے بافتہائے دماغ کے کل جسم کے نرم بافتیں مثلاً گوشت و پوست و جھلیاں وغیرہ جو جسم کے کل لازمی افعال وغیرہ سے گھس سکیں کہ زیادہ ہو جانے پر ان کے مرتب یا حرکت کرنے میں مستقل ہوتے ہیں۔ مثلاً گیموں میں گلوٹین یعنی وہ مادہ جو بعد نشاستہ نکال لینے کے باقی رہتا ہے اور ٹیڈوں میں سفیدی و دم اقسام کے ارضی اجزاء و ان اجزاء سے جسم میں بافتہائے دماغ اور ہڈیاں مرتب ہوتی ہیں۔ پھر اجزاء مثلاً گھاس ٹانگ اور دوسرے منکیات چونکہ وغیرہ سو جسم کے لازمی حرکات کے لئے ضروری گرمی یا حرارت غریزی پیدا کرنے والے اجزاء مثلاً نباتی غذا یعنی گیموں و چانول وغیرہ میں شکر و نشاستہ اور حیوانی غذا میں چربی ہم ذیل کی جدول میں چند عام مستقل گوشتہا حیوانات کے مذکور عام مفید جسم غذائی اجزاء کے مقدار کو مجموعہ خنثیہ کے عام مفید جسم غذائی اجزاء کے مقدار کا اکثر خارج ہوا ک صاحب کے گید تولبت یعنی راہ نمائے صحت کے صفحہ ۳۳ سے بیان درج کر رہے ہیں۔

پانی	(۳) چربی یعنی حرارت غریزی جسم میں پیدا کرنے والے اجزاء	(۲) ارضی اجزاء یعنی وہ اجزاء جن سے بافتہائے دماغ و ہڈیاں جسم کی بنی ہیں۔	(۱) البیونٹ اجزاء یعنی وہ اجزاء جن سے جسم انسانی کا گوشت پوست وغیرہ بنتا ہے۔	۱۰۰ اجزاء
۵۰۰	۳۰۰	۵۰	۱۵۰	بیف یعنی گوشت گاو
۴۴۰	۲۰۰	۳۵	۱۲۵	مٹن یعنی گوشت بڑھیر
۳۸۵	۵۰	۱۵	۱۰۰	چورک یعنی گوشت خنزیر
۲۰۰	۰	۱۳	۰	بیکن یعنی گوشت خنزیر

اس جلد دل سے ظاہر ہے کہ لحم خنزیرین نسبتاً لحم گاؤ اور بڑے بھیر کے کل نرم بافتہا ہے جسم انسان مثلاً گوشت و پوست و جلیان بننے کے لائق اجزاء کم اور دماغ اور ہڈیوں کو مرتب کرنے والے اجزاء بدرجہ غایت کم ہوتے ہیں۔ اس پر ملاحظہ کیجئے کہ لحم خنزیرین گرمی پیدا کرنے والے اجزاء نسبتاً لحم گاؤ اور بڑے بھیر کے گرمی پیدا کرنے والے اجزاء سے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

لحم خنزیرین خصوصاً بافتہا سے دماغ و ہڈیاں بننے کے لائق اجزاء کا بدرجہ غایت کم اور حرارت غریزی پیدا کرنے والے اجزاء کا بدرجہ غایت زیادہ ہونا ایک نہایت حیرت خیز امر ہے اور ان دونوں اجزاء کی مقدار میں بھی ایک اثنائے اختلاف ہے کہ ہمارے دنیا بھر کے غذائی حیوانات کے گوشت سے کسی ایک میں یا باہنیں جاتا۔

انسان کے قدرتی عقل و فراست وغیرہ اعلیٰ دماغی قوتوں سے سبباً کم جانا ضرور دن کے مزین میوے کی وجہ سے کم ایک ایسی غذا کی ضرورت ہوتی ہے کہ جسمین بشمولیت جسم کے دوسرے کھانا اجزاء کے وہ اجزاء بھی ایک کافی دیا ایک ضروری مقدار میں شامل ہوں جو کہ دماغی تقرفات اور اس کے مرتب کرنے میں بکار آئے ہوں۔

لحم خنزیرین دماغی تقرفات اور اس کے مرتب کرنے والے اجزاء کا بدرجہ غایت کم رہنے کی وجہ خصوصاً انہیں فہمی یا دماغی محنت کش و علم دوست اقوام یورپ و امریکہ وغیرہ کے لئے سخت باعث مفرت ہے جو اس کے رواج خویش کو اپنے نین پر راج رکھے ہوں۔

## بیان نقص سوم

### لحم خنزیرین گندمالی سمیت کا موجود رہنا

حیوانات کے قدیم تاریخی معلومات سننے سے یہ ثابت ہے کہ خنزیر نسبتاً کل حیوانات کے مرض گندمال

خصوصاً متاثر ہوتا ہے۔ پھر ایک خاص خنزیری مرض ہے جس سے ان مال کے مریض ہونے پر اس کی خصوصیت کی غوام میں شہرت یا سہل الگ کی گئی ہے بجائے کسی ایک خاص نام کے قدام اہل زبان اس کو فریو لا بمعنی خنزیر کے نکلنے کی سوچھ پکارا کرتے تھے جو آج تک رائج ہے۔ سیطرہ خنزیر یعنی مرض گنڈا مال جو کہ مشتق ہے لفظ خنزیر کا اصطلاح عرب میں خصوصاً غوام کی الگ کی گئی ہے رائج ہے۔ بعض امراض ایسے ہیں جو لازمی یا میراثی یا مخصوص طور پر اکثر جانداروں میں خصوصاً نمود ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً لیون میں نشی جھٹکے کتوں میں دیوانگی اور خارش۔ گھوڑوں میں متعدی و تھلک مرض گنڈا رز اور فارسی اور ہیوز یعنی گھوڑوں کا درد شکم جھکو کر گری کہتے ہیں اور مرغان خانگی میں گیس (مرض گیس میں مرغان خانگی منصفہ بھاڑ بھاڑ جاتے ہیں) اور سولڈ ٹیڈ یعنی اُن کے سروں کا درد کر جانا اور نابینائی سیطرہ مرض خنزیر خنزیر کا ایک خاص طبعی یا طبعی مرض ہے یا اس مرض کے وقوع کا سبب زیادہ بطور خود پیدا ہونے کے لئے جسم خنزیر ایک لائق وجود ہے۔

ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک کے صفحہ اٹھاون میں یوں تحریر کرتے ہیں کہ وہ سب امراض جو نمود ہوتے ہیں دوسرے جانداروں میں سوائے خنزیر کے معمولاً خنزیر خواروں میں ایسے لھو کئے گئے ہیں کہ تھابوں کے دھوکہ دہی کے آگے ہی ان کو اُن کے قطع و برید سے روک دیا جاوے اور احکام سلطنت (ملک امریکہ وغیرہ میں) کا برتاؤ بھی سوائے لحم خنزیر فروشوں کے انہی پر سخت ہے جو دوسرے مریض جانداروں کا گوشت فروخت کرتے ہوں۔ اس کا سبب کچھ تو بوجھ نہ معلوم ہو سکتا ہر وقت بہرعت تمام خنزیر کی گنڈا مال سمیت کے اور کچھ تو بوجھ خنزیر خواروں کے لحم خنزیر میں گنڈا مال اور رسولوں وغیرہ کی موجودگی کے دانستہ بے پروائی پر یہی حکیم اپنا چشم دید ماجرا یوں بیان کرتا ہے کہ شہر خجانتی واقع امریکہ کے مسخون میں ان جانوروں کے گلوں کو بیٹے لیا جاتے ہوئے دیکھا جن سب سے چند خنزیر ایسے تھے کہ جن کے اجسام میں متعدد رسولیان مقدار میں ایک چھوٹے سیب سے لیکر ایک بڑے



مقدار کے کرم کلہ تک موجود ہے اور اسی شہر کے قصابوں کے کہنے سے معلوم ہوا کہ اس قسم کی رسولیان اکثر اندرون  
گوشت خنزیر بھی پائے جاتے ہیں جنکو قلع کرنے سے ایک پیسہ ماواہ خارج ہوتا ہے۔ اس قسم کے  
بیمار بھولے ہوئی لاشیں فروخت کرنے کے لئے تیار کی جاتی ہیں۔ اور اس کے کہنے سے شرم آتی ہے کہ ان کا  
گوشت ہمارے بڑے بڑے شہروں میں ایک نہایت عام غذائی اشیاء سے ہے یہی حکیم کا بیان ہے کہ  
چند سال کے آگے ایک متوقل شخص جو رہنے والا قریب رانگہام ورجینہ واقع امریکا تھا کہ جس کے پانچ کم عمر جانور اور متعدد  
دو وھیل گاڑیاں فصل کھانے ہو گئیں بوجہ انکو باہم چروانے کے اسی جاے پر کہ جہاں اس کے خنزیر چرواے جاتے تھے  
یہ ثابت ہوا کہ خنزیر غلوں کے ٹھوٹیان یا ٹیلے کھائے یا زیادہ تر انکو چائے کریم پر پھینک دئے اور یہی ٹیلے گلوں  
کے کھانے میں آئے جس کے بسبب ایک قلیل عرصہ میں ان کے تمام جسم میں خراش پیدا ہوئی اور انھوں نے اپنے سر پر  
گرگڑا شروع کیا اور ان کے گلے سوجھ بھول گئے اور وہ ایک قلیل عرصہ میں مر گئے یہ انکی بیماری کو شدید  
مرض گندمال کہتے ہیں اور اس مرض مخوس کی سمیت ناپاک خنزیریوں کے پس خوردہ یا چابے ہوئے ٹیلوں  
کی معرفت گائیوں کے جسم میں داخل اور بشکل شدید مرض گندمال کے ظاہر ہو کر ان کے موت کے باعث ہوا ایک صحیح انسان کے  
لے گندمالی مریض سے باہم رہنا اس مرض کے متاثر ہونے کے احتمال پر کہ حکمتہ نا جائز ہے تو ایسے گندمالی یا اس مرض  
کے سمیت سے پر کھم خنزیر کو انا بطور غذا استعمال یا جسم میں داخل کر لیا جاوے تو کتنا سخت احتمال اس مرض کے  
وقوع کا ہو سکتا ہے۔ جب سم مرض گندمال مریضی طور پر گردن اور دھان کے غدودوں میں نمود ہوتا ہے تو اسکو  
گندمال و جسم کے اندر مریضی مختلف آلات میں پیدا ہوتا ہے تو گونا گوں امراض کے مختلف ہوتے ہیں لیکن عموماً ان سب  
امراض کو اصطلاح طب میں میو برکیو لارڈز یعنی امراض سل کہتے ہیں مرض سل یا تپ و رق جو اس کے سخت ہلک  
ہونے کی وجہ جو ہر کوئی جانتے ہیں اس مرض میں جو مادہ کہ شش سے بذریعہ کھانسی و کھنکھانے بلغم خارج ہوتا ہے وہ  
یہی گندمالی مادہ یا سم ہے جب یہ گندمالی امراض جسم کے کسی حصہ میں نمود ہوں تو چارہ مریض کو بڑے بڑے درد و  
تکلیف جسمانی میں ایک مدت دراز تک مبتلا رکھ کر بالآخر اکثر یا تو جام اجل نوشی روا تے ہیں یا کبھی ایک مدت دراز کے در دو

تکلیفات جسمانی پر بھی انسان میں محذوری بدشکلی اور بد وضعی اس کے تاحین حیات باقی رکھ کر رجوع بہ صحت ہوتے ہیں  
افسوس ہے کہ کچھ بہان تک ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ اپنی صحت یا بمرضی مفروضہ کے آئندہ نسلوں میں ہی نمود ہو کر  
گمان کے لئے ایک مرض اور روشی ہو جاتے ہیں۔ عموماً ہمارے محققین علم طب اُن گندہالی یا مختلف امراضِ سل کو  
اُن کے نسلِ اول یا نمود ہونے کے خاصیت خاص کی وجہ اُن سب موروثی طور پر نمود ہونے والے سیکڑوں  
امراض پر زیادہ ترجیح دیتے ہیں جو اب تک ثابت ہوئے۔

ڈاکٹر رابرٹ صاحب اپنی طبِ طبعِ ہشتم کے صفحہ ۲۹۷ و ۲۹۸ میں یوں فرماتے ہیں کہ کچھ امراض زیادہ  
ترجیحوں اور کم عمر انسانوں میں نمود ہوا کرتے ہیں اب اس سے عیان ہے کہ کچھ امراض اکثر انسانی وقت کے تر و تز  
اور بارور وغیرہ ہونے کے قبل ہی اس کو صفحہ ہستی سے نابود کر دیا کرتے ہیں۔ ہم ذیل میں اُن اقالیم کو درگزر کر  
ہوے جہاں کثرت سے لحم خنزیر غذا استعمال ہوتا ہے فقط اُن خالک کے سالیانہ تعداد اموات ہدیہ طریق  
کرتے ہیں جہاں نسبتاً کچھ غیر صحیح گوشت غذا کو کم متعل ہوتا ہو۔

رجسٹر جرنل سرکار برطانیہ اور ایرلینڈ کے ابھارہ سوچھی اسٹھ سال کے رپورٹ سے ظاہر ہے کہ اس اُن  
خالک کی آبادی دو لاکھ و پانچ سو ہزار اور بیس تھی جن میں تعداد اموات سب قسم کے امراض سے پانچ لاکھ  
چھ سو اسی اور نو و قورع میں اُن اس تعداد اموات سے بہتر ہزار چار سو پچیس یعنی مختلف قسم کے امراض کے ہر  
شش اموات کو ایک موت صرف چار قسم کے گندہالی امراض سے جو نہایت عام ہیں جب ذیل وقوع میں آ  
۱۔ ٹیبریٹینڈیا سے گندہالی بڑا وٹ غدود شکم ۶۳۷۷

۲۔ مرض گندہالی ۲۹۰۱

۳۔ مرض سل یا نپ دوق ۵۵۷۱۴

۴۔ میڈروکفلس سے گندہالی اجتماع آب اندرون و باغ ۷۴۳۳

جملہ ۷۲۴۲۵

ہمارے تحریر شدہ ہمارے تخریک خیال کو کافی ہے کہ اقسام کے گندالی امراض سے صرف چار نہایت عام قسم کی گندالی  
 امراض کے وجہ ہمارے مذکور الذکر کثیر التعداد اموات و قویع میں آئے تو اگر باقی مختلف اقسام کے سیکہ دن گندالی  
 امراض سے فوت شدہ انسانوں کی گنتی ہو کر ان میں شامل کئے جاویں تو تعداد اموات جدول مذکور سے بہت ہی  
 زیادہ شمار میں آئی ہوتی اگر ہم اس گنتی میں اس تعداد انسان کو بھی شامل کریں جو ان ناپاک امراض سے مریض  
 ہو کر پنجہ اجل سے چھوٹ گئے ہوں تو ہم پر صاف منکشف ہو گا کہ جس طرح ہندوستان میں تجارت نسبتاً اور  
 دوسرے امراض کے ایک عام امراض گنے جاتے ہیں اس طرح گندالی امراض نسبتاً جملہ انسانی امراض کے انگشتا  
 میں ایک نہایت عام بیماریوں سے ہیں اور جس طرح باشندگان ہند کے لئے اکثر تجارت ہی عام وجہ موت کا  
 ذریعہ ہوتے ہیں تو اس طرح انگلستان کے باشندوں کے لئے گندالی امراض ہی عام وجہ موت کا ذریعہ ہو گئے  
 ہیں۔ قطع نظر انگلستان کے ہم اگر کوئی دوسرے اقلیم کے انسانوں میں بوجہ خنزیر خوار کی گندالی امراض  
 سے مریض ہونیکے حالات کے جانب رجوع ہو کر تجسس کریں تو ہم کو گلگتہ کے طبی اخبار انڈین میڈیکل کوارٹری  
 پرچہ یکم اپریل ۱۸۹۵ء کے صفحہ ۲۰۵ سے معلوم ہو گا کہ اقلیم امریکہ کے مہذب شہر نیو یارک میں تہاں کچھ خنزیر کشت  
 تمام غذا استعمال ہوتا ہے کئے متعدد گندالی امراض سے صرف ایک قسم کے گندالی مرض کی وجہ شکوہ ٹیپو کلونڈ  
 (جس مرض کا بیان ہم اس بیان سوم کے اخیر میں تحریر کرینگے) کہتے ہیں۔ ۱۸۹۵ء سال کے اول ستمبر کے  
 کسی ایک ہفتہ کے نہایت قلیل عرصہ یعنی سات یومیہ مدت میں اس مرض خاص سے جملہ ایک سو تریس انسان مریض  
 ہو کر ایک سو گیارہ پنجہ اجل کے شکار ہوئے گو ہم قبول کرتے ہیں کہ سلی و گندالی امراض بعض اوقات ان انسانوں  
 میں بھی پائے جاتے ہیں جو کچھ خنزیر غذا استعمال کرتے ہوں مگر جس طرح جملہ حکماؤں کا اتفاق اس امر پر ہے کہ یورپی  
 میلان ناقص غیر صحیح یا بد غذا غلات پسند عادات مربوط یا خراب ہواؤں میں منت ٹھکرات اور وہ حسب سبب  
 جن سے خون میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے انسان میں موجب ان امراض کے وقوع کے ہوتے ہیں (اور یہی امر ہی بالکل ثابت  
 ہے کہ خنزیر میں مرض گندالی اس مرض کا قسم اس کے غیر صحیح یا بد غذا (براؤ انسان وغیرہ) اور لا انتہا غلات پسند

عادات کے باعث پیدا ہوتا ہے تو بقول حکمایہ امراض ان انسانوں میں بھی نمود ہونا ممکن ہے جو بد عادات مذکورہ کے عادی ہوں باز اس کے کہ وہ اس غذا سے ناپاک کے استعمال سے دست بردار ہی کیوں نہ ہوں لیکن یہ مرض ناپاک خصوصاً خنزیر خوار انسانوں میں نسبتاً غیر خنزیر خوار انسانوں کے کثرت سے نمود ہونا اور ان کے لئے عام وجہ موت کا ذریعہ ہونا ہمارے لئے ایک نہایت صریح دلیل ہے کہ ہمارے حکماء ان کے مذکورہ صدر بیان کنندہ ان امراض کے اسباب وقوع کے اور بشمولیت اس ناپاک لحم خنزیر کے خوراک کے خنزیر خواروں میں یہ امراض اس قدر کثرت سے ہو کر تھے ہیں ورنہ غیر خنزیر خواروں کے مانند یہ امراض ان میں بھی شاذ و نادر ہوئے ہوتے ان امراض کے سالیانہ تعداد اموات کے شمار کے لئے اگر ہم روسے زمین کے سب باشندوں کو دو حصوں پر ایک وہ جو غذاؤ لحم خنزیر استعمال کرتے ہوں اور ایک وہ جو اس سے پرہیز کرتے ہوں منقسم کر کے یہاں ہمارے روزانہ مشاہدہ کی مدد سے اندازہ کریں۔ تو غالباً گندالی و سلی امراض سے زیادہ تر اموات ان ہی انسانوں میں پائے جاویں گے لحم خنزیر یا کثرت غذا استعمال کرتے ہوں اس امر کی تصدیق کے لئے ہم ڈاکٹر فرٹ صاحب اور ڈاکٹر فریڈیل صاحب و ڈاکٹر ٹمبرلڈ صاحب کی تحریریں دوبارہ اہل ہوم و مقیم لندن کے گندالی و سلی امراض سے مریض ہونا کافی ہے۔

ڈاکٹر فرٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک میں یہ بیان مرض گندالی یون فرمیتے ہیں کہ اس مرض کے جملہ اسباب وقوع سے لحم خنزیر کی خوشی ہی ایک سبب ہے اور ڈاکٹر فریڈیل صاحب برٹش میڈیکل جرنل جلد اول ۱۶ اپریل ۱۸۸۹ء کے صفحہ ۸۱۵ میں یون تحریر کرتے ہیں کہ ”ملک پیارس واقع فرانس میں مرض سلی سے جملہ اموات ۸۰۸-۹۱-۱۰۱ اور دوسرے مختلف قسم کے گندالی امراض سے ۸۴-۱۰۱-۱۰۸ اموات وقوع میں آئے جن کا جملہ پکار ہنر اٹھ سو پچیس ہوتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ ان ایام (۱۸۸۸ء) میں ملک پیارس کے جملہ اموات کے حصہ چارم کے قریب اموات گندالی امراض کے وجہ وقوع میں آئے اور مل بورنیو واقع آسٹریلیہ اور کلاسکو واقع انگلستان میں مرض سلی سے شاذ چار پلویں کے گوشت کے خوراک کی وجہ ان امراض کا انسان میں نمود

ہو ناقص و کھینچا گیا ہے۔ اور میرا ذاتی تجربہ دوبارہ اہل ہیو و جو کہ مقیم ہیں لندن کے ایسٹ اینڈ میں یوں ہے کہ یہاں کے اہل ہیو و کامرں سہل سے فوت ہونا تحقیقاً ایک نہایت شاذ و نادر واقعہ ہے اور یہ لوگ جنکو سب کوئی جانتے ہیں بہت مخصوص ہیں قسم گوشت کے خرید کرنے میں جبکہ وہ غذاؤں استعمال کرتے ہیں اور یہاں ڈاکٹر ڈریڈیل صاحب فرماتے ہیں کہ "ہمارے بڑے بڑے شہروں میں مرض سہل کی اس قدر کثرت کی پوری تحقیقات کی جاوے کیونکہ یہ سخت لائق افسوس ہے کہ ایک واحد مرض سے پیلہشی خوفناک بربادی ہمارے قیوم پر نازل ہو بغیر علل و امدان جلد تدریج کے جو اس مرض کے روک کے لئے تجویز کئے جاویں" ڈاکٹر ڈریڈیل صاحب بحوالہ ڈاکٹر بھٹ صاحب برٹش میڈیکل جرنل جلد اول ۴ مئی ۱۸۹۹ء کے صفحہ ۱۰۳۸ میں یوں فرماتے ہیں کہ "ہیونڈس ٹیچ واقع لندن کے غریب ہیو دیوں میں بھی مرض سہل سے مرعوض نظر آنا تحقیقاً نہایت شاذ و نادر واقعہ ہے حالانکہ یہ مرض جاے مذکور کے دوسرے باشند گوں میں بکثرت تمام پایا جاتا ہے" اور ڈاکٹر بھٹ صاحب عموماً مختلف امراض سل و گندمال کے نمود کی کثرت مرض سہل سے مرض چاربا یوں کے گوشت اور وودھ کی خورش کی وجہ تصور کرتے ہیں اور وہاں کے ہیو دیوں کا ان امراض سے شاذ و نادر مرعوض ہونا اس مرض سہل سے مرض گوشت کے نہ کھانے کی حفاظت پر تصور کرتے ہیں ڈاکٹر ڈریڈیل صاحب کی مذکور بالا رائے کہ ہیو دیوں کا مخصوص نیا قسم گوشت کے خرید کرنے میں اور ڈاکٹر بھٹ صاحب کی رائے مرض سہل سے متاثر چاربا یوں کے گوشت کے نہ کھانے پر لندن کے مقیم غریب ہیو دیوں کا مرض سہل متاثر ہونا کہا بابت قابل اعتبار ہے کہو قبول کرنے میں تامل ہے کیونکہ شہر لندن میں اول تو جانوروں کو ڈاکٹروں نے بغور امتحان کر کے صحیح و تندرست نظر آتے ہوئے جانوروں کو ہی انسانی خوراک کے لئے مردہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں اور ثانیاً بکشتن ان کے تمام گوشت اور جملہ آلات و غیرہ کو بغیر خور و پین وغیرہ کے بغور ملاحظہ کر کے اگر قابل خوراک یعنی صحیح و تندرست ہو تو فروخت کر نیکی اجازت دی جاتی ہے ورنہ سلی وغیرہ امراضی تغیر و تبدل سے شبہ گوشت و آلات وغیرہ گرواؤسے جاتے ہیں

جانور اودان کے گوشت کے اس قسم کے طبی معائنہ و تحقیقات کے لئے یورپ کے ہر ہند شہر میں متعدد دواخانہ  
 و سالوتری وغیرہ مقرر ہیں اور اس میں ہر سال ایک صرفہ کثیر ہوتا ہے تاہم اس بلا سے مرض سل گندمال سے  
 اہل یورپ خصوصاً خنزیر خواروں کو نجات نہیں ملتی جانوروں کے گوشت کا بھی طبی معائنہ شہر لندن میں  
 بوجہ اس کے دنیا بھر میں ایک واحد متوال شہر ہونے کے بڑی غور و فکر و سختی و بہت صرفہ سے انجام دیا جاتا  
 ہے اب مقام غور ہے کہ جو گوشت طبی طور پر بعد معاینہ انسان کے خوراک کے لئے غیر مضر مقرر ہو کر عوام  
 میں فروخت ہوتا ہو تو اس سے ایک قسم خاص (خنزیر خوار) کا اسکی مصرفت یا مرض سل اور گندمال میں مبتلا ہونا  
 اور ایک قوم دیگر (اہل بود) جو کہ غیر خنزیر خوار ہیں اس بلا سے درمان سے محفوظ رہنا ایک اقدیرت خیر وغیرہ مولیٰ ہے  
 اور اس حیرت خیز معاملہ کی وجہ اہل بود کا مرض سل سے متاثرہ گوشت کا کھانا اور انکا قسم گوشت کے خرید کرنے میں خصوصیت  
 تصور کرنا گو یا اس امر خلاف کو قبول و ثبوت کرنا ہے کہ لندن کے غریب و غریب واقف علم طب یہودیوں کا قوت ادراک و طاقت  
 شناخت صحیح و غیر صحیح یا سلی یا دونوں سے پر گوشت کے پہچاننے میں صرفہ شہر لندن کے علم طب سے غور و تفصیل  
 عوام پر ہی سبقت نہیں کھیتی بلکہ ان سب قیم لندن طبی مخصوص تسلیم یافتہ سالوتری اور دواخانوں پر فوق رکھتی ہو  
 جو کہ اپنے ادراک اور طاقت شناخت کو قدیم و جدید بڑے بڑے نامور حکماؤں کے قابل اطمینان تجربوں کے  
 وسیع و خیروں سے راستہ اور اپنی انسانی محدود بصارت کو (بہ خلاف شہر لندن کے نفس یہودیوں کے)  
 اکالت مثلاً خورد و بین کے ذریعہ سے وسعت و کشادگی حاصل کر کے عموماً اقسام کے امراض اور خصوصاً سلی یا دونوں  
 سے پر جانداروں کے گوشت کو کامل طور پر شناخت کرنے کے سہل ذرائع حاصل کئے ہوں ہمارے تحقیقات  
 و اطلاع ان تمام ممالک میں جہاں اہل یہود و جانداروں کو بطور خود و بطریقہ خاص مروجہ نہ کر سکتے ہوں یا جہاں اہل  
 اسلام کا طریقہ فوج رائج نہ ہو یا جہاں غیر مذہب یا بطریقہ یا غیر مثلاً سنگ و غیرہ سے مروجہ شدہ حیوانات کا  
 گوشت فروخت ہوتا ہو ایسے سب مقامات میں اہل یہود کا مجموعہ دستور العمل بھیجے کہ وہ اس گوشت کو خرید  
 نہیں کرتے کہ جسکی رویت و رنگت دلو وغیرہ قریب قریب اس حیوان کے گوشت کی رنگت و رویت و دلو وغیرہ کے

مطابق ہوں کہ جسکو وہ اپنے طریقہ خاص سے مردہ کر کے خون کو اس کے جسم سے خارج کرتے ہوں علاوہ ان میں اہل یہود کا قسم گوشت کے خرید کرنے میں مخصوصیت بوجہ انکسار کے قصاب خانوں یا فروخت گاہوں میں باہم فروخت ہونے گوشت ہائے حیوانات بمثل لحم خنزیر کے ہے کیونکہ صلیح لحم خنزیر اہل اسلام کے لئے منع ہے اسی طرح اہل یہود کے لئے بھی منع ہے اور مردار غوار باشندہ گون کے مالکین مردہ جانداروں کے گوشت کے فروخت ہونے کے احتمال پر لندن کے فروخت گاہوں کے گوشت کو اہل یہود وغیرہ و ملاحظہ فرمادیتے ہیں کیونکہ کھانا مردہ جانداروں کے گوشت کھانے کے لئے منع ہے (دیکھو انجیل عتیق کتاب لوشیکس کے فصل بارہم کے اکثر آیتوں کو) حاصل کلام اہل یہود کی خصوصیت قسم گوشت کے خرید کرنے میں صرف مذہبی بنا پر ہے نہ کہ جس طرح ڈاکٹر ریڈیل صاحب خیال کرتے ہیں ہم سہولیت بیان کی غرض پر انسان پر نازل ہونے والے کل گندمالی امراض کو ایک بیرونی یا نامیائے دوم اندرونی یا غیر نامیائے اول و حصوں پر تقسیم کر کے ظاہر کرینگے کہ یہ امراض کس وجہ سے ہلک اور تکلیف دہ ہیں۔

## اولاً بیرونی گندمالی امراض کا بیان۔

(۱) مرض گندمال - زبان لیاٹن میں اسکو اسکرافیو لایٹنے خنزیر کے گلے کی سوچھہ عربی فارسی میں خنزیر - ہندی میں گندمال یا کٹ مال کہتے ہیں۔

بہ بیان مرض گندمال ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک میں یوں فرماتے ہیں کہ یہاں طبی کدالی زن کھو و تاہے جڑوں کو ان کل امراض کے پورہ نصف حصہ کو جو عموماً انسان پر نازل ہوتے ہیں یعنی انسان پر نازل ہونے والے کل امراض کے نصف حصہ گندمالی امراض شمار کئے گئے ہیں۔ اس مرض میں خنزیر کے بیچے اور اس کے زاویہ کے غدودین بسنت اور مگہون کے غدودوں کے اکثر متاثر ہوتے ہیں اولاً ان غدودوں میں ایک چھوٹی سست سوچھہ پیدا ہوتی ہے جس سے ان میں بڑا وٹ جوتی ہے اور یہ بڑا وٹ بغیر کسی ہرج

و تکلیف کے مہینوں یا برسوں تک جاری رہے جب کہ کسی نفل کے بسبب مرض ترقی کرے اور غدودوں میں  
سراوٹ کا میل ہو تو طبیعت بگڑتی ہے۔ مریض کہ جس کی طبیعت شروع سے غیر صحیح تھی اب مہرج اور چین ہو جاتی  
ہے۔ ایک پست قسم کا بخار شروع ہوتا ہے اشتہا جاتی رہتی ہے کان ناک اور کانکھ سے غیر صحیح ریزش ناپید  
جاری ہوتا ہے اور اکثر لڑکیوں میں ان کے زبانی آلات سے ایک تکلیف وہ ریزش جاری ہوتی ہے اب غدود اور  
اطراف کے نرم بافتوں میں سٹرن پیدا ہوتی ہے اس کے ساتھ ہی اندرونی جسمی آلات متلاشش جگہ گردے  
وغیرہ میں گندمالی مادہ کی کچھ کراکٹر میل ہوتا ہے اس مرض کی خاص غفوت سے مریض اور اسکی خویش و آفتاب  
وغیرہ کو سخت نفرت پیدا ہوتی ہے مابعد ایک مدت دراز میں یا تو یہ ایک بد شکل کھڑیا داغ باقی رکھ کر التیام پاتا  
ہے یا اس کے ساتھ دوسرے اندرونی نفل پیدا ہونے پر مریض سفر و البقا کو اختیار کر لیتا ہے۔

(۲) گندمالی پھوٹے۔ یہ اکثر بعد سٹرن گندمالی غدودوں کے نمود ہوتے ہیں یہ اکثر گردوں  
بازو۔ اور لبوں پر ہوتے ہیں۔ اور بدقت اور بدیر التیام پا کر بد شکل کھڑیا باقی رکھتے ہیں۔

(۳) گندمالی ونبلیان۔ یہ بوقت سٹرن گندمالی غدودوں کے وہاں کے اطراف کے نرم بافتوں میں  
پیدا ہوتے ہیں اور انسان کے زیادہ تکلیف دہی کے لئے بھیج بھی مانند گندمالی غدودوں کے بدیر پھپ کرتے  
ہیں اور بعض اوقات گھسے اور بے ترتیب ہوتے ہیں تو اس وقت ان میں بڑے بڑے ناسور پیدا ہوتے ہیں  
اگر یہ ونبلیان جب کبھی جسم کے لائے ہڈیوں پر مثلاً بازو۔ ساعد۔ ران اور ہڈیوں پر نمود ہوتے ہیں تو  
ان ہڈیوں میں سٹرن پیدا ہوتی ہے اور بھیج بھی بدقت اور بدیر درست ہوتے ہیں اور درست ہونے پر بھی  
نہایت بد شکل کھڑیا باقی رہتا ہے۔

(۴) ہڈیوں کی گندمالی سٹرن۔ یہ ایک نہایت تکلیف دہ مرض ہے جس میں سٹرن والی بان  
سوجتی ہیں۔ اور جلد جسم جوان کے اوپر ہو سوجتا اور سرخ ہو جاتا ہے بخار آتا ہے یہ تکلیف تھوڑی  
یا زیادہ مدت جاری رہ کر بعدہ یوسف کے ستر گردو رہو جلنے پر ہڈیوں میں سٹرن پیدا ہو کر مردہ ہڈی کے



جین جین تکرے کھٹا شروع ہوتے ہیں یہ مرض اپنے ہمسایہ باقرون کو بھی خواب کر دیتا ہے خصوصاً مہضولوں کے قریب کے بڈیان متاثر ہوتی ہیں تو مہضولوں کو بھی اپنے شریک کر کے خواب کر دیتے ہیں۔

۵۔ گندھالی آشوب چشم یہ شکایت شیرخوار یا کم عمر بچوں میں پیدا ہوتی ہے اُس میں دونوں آنکھ ایک وقت واحد میں متاثر ہوتی ہیں اور آنکھ سرخ اور آنکھ کے پردہ قرنید پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پیدا ہو کر پھوٹ جانے پر وہاں پھوڑیاں پیدا ہوتی ہیں۔ روشنی کی برداشت بالکل موقوف ہو جاتی ہے جس کے سبب بچہ ہمیشہ پوشے بند کر لیا کرتا ہے وور اکثر تارن میں رہنے کا قصد کرتا ہے آنسو گہرت جاری ہوتے ہیں سخت تکلیف وور دہوتی ہے تاکہ دسور دن میں درود تکفیف ہوتی ہے۔ لیکن سوجھ جاتی ہیں کانوں کے اندر اور باہر شور پیدا ہوتے ہیں اس مرض کے بعد شفا مریض کی بصارت میں خلل آدہ اندھا ہو جاتا ہے۔

۶۔ لعاب دار جھیلیوں کی گندھالی سٹرن۔ لبون کے اندر کی چکنی چکدار اور شفاف پوشش کی لعاب دار جھلی کہتے ہیں۔ اس شکایت میں لب کان ناک کے لعاب دار جھلیاں کم یا زیادہ سڑ جاتی ہیں اور ان میں درود تکلیف پیدا ہوتی ہے۔

۷۔ تخم فوطہ کی گندھالی سٹرن۔ اس میں تخم فوطہ سبب گندھالی مادہ کے پچھ کر بے ترتیب طور پر بڑاؤں کرتا ہے اور بعد چند ایام کے پھوٹ جاتا ہے اس کے ہمراہ فوطہ بھی سڑ کر اس میں سواخ ہو جاتا ہے اور اس سواخ کے باہر چھوٹا ہوا تخم فوطہ باہر نکل آتا ہے اکثر اس کو کاٹ کر نکال دینے پر مریض اچھا ہو جاتا ہے اگر بروقت علاج نہ ہو اس کے ساتھ اندام میں شریک ہو جاوے تو روح مریض ان تکلیف سے سبکدوش ہو چکے لے اپنے نابالغ کی سے کنارہ کش ہو جاتی ہے۔

۸۔ گندھالی مرض مفصل۔ اس میں مفصلوں کی بڈیان درم باقیں سوجھ جاتی ہیں یہاں مفصل نرم ہو کر بے ترتیب ہو جاتے ہیں اس کے پوست میں سوجھ دباؤ لگی پیدا ہوتی ہے اب مفصل کی رویت ایک خاص

قسم کی ہو جاتی ہے تو اس کو زبان انگریزی میں ویٹ سولنگ یعنی سفید سو جھ کہتے ہیں الحاصل مفصل تین پید ہو کر دوسرے بھر پٹ کر نکل جانے پر متعدد ناسور باقی رہ جاتے ہیں اور متاثرہ مفصل ایک مدت سے حرکت نہ کر سکتا رہتا ہے اس حالت کے عصفوں میں قوت حرکت بالکل مفقود ہو جاتی ہے عام طبیعت میں کم یا زیادہ فتور واقع ہوتا ہے جسم کے اندر دینی آلات میں گندہالی مادہ بچھرنے کا میلان ہوتا ہے اگر ایسا ہو تو بیچارہ نیم مرده مریض پر موت زود نازل ہو کر اس کو ایک مدت دراز کے درد و تکلیفات جسمانی سے رہا کر دیتی ہے

## دوم اندرونی گندہالی امراض کا بیان

کوئی بافت جسم انسان میں ایسی نہیں کہ جس میں مجھ نخوس امراض نمود نہ ہوتے ہوں تیسرہ سوسترہ مختلف گندہالی مریضوں کے مشابہہ سے ذیل کے اندرونی آلات میں ان امراض کا واقع ہونا ثابت ہو چکا ہے بحکیم بحیثیت ان کے موثر ہونے کے یکے بعد دیگرے درج کرتے ہیں۔ اول شش یا بعد آنتیں۔ آنتوں کے غدود۔ زرخہ۔ لیمیاٹک گلائڈرز یعنی جسم کے غدود میں رود و مکی ملفوفہ جھلی۔ طحال گردے شش کی ملفوفہ جھلی۔ جگر مجرہ ہوا۔ ہڈیاں تولید و تناسل کے آلات دماغ اور اس کی ملفوفہ جھلیاں مجرہ بول۔ دل کی ملفوفہ جھلی۔ معدہ پوست جسم۔ جسم کی جھلیاں یا گوشت زبان فیئر گلس و ایز فیئر یعنی غذا کو مٹھ سے معدہ میں پہنچانے والی نالی اللبہ اور دل بھ گندہالی مادہ بحیثیت اپنے رنگ کے ایک خاکی دوسرے زرد و جلد و قسم کا ہوتا ہے خاکی مادہ متاثرہ آلات میں منتقل ہوتے چھوٹے چھوٹے مقدار اور سخت دانوں کے نظر آتا ہے اور زرد قسم کے دانے بڑے بڑے اور متعدد و اکثر نرم ہوتے ہیں متاثرہ آلات میں ان دونوں قسم کی بچھر سے ان کے اطراف کے نرم ذراک بافتوں میں بڑا تغیر و تبدل واقع ہوتا ہے جس سے متاثرہ آلات اپنا فعل برابر ادا نہیں کر سکتے جو حالات انسان میں بڑے بڑے درد و تکلیفات وغیرہ کی صورتوں میں نمایاں ہوتے ہیں ہم ذیل میں چند نہایت عام مشہور اندرونی

گندالی امراض تحریر کرتے ہیں۔

اولاً شش کا گندالی امراض سے متاثر ہونا۔ الجبانے اس کے کئی اقسام مقرر کئے ہیں ان سب سے ایک شہور شہم وہ ہے جسکو زبان لیاٹن میں ٹیوہر گیو (تھیسینر یا تھیسینر پرنیٹیس) یعنی لانگری اور زبان انگریزی میں کنشمن یعنی جسم کو کھالینے والا یا برباد کر دینے والا مرض کہتے ہیں۔ فارسی و عربی میں مرض سل و تبوق کہتے ہیں بھلا ایک قریباً لا علاج اور سخت جھک مرض ہے جس کے صرف نام ہی سے خود خوف طاری ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ف صاحب کی کتاب پلین ہوم ٹاک کے صفحہ دو سو پچیس میں درج ہے کہ مشہور شدہ فوت و پیدائش کے کوائدات شمالی امریکہ و فرانس اور انگلڈ سے ظاہر ہوتا ہے کہ عالمگیر امراض بائیہ کے غیر موجودگی کے ایام میں مالک مذکور کے جملہ موت کا ایک ثلث حصہ بوجہ امراض شش کے ہوتا ہے اور بچوں میں بھلا قدر زیادہ تر ہوتی ہے یہاں ڈاکٹر ف صاحب تحریر لکھتے ہیں کہ کبھی بھلا تعداد اموات دراصل مسلول امراضیوں کے ہیں ۱۸۶۶ء میں ملک انگلستان کے جملہ اموات یعنی بتر ہزار چار سو پچیس اموات سے پچیس ہزار سات سو چودہ اموات اس مرض خاص کی وجہ صادر ہوئے اور لٹ کر ہے کہ بھلا انگلستان میں ایک نہایت عام مرض ہے اس مرض سے ہزاروں خاندان تباہ ہو گئے اور ہر سال ہوتے چلے جاتے ہیں اس کے نام سے ہزاروں کے کان کھڑے ہوتے ہیں اور کئے کا پتے ہیں اکثر یورپ میں کسی کو مسلول یا بدقوق یعنی مریض تب ورق کہنا ایک بڑا دشنام یا انسان کی طبیعت میں کراہت یا رنج پیدا کرنے والا ایک زبردست جملہ سمجھا جاتا ہے بھلا انسان کے لیے ایک ایسی سخت بلا عظیم ہے کہ جس سے مریض ہونے پر کونسا بے بسفر دار البقا کو اختیار کر لینا لازم آتا ہے بھلا ایک خاص موردی مرض ہے جو مریض مغرور کے لٹا ورسناتی رہتا ہے اور جب تجربہ ہر تین مسلول سے ایک میں موردی طور پر اس کا ہونہ ہونا ثابت ہوتا ہے اس مرض میں گندالی مادہ اکثر شش کے شش کے اوپر کے حصہ کے مختلف جانیوں میں خون سے متحد اکثر تجربہ ہوتا ہے اس مادہ کی کچھ ہرج

سے انسان میں ایک خشک اور ہلکی کھانسی شروع ہوتی ہے رفتہ رفتہ کچھ کھانسی ترقی کرتی ہے اور جب کچھ بچہ ہوا گندہالی ماوہ نرم ہو کر اپنے اطراف کی شش کے مہین و نازک بافتوں کے چھرا پے آئیر بلغم کی صورت میں خارج ہو کر تباہی تو پستی اس درجہ شروع ہوتی ہے کہ ادنیٰ ریاضت سے مریض کا دم چڑھتا ہے کچھ گندہالی کچھ مہر صاف شش کی شکل پریم و لغیم خارج ہو جانے پر کئی جاسے پاش میں بڑے بڑے غاریا قعر پڑ جاتے ہیں اور ان غاروں میں اکثر کھانسی وغیرہ کے صدمہ سے شقیں پیدا ہو کر اکثر سیرمے سیرخون شش سے براہ منہ و ناک خارج ہوتا ہے بعض وقت کچھ خون خارج ہوتے وقت مجرہ ہوا میں منجمد ہوتا ہے تو تب مسلول کا دم رک کر دفعتاً خاتمہ باخیر ہو جاتا ہے ورنہ خون کے بار بار نکلنے سے مریض لپٹ و ناتوان ہوتا جاتا ہے خون کا شش سے نکلا ہوا کھونڈاں عرب میں نفس الیم کہتے ہیں ایک بڑی بھاری علامت اس مرض مہلک کی ہے اب اسکو خصوصاً پرچہ غذا یا چربی سے بھرنا نہایت نفرت پیدا ہوتی ہے (دیکھو نقص ششم یعنی لحم خنزیر میں کثرت چربی کی وجہ اس کے خوش شش ہو گیا خصوصاً قصہ ہاضمہ پیدا ہو کر موجب مرض سسل کا ہونا) اور کم یا زیادہ ہاضمہ کی طاقت ذایل ہو جاتی ہے اب جس طرح ایام گزرتے جاتے ہیں اسی طرح اس مرض میں ترقی ہوتی جاتی ہے ایک پست قسم کا نجا شروع ہوتا ہے اور ہر قسم کی غذا سے نفرت پیدا ہوتی ہے تشنگی ہوتی ہے نا طاقتی اور جسمی لاغری روز افزون ہوتی ہے یہاں تک کہ مریض کے پوست و استخوان پانی پر جاتے ہیں اس وقت اسہال یا دست شروع ہو کر مریض کی نا طاقتی کو اور زیادہ کرتے ہیں مریض کے عضلات سفل و در کرتے ہیں ان میں سو جھیر پیدا ہوتی ہے اور اس وقت کھانسی سخت تکلیف دہ اور خارج بلغم بمقدار زیادہ ہوتا ہے سبب کھانسی کے مریض چند منٹ سے زیادہ سو نہیں سکتا مریض بار بار بستر مرکروٹیں بدلتا ہے جس سے اسکی سخت بیقراری ظاہر ہوتی ہے اور پسینہ بوقت صبح اتنا جاری ہوتا ہے کہ مریض اس سے بالکل تڑپا ناتوان ہو جاتا ہے اور بوقت شام مریض کو کورزہ آتا ہے

اس کے عضو اسفل میں سخت دو اور جھکے شروع ہوتے ہیں اور اب وقت البول اور ایک غایت درجہ کی پسندی اور ایک قائم سخت وقت نفیس شروع ہوتا ہے پھر سب تکلیفات چذا یا م جاری رہ کر ہوت جو ایک واحد ذریعہ فیض کے مذکور تکلیفات کے دور کرنے کا ہوتا ہے اسپر نازل ہو کر بیچارہ ناتوان والا یعنی تریخ جسم مریض کو مذکور الصد سخت درد و تکلیفات کے گران بوجھ سے سبکدوش کر دیتی ہے۔ اللہ اعلم بالصواب۔

دوم رو وون کے گندمالی امراض۔ اس میں شعبہ اور علم امراض و دین ایک بے شمار دیگر امراض کیوں لار پر ٹو فیس۔

(۱) طبعیہ منفسر پیکا مبنی جذب یا گند زہنا۔ وون کا آپس میں ملتی کرنے والی جھلی کا پیکہ ایک ایک ہو کر اور اکثر لا علی شکایت ہے پیکہ کچھ بچہ بخود بخود ہوتی ہے بنا اس شکایت کی کم یا زیادہ درد شکم سے ہوتی ہے رو وون کے غدد و سبب گندمالی پیکہ کے بڑا دوش کرنے پر شکم سوجتا ہے اور تہا ہوتا ہے اور باقی تمام جسم نہایت لاغر علی الخصوص چونٹراتے جذب ہو جاتے ہیں کہ شکل تمیز ہوتے ہیں کچھ کے جسم کا رنگ پھیکا اور وہ نہایت ناتوان اور پست ہو جاتا ہے اور جریان شکم پیدا ہوتا ہے آخر الاھر ترقی جریان شکم کے ساتھ کچھ کم یا زیادہ عرصہ میں غایت درجہ کا پست و ناتوان ہو کر بوجہ گندمالی پیکہ کے شش و دماغ کے امراض سے فوت ہو کر ایک مدت دراز کے غیر متعل درد و تکلیفات سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔

۲۔ میو بر کیوں لار پر ٹو فیس۔ پیکہ بھی اکثر بچوں میں ہوتا ہے اس میں ہلکی قسم کا شکم میں درد ہوتا ہے غل سے نفرت ہوتی ہے کچھ نہایت پست و ناتوان ہو جاتا ہے شکم میں استفاد کے مطابق پانی پکرتا ہے آخر الاھر سین اور دوسرے سلی یا گندمالی امراض کے شامل ہونے سے مریض اپنے مستعار قلیل ایام عمر کو پورہ کرتا ہے۔

۳۔ دماغ کے گندمالی امراض۔ اس میں گندمالی اتباع آب اندرون سر یا سستہ دماغ خلیو

زبان لیٹن میں میڈر وکھلس کہتے ہیں مشہور ہے یہ بھی اکثر شیرخوار و نوزائیدہ بچوں میں پیدا ہوتا ہے اس میں  
 بچہ کا جسم نہایت لاغر اور اجتماع آب سے سرٹا ہوا جاتا ہے چہرہ بہت ہی چھوٹا آنکھیں بڑی بڑی و نمودار اور جود  
 نکالنے کی جانب ہوتا ہے بچہ ہمیشہ چراند ہا ہوا کر جھپٹا ہے اور وات چاہتا ہے اور اکثر احوال ہو جاتا ہے اور نہایت  
 ناتوان اور غایت درجہ کی بستی ہوتی ہے آخر الامر تشنچ یا فالج سے مریض یا تو حالت تشنچ میں فوت ہو کر درو  
 و کلیفات سے دور ہو جاتا ہے یا اگر فالج ہو اور ناتوان ہونے والا ہو تو ایک مدت میں درست بھی ہو جاتا ہے۔  
 چہارم وہ مرض جو گند مالی مادہ کے تمام جسم میں موجود ہونے پر پیدا ہوتا ہے اس  
 مرض کو اکیوٹ جنرل ٹیوبیکلوز کہتے ہیں یہ ایک عام طبعی مرض ہے اس مرض میں انسان صرف دوسے چھ ہفتوں  
 تک زندہ رہتا ہے علامات اس مرض کے روز افزون ناتوانی اور لاغری سے شروع ہوتے ہیں مابعد لرزہ آتا ہے  
 سخت بخار شروع ہوتا ہے پسینہ کی اور اکثر ہوتی ہے کھانسی سخت وقت نقص ہوتا ہے اور اب مریض نہایت  
 ناتوان و لاغر ہو جاتا ہے ہر زبان کوئی پیدا ہوتی ہے آخر الامر مریض یا تو بسبب بخار و یا دماغ و شش وغیرہ کے امراض  
 متاثر ہونے کے وجہ راہی ملک بقا ہو جاتا ہے۔

## نقص چہارم

لحم خنزیر میں متعدد کیروں کا وجود پایا جاتا ہے۔ سالوتری ولیم ویمس صاحب اپنی کتاب  
 طب حیوانات کے صفحہ ۵۹ میں یوں تحریر کرتے ہیں کہ ”خنزیر جو کچھ سب جانتے ہیں کہ اپنی خورد و نوش میں  
 کوئی خصوصیت نہیں رکھتے بایں وجہ ان کو اقسام کے حشرات الارض اور ان کے لحم یا اندے جن کا وجود و نمود اکثر  
 حیوانی وغیرہ مفرغہ طہون میں ہی ہوا کرتا ہے کھانے کے ہمیشہ موقع حاصل ہوتے ہیں جسکی وجہ ان کے  
 جسم میں اقسام کے کیرے پائے جاتے ہیں انسان کے تائین زمان معلوم شدہ جملہ جانور و ن میں ایک ہی  
 خنزیر ہے کہ جس کے گوشت میں مدفون شدہ بعض کیروں کی خورش پر انسان میں ہلاکت و بد نتائج پیدا ہوتے

ہیں ہم اس بیان زود فہم کرنے کی غرض پر خنزیر کے جسم میں پائے جانے والے اقسام کے کیر وں کو دو قسم پر منقسم کرتے ہیں ایک وہ جن کی خورش پر انسان میں ہلاکت و بدنتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اور ایک وہ کہ کبھی مضر کا حال کوئی تسلی بخش تجربہ حاصل ہوا ہے۔

**قسم اول**۔ خنزیر کے جسم میں پائے جانے والے کیرے جنکی خورش پر انسان میں ہلاکت اور بدنتائج پیدا ہوتے ہیں جیسے جلد و دین ایک ٹریکیٹہ اسپیرس دوسرا ٹینیہ سلیم۔

(۱) ٹریکیٹہ اسپیرس یا گرم خنزیر۔ ہمارے جلد المیے یوروب و امریکہ وغیرہ متفق ہیں کہ ٹریکیٹہ اسپیرس اس ناپاک جانور کا ایک خاص کیرا ہے جیسے ایک بال کے مطابق باریک شکل سانپ سفید اپنے پر آپ پیچیدہ اور ایک تہین جھلی کی جھلی میں مدفون شدہ کیرا ہے جو خصوصاً خنزیر کے مچھلیان یا گوشت میں اکثر اوقات بکثرت پائے جاتا ہے اس کیرے کے حالات ہم بیان لب ٹیانہ طبع مفہم جلد دوم کے ایک سو ستاون صفحہ سے لیکر درج کرتے ہیں ان کیر وں کا وجوہ انسان میں اولاً ایک عجیب سفید دانہ دار گوشت انسان جو اتفاقاً ایک تشريح دان مسٹر و مالڈ کے نظر نے پر بعد تھان پر و فیئر اوون نے اٹھارہ سو پینتیس سن عیسوی میں اپنے بارہ سو تیرین سال بعد زول آیت قرآن <sup>۱۸۶</sup> ظاہر کیا اور ثانی کینہ اسپیرس ایسی پر و فیئر کا جنسا ہوا نام اس کیرے کا ہے۔

ڈاکٹر زنگر صاحب سن ۱۸۶۷ء یعنی بارہ سو اٹھتر سال بعد زول آیت قرآن ان کیر وں کے مرض مہلک کو انسان میں ظاہر کرنے کے باعث ہرے بھر کٹرے گوشت میں بطور سیاہ و سفید بھڑی کر کرہ دانوں کے پائے جاتے ہیں اور انکی مدفونہ تھیلی کے درمیان یا اس کے ساخت میں ان کیر وں کو سیر و فی صدات سے محفوظ رکھنے کے لئے کم یا زیادہ چونہ یا ایک مہین چوندہ کا غلاف مانند پرندوں کے انڈوں کے سیر و فی پوست یا جھلکے کے ساتھ ہے اگر ان دانوں سے ایک کو چیر کر دیکھیں تو ان میں

بِذَآئِحَٰرَہٗمُ عَلَیْکُمُ الْمِیْتَةُ وَالْדَّمُ وَلَحْمُ الْخِزْرِیْرِہٗ

ایک یا کئی نو آغاز کیرے دو یا اڑھائی بار اپنے پر آپ پیچیدہ نظر آتے ہیں جبکو دراز کرنے سے ایک انچ کا تیسواں حصہ گئے جاتے ہیں اور انکی گولائی کا قطر ایک انچ کے ساٹھواں حصہ بنتا ہے اور ایک نو آغاز یا جفت کرنے کے لائق نر کیرہ ایک انچ کا اٹھارواں حصہ اور مادہ ایک انچ کا آٹھواں حصہ لانا ہوتا ہے یہ کیرے خصوصاً لحم خنزیر میں اکثر پائے جاتے ہیں جب ان کیروں سے پر لحم خنزیر گرم خون والے جاندار مثلاً چارپائے وغیرہ اور انسان کے کھانے میں آتی تو یہ کیرے بہتر گوشت داخل معدہ ہو کر وہاں اپنے اطراف کے گوشت اور ان کے ملفوفہ تھیلیوں کے فعل فیضیہ سے مضام یا جذب ہو جانے پر اس سے جدا ہو کر بغیر مر جانے کے معدہ سے آنتوں میں داخل ہوتے ہیں اور یہاں دو دن کی مدت میں یہ کیرے آغاز ہو کر اندون سے خارج ہو جاتے ہیں پھر انڈے (جو اصل میں کیرے ہی ہوتے ہیں) ناندگس خاگی کے نو زائیدہ کیروں کے جو مکو گوشت پر نظر آتے ہیں اور جبکو عوام نا سمجھی سے کس خاگی کے انڈے کہتے ہیں) چھ سے آٹھ دن میں مادہ کیروں کے سکموں میں تیار ہو کر بغیر کوئی پیش کے ہر ایک کیرہ کے شکم سے سیڑیوں پیدا ہوتے ہیں اور پھر نو زائیدہ کیرے ایک مدت قلیل میں آنتوں کی دیواروں کو چھید کر جسم کے کل عضو و آلات کے گوشت یا نرم بافتوں میں پھیل کر پندرہ دن کے عرصہ میں اپنی جائے استقامت کے اطراف کے گوشت کی خوراک سے قد و قامت میں پوری ترقی کرتے ہیں اور اپنے مانبا یا کیروں کے مطابق بیان ان کے قیام کے گزریا ہر ج کے باعث ایک تھیلی کے تیار ہونے پر اس میں ملفوفہ ہو رہتے ہیں ان نو زائیدہ ہمیشہ کیروں کا جسم انسان میں داخل ہونا اسپر بہت خطرناک حالتیں پیدا کرنے کا باعث ہوتا ہے اور بعض حالتوں کے نمود پر باعث ہلاکت بھی ہوتا ہے۔ ڈاکٹر تیار صاحب کرم خنزیر کے مرض مسلک کی علامات یوں بیان کرتے ہیں "علامات اس مرض کے سخت یا ہلکے بحسبیت ان کیروں کے اکل کی تعداد پر اور سوا سے اس کے انکی مقدار نسل اور ان کے آنتوں سے جو نزلہ داخل ہو چکی تعداد پر منحصر ہے بجا ڈاکٹر التہا اس متاعب یہ یوں ہے کہ جب یہ شخایت نالگیں



طور پر شہر برگ میں جو قریب گندڑی برگ واقع انگلستان شروع ہوئی اور اس وقت ایک عورت تھوڑا خام کچھ  
لحم خنزیرہ وٹی کے تھراہ کھانے پر بیمار ہو کر مگر گئی اور اُس کا بچہ اپنی ماں کے ساتھ چچہ کے چوسنے سے ہلکے طور  
پر بے حرکت معدہ کے جسم میں کھم داخل ہونے نوذائیدہ کثیروں کے علیل ہو کر درست ہو گیا حسب تحریرات بعد  
مورخون کے اس مرض کے شروع علامات موقوفی اشتہا اور ایک خاص قسم کی بے ضرگی غشیان اور خوش  
قی ہوتی ہے جسمی طاقت زایل ہو جاتی ہے بعد ازاں دست جاری ہونے جن طبیعت میں سخت ناسازی  
معلوم ہوتی ہے گردن باز و پینڈلیوں میں درد و سختی پیدا ہوتی ہے پھر درد و سختی بوجہ چھیدنے اور  
ادھر ادھر سفر کرنے ان نو آغاز کثیروں کے ہوتی ہے بعد اس کے ایک سخت نجا شروع ہوتا ہے چہرہ اور  
آنکھ کے پوٹے سوچ جاتے ہیں بدبو پسینہ بمقدار زائد نکلتا ہے اور چند ایام تک اعضا کی سختی ترقی  
کرتی جاتی ہے حتیٰ کہ تمام جسم کا گوشت یا پھلیاں دردناک اور نہایت خُش ہو جاویں تنفس لیتے وقت  
یعنی اس فعل کو ادا کرنے والے پھلیوں میں سخت تکلیف ہوتی ہے اور نیند مطلق نہیں آتی افسوس کہ  
بیمار یہ مریض اس ناپاک لحم خنزیرہ کے صرف کھانے کے ہی جرم میں رات و دن ایک سخت درد اور  
تکلیفات جسمانی میں مبتلا ہو جاتا ہے اگر ان کثیروں کا علاج سوئے ڈیا فورم یعنی سینہ اور شکم کے اندر  
کے درمیان پر وہ پر ہو تو علامات مذکور کے ساتھ سخت تکلیف دہ چکی شروع ہوتی ہے اور جب  
پھر زخروہ کی پھلیوں میں داخل ہوں تو آواز بہاری ہو جاتا ہے بعض مریضوں کے جسم کے خاص  
خاص جگہوں میں نہایت غصی درد پیدا ہوتا ہے جب کبھی زیادہ مقدار میں اس قسم کا لحم خنزیرہ میں ان کثیروں  
کی موجودگی ہو اگر کھانے میں آوے تو تب ان کثیروں کی ایک کثیر تعداد جسم کی پھلیوں میں داخل ہوتی  
ہے جب ایسا ہو تو مریض کا کل جسم مفلوج ہو جانے پر وہ ایک نہایت ردی حالت میں فریشتہ تر ہو جاتا  
ہے چہرہ اور آنکھ کا ورم ایک ہفتہ تک جاری رہتا ہے بعد ازاں اس کے زایل ہو جانے پر اولاً مریض  
کے پوٹے اور پینڈلیوں پر اس پیدا ہو کر البتہ شکم چھاتی و پٹ وغیرہ سوچ جاتے ہیں اور چوتھے ہفتہ

کے اوائل ایام میں حالتِ مریض نہایت خراب اور لائقِ ترس و وحشت ہو جاتی ہے۔ لیکن ان ایام میں مریض کی زبان خشک اور جسم میں نہایت سخت درد اور پسینہ بمقدارِ زیادہ نکلتا ہے۔ منہ بدقت کھلتا ہے رات و دن تیسہ چارہ نڈائی کی وجہ مریض نہایت بے چین اور سچن بدیان پیدا ہوتا ہے آخر الاموت اکثر اوقات حیوانی قوتوں کے بدرجہ غایت بڑھنا شروع ہوجانے سے بیمار مریض پر نازل ہو کر ایک مدت دراز کے ناجائز اور غیر متحمل درد و تکلیفات کے بوجہ گران سے اسکو سبکدوش کر دیتی ہے اور اس مرضِ خاص میں ذاتِ الریه پر ٹوبنیش (یعنی سوزشِ اس جھلی کی جو معدہ جگر گردے طحال و رتین وغیرہ کو ملفوف کرتی ہے) پلوروزی یعنی دل و ریشش کی ملفوفہ جھلی کی جلن سے سخت مہلک امراض اور استسقا پیدا ہوتا ہے کہ زور حملہ مرضِ صحت پذیر حالات میں دردِ سوج اور جربانِ شکم موقوف ہوجاتا ہے وقتِ شمس کی تکلیف جاتی رہتی ہے نیند آتی ہے پرورش و تغذیہ کی خواہش ہوتی ہے جسمی قوت و حرکت پیدا ہوتی ہے لیکن مریض غایت درجہ کاناٹوان اور اس کے جسم کے بال گر جاتے ہیں اور اس وقت کرم خنزیر مریض کے جسم کے مچھلیان یا گوشت میں خوش قسمتی سے اپنے تخمیلیوں میں ملفوف ہوجاتے ہیں۔

طب رابرٹ صفحہ ۶۹۳ میں لکھا ہے کہ بعض وقت اس مرض کی بنا ہیضہ و بائی یا منہرج سم مثلاً سنبل سید کے مسموم انسان سے علامات یعنی ودست وغیرہ سے ہوتی ہے۔ سالوٹری ڈاکٹر ولیم ولسن صاحب کی طب حیوانات کے صفحہ ۳۹۷ میں یوں تحریر ہے کہ بعض مورخوں کے حسبِ بیان خنزیر خود کچھ بھی ان کیروں کے مرضِ خاص میں مبتلا ہوتے ہیں اور ان میں اس مرض کے خاص علامات موقوفیِ اشتہا، مجبوری اور ہر قسم کی حرکاتِ جسمانی سے سخت نفرت یا نا کامل طور پر جسمی اعضا میں مغلوبی پیدا ہوتی ہے اور یہی مرض ہے کہ انسان میں ایک نہایت شدید جانکنی طاری کر کے اس وقت تک زندہ رکھتا ہے کہ موت بہتر حم نازل ہو کر ان تکلیفات سے اسکو سبکدوش نہ کرے۔ ایسا ہی کتاب کے صفحہ ۳۷۷ میں یوں تحریر ہے کہ شاہی سالوٹری دارالعلوم انگلستان کے حسبِ آئین ان کیروں سے ایک متاثرہ خنزیر کے حالت

زندگی میں کوئی بدعلا مات پاس نہیں گئے لیکن متاثر خنزیر کو اس کے بدکشتن چیر کر دیکھنے پر اس کے کل جسم میں قریب ایک کڑوڑ سا ٹھنڈا لاکھ زندہ مڑائی کیتہ اسپرین کیرے پاس گئے۔

ڈاکٹر ٹیانر صاحب مرض کرم خنزیر کے علاج میں یوں فرماتے ہیں کہ اس مرض کے علاج کے نتائج کسی طور پر خاطر خواہ نہیں ہیں اور نہ جسم یا گوشت انسان میں مفلوہ کٹیرون کے زائوں یا انکو ہاک کرنے کے لئے ہی کوئی تسلی یا فائدہ بخش علاج اب تک معلوم ہوا ہے۔

ڈاکٹر ٹرننڈ صاحب اپنی کتاب فارن زکامیڈائسنس میں ضمن بیان اس کیرے کے یوں تحریر کرتے ہیں کہ اس میں مرض کا طبی معالجہ تا بین زبان غیر سودمند ہے۔ طب رابرٹ لیج ہشتم کے صفحہ ۴۹۴ میں لکھا ہے کہ اس بیماری کے روک کے لئے لحم خنزیر کے خورش کو ترک کریں جو ان کٹیرون سے پر مواد اس کے فروخت کرنے کے آگے خوردبین سے ان کٹیرون کی موجودگی یا غیر موجودگی کے لئے امتحان کریں اور اس سے بالکل محفوظ رہنے کے لئے، زکامی لحم خنزیر کی خورش کا ایک نہایت عمدہ طریقہ ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ صاحب کی رائے مذکورہ کو قابل قدر ہے مگر عوام میں اس سے کی پابندی دشوار اور اس کو رواج غیر ممکن نظر آتا ہے۔

ہم اس کیرے کے باقی حالات ڈاکٹر ٹھ صاحب کی کتاب بلین ہوم ٹاک کے صفحہ ۵۹ سے لیکر یہاں درج کرتے ہیں۔ ”یہ مرض کرم خنزیر ۱۸۵۵ء میں ایلپور عالم کیرلک جرمنی کے چند حصوں میں بڑی شدت سے نمودار ہو کر متعدد انسانوں کے تلف کر دیا باعث ہوا اور یہ مرض اس شہر یعنی نیویارک و پنسلوانیا واقع امریکہ کے اکثر حصوں میں ہوا اس کے بہت کثرت کے ساتھ جانب مغرب اس اقلیم کے (کہ جن جانیوں میں بکثرت تمام لحم خنزیر غذا استعمال ہوتا ہے) واقع ہو کر بہت قتی جانوں کے تلف کرنے کا باعث ہوا اور اس کرم خنزیر کی تحقیقات کے لئے شہر کچا کو واقع امریکہ میں ایک مجلس طبی مقرر ہو کر بارہ سو خنزیر کے قتل پر امتحان اہر اٹھاؤں سے ایک میں ان کٹیرون کی موجودگی ثابت لگی اور اس مجلس کی صلاح تھی

کہ لحم خنزیر کو آسا جوش دیا جاوے کہ بھیکھ کثیرے بالکل مر جاوین اس کام کے لئے ایک سو ساٹھ درجہ کی گرمی کرنی  
 ہنسی (بختہ شدہ لحم خنزیر کے کثیرے جنوبی افریقہ کے حشیون کے بہونے ہوئے کثیروں کے  
 مانند باوا یقہ ہوتے ہوں) اور دوسرے محققوں کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ خنزیر خوار انسان ان کثیروں  
 سے متاثر لحم خنزیر کے فی مربع انچ کے داخل معدہ کرنے پر اٹھارہ ہزار کثیرے اکل کیا کرتے ہیں اور  
 ہر چاس خنزیر سے دس میں بھیکھ کثیرے موجود رہتے ہیں کہ حکمو ایک اخبار طرقاتیون بیان کرتا ہے کہ اگر  
 بھیکھ تحقیق ہے کہ ہر چاس مغربی خنزیر سے دس ان کثیروں سے پرزہتے ہیں اور ملک جرمنی میں بھیکھ تعداد  
 فقط فی صدی چار ہے جہاں یا جن تمام گلیوں میں عوام بوجہ مرض ان کثیروں کے بطور ایک مرض نایہ  
 کے فوت ہوا کرتے ہیں تو سو اسے اس بلا سے لحم خنزیر کے خوف مہفیہ وبائی بالکل پیچ و تاقی ہے ان  
 نہایت مہین کثیروں کا کڑوڑوں کے کھانے میں آنا ایک مسئلہ دل لگی نہیں کیونکہ وہ سب انسان جو  
 ایک بڑی قیمت اپنی اس قسم کے غذا کے لئے صرفہ کر کے اکل کیا کرتے ہیں اس لئے کہ بھیکھ لحم خنزیر کے کثیرے  
 بعد از ان کے اجسام کو اپنی غذا بنائیں اور یہاں تک کہ کھائیں انکو قبر میں علاوہ دوسروں کی خوش  
 کے لئے انکو وہاں پر رکھ چھوڑنے کے تو تب بھیکھ دل لگی و قدر و منزلت اس لحم خنزیر کی صاف عیان  
 ہوگی ۔

ترائی کینیہ اسپیریس یعنی کرم خنزیر لحم خنزیر میں پائے جانا اور بھیکھ کثیرے بہترہ لحم خنزیر بعد خوش  
 داخل جسم انسان ہو کر باعث مرض ہلک ہونا اور اس سے بیشتر انسان کا فوت ہونا خنزیر اور غیر خنزیر خوار  
 انسانوں میں ایک بڑی بحث و مباحثہ کی تحریک کا باعث ہوا شہر برلن پایہ تخت پر نکال کے قصابوں  
 کی انجن کے ایک جلسہ میں ایک طبی پروفیسر مہلک سالوتری ڈاکٹر ابن نامی اس عرض پر مقرر کئے گئے  
 کہ دسے کوئی عہد تجویزات کے غلڈر آدے سے کرم لحم خنزیر کے مرض خاص کے روکنے کی کوئی تدبیر سوچیں  
 ڈاکٹر ابن جہاں اس کل معاملہ کو خلاف دے بنیاد کھکھراں کثیروں سے متاثر لحم خنزیر کے اس مقدار کی خوش

پر اپنی خوشی ظاہر کئے جتنا کہ انکو دیا جاوے لیکن جب ایک ٹکڑا ان کیٹروں سے پوٹم خنزیر کا ان کے پیش کیا گیا تو وہ پس پیش کرنے لگے اور یہ مشہور کیا گیا کہ وہ اس کے کھانے سے صاف انکار کئے لیکن اس جلسہ کے شرکاء کے طعن و تشنیع کی وجہ وہ ان کے پیش کردہ لحم خنزیر سے ایک چھوٹا ٹکڑا اوتنوں سے توڑ کر کھائے اور معاذ ربی تمام اس مقام سے ٹکڑے قریب کے ایک دو افروش کی دکان سے ایک ایسی زبردست دوائی ملی لیکر کھائے کہ جس سے ہمارے با علم ڈاکٹر کے لجا بون کو حالت ناسیدی میں ان کے اچھے ہونے کے لئے ایک بڑی مشقت کو گوارا کرنا لازم آیا۔

قطع نظر جملہ امور و حالات مذکورہ کے بعض اشخاص ایسے ہیں کہ کرم لحم خنزیر کے وجود اور ہونہ کو لحم خنزیر میں قبول کرتے ہوئے دعوے کرتے ہیں کہ یہ کھڑے لحم خنزیر کو خوب جوش دینے سے بالکل بے ضرر ہو جاتے ہیں اس شبہ کے رفع کرنے کے لئے ہماری زیرین تحریر ڈاکٹر کوین صاحب کی طبی نصحت کی جلد دوم مطبوعہ جدید (۱۹۴۲ء) کے صفحہ ۵۲۶ ہم پیش کرتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر ایڈینڈ نے پارکس صاحب اور جارج جیمز صاحب یون فرماتے ہیں کہ ان کیٹروں سے پر لحم خنزیر کا غذا استعمال کرنا بد رجنہ غایت خطرناک ہے کرم لحم خنزیر اور سٹی سیرس لینے کد و والاؤں کے تخم سے پر لحم خنزیر کے پکواے جانے پر بھی ان کیٹروں کے موت کی امید نہونے کی وجہ اس قسم کے گوشت کو فروخت کرنے سے روک دیا جائے۔

عموماً لحم خنزیر کو خوب جوش دیکر اس میں ملفوفہ کرم خنزیر کے موت کے سماعی ہونا عوام کے لئے ایک امر دشوار نظر آتا ہے کیونکہ باوجود اس گوشت کے حسب تشفی ہمیشہ بچت کرنے کے رواج اور صلح کے عملد رآمد پر بھی تاحال ان کیٹروں کا مرض خاص اور ہلاکت خنزیر خواہ انسانوں میں ہمیشہ واقع ہونا ایک ایسا امر ہے کہ یا تو یہ کھڑے بوجہ لحم خنزیر کے حسب معمول کم یا زیادہ و بنیز یا گندہ ہونے کے کمال طور پر پخت ہو کر مردہ نہونے کے ہوں یا ان کا گرمی سے بھرہ گوشت مرنا ممکن نہو یا یہ کھیرے

بعد پخت جسم انسان میں داخل ہونے پر بھی زندہ ہو سکتے کی قدرت رکھتے ہوں ہماری اس رائے کی تصدیق کے لئے ڈاکٹر جارج ہلاک صاحب کی کتاب گید ٹولہٹ کے صفحہ ۲۸۸ کی زیرین تحریر اور ڈاکٹر فٹ صاحب کی زیرین رائے کافی ہے کہ لحم خنزیر کے ان کیرون کو مارنا ایک نہایت دقت انگیز ہے اور ان کیرون سے متاثر لحم خنزیر کو ہرگز نہیں کھانا چاہیے کہ اسکو خوب جوش یا کپوا یا نچا وے اگر خنزیر کے پیٹھے کے نہایت اندرونی گوشت کا ایک ذرہ یا ایک نہایت کم مقدار تکرار یا حصہ جو رہا و بغیر جوش یا کپوا جانے یا گرم ہونے کے قریب اس گرمی کے پانی میں جو کھولتا یا جوش کرتا ہو تو ایسے گوشت کے انسان اکل کرنے پر اس کے ہمراہ متعدد دگر م خنزیر داخل مجدد ہو کر باعث مرض گرم خنزیر اور ہلاکت کے ہوتا ہے۔ "یہ البتہ ممکن نظر نہیں آتا کہ گندہ لحم خنزیر کے اندرونی حصہ کو بھی سیرنی طبعوں کے مطابق کھولتے پانی کی گرمی کیان پہنچ سکے۔

اس امر میں ڈاکٹر فٹ صاحب اپنی ذاتی رائے کتاب پلین ہوم ٹاک بہ بیان لحم خنزیر یون تحریر کرتے ہیں کہ "سیرنی ذاتی رائے اس امر میں بھی ہے کہ کچھ کیرے اُن کے پکائے یا جوش دیکر کھائے جائے پر اسوقت تک جسم انسان میں پھر زندہ نہیں ہو سکتے کہ جب تک اس میں نجاسین یا غلاظتیں اُنکی پرورش کرنے کے لئے اور انکو بارشانی زندہ کرنے یا انکی پیدائش از سر نو کرنے کے لئے نہ موجود ہوں۔ یہ عیان ہے کہ خنزیر ایک غلیظ و ناپاک جانور ہونے کے ہی وجہ کچھ کیرے اس میں بکثرت تمام خود بخود پیدا ہوتے ہیں۔ اگر کسی انسان کو مرض گندال ہو دیا کسی دوسری شکایتوں سے خون کشیف یا غلیظ ہو یا خون میں کسی قسم کا فساد موجود ہو تو مردہ گرم خنزیر میں بارشانی زندہ ہونے اور از سر نو نمود ہونے کی قابلیت اس قسم کے انسانی اجسام میں پیدا ہو جاتی ہے باز اس کے کہ ان کیرون کو کتنی ہی گرمی دیا جائے یا انکو بھونچا جاوے۔ پھر تو ہر کوئی جانتا ہے کہ کیرے خصوصاً بوسیدہ یا سڑا ہونے میں ہی پیدا یا نمود ہوتے اور پرورش پاتے یا سرسبز ہو کر تھے ہیں اور جب کبھی کسی

کسی ایک زخم یا بچوڑے میں نمود ہوں تو وہ وہاں کے مریض جسمی جھلیوں وغیرہ میں ہی رہ کر کھا دیتے یا اپنا بچہ نعل وہاں ادا کیا کرتے ہیں۔ اس طرح میں یقیناً جانتا ہوں کہ کرم لحم خنزیر کی بھی یہی حالت یا کیفیت ہے۔

(۲) ٹینینہ سو لم یعنی کدو دانہ اکثر نامور حکماء یورپ و امریکا وغیرہ کے بارہا تجربوں کا نتیجہ اس امر کو مسلم الثبوت کر چکے ہیں کہ لحم خنزیر کے خوراک سے انسان کے شکموں میں کدو دانے پیدا ہوتے ہیں اور پھر امرضا باطنہ ساتھ ساتھ ثبوتی کے بارہا کثرت اور قیدیوں پر آزمائے گئے۔ ہم اب یہاں پر اس کیرے کا بیان طب ثانیہ جلد دوم طبع ہنتم کے ۵۵ صفحہ سے لیکر درج کرتے ہیں۔

اس کیرے کو زبان لیاٹن میں ٹینینہ سو لم انگریزی میں ٹیپ ورم اور دو میں کدو دانہ کہتے ہیں۔ پھر کیرے مطلقاً انسان کے شکم یا آنتوں میں پائے جاتے ہیں۔ رنگ انکا سفید و زردی مائل کبھی کبھی پانچ سے دس گز لائے بلکہ اس سے اور زیادہ۔ اور قریباً وہی انچ کے چپے معمولی لالہ

اس کیرے کی ایک دوا پھر ہوتی ہے اس کے ایک انتہا پر جو کہ سر پہ چار منہ ہوتے ہیں جن کے سبب پھر کیرے امرو کے لحاظ دار جلی سے چسپیدہ یا اسکو پکڑے رہتے ہیں حسب تحقیقات ڈاکٹر کجمنسٹر کے ثابت ہوا کہ پھر وہی کیرے لحم خنزیر کے جن جسکو زبان لیاٹن میں سسٹی سیرس سلویس کہتے ہیں جو

اکثر خنزیر کے گوشت میں پائے جاتے ہیں جیگانام زبان انگریزی میں پورک میٹل ہے جو لحم خنزیر میں بطور مقید اندون یا آغاز پوزیر کیرین کے نظر آتے ہیں۔ پھر دانے کثرت تمام یا کڑور یا متاثر لحم خنزیر میں پائے جاتے ہیں۔ انسان میں کدو دانوں کی موجودگی سے اکثر دام خواہش غذا ناطق

شکم میں درد۔ مثانے میں ہرج۔ دوران ستر کاٹوں میں آوازیں نوبات غشی یا بے ہوشی۔ بقراری لاغری۔ ناک اور منبر میں خراش پیدا ہوتی ہے ڈاکٹر ثانیہ صاحب بہ بیان اسباب کرم شکم اپنی طب طبع ہنتم جلد دوم صفحہ ۵۶ میں منجملہ اور اسبابوں کے بطور ایک عام سبب یوں تحریر کرتے ہیں کہ کدو دانوں

کے انڈے یا آغاز بذریعہ کثیرون کا داخل ہونا معدہ میں کثرت استعمال کیے یا بد حیوانی غذا حصہ صا لحم خنزیر کے ڈاکٹر جانج ہلاک صاحب اپنی کتاب گید ٹولٹ کے صفحہ ۸۹ میں یہ بیان اس کثیرے کے یوں تحریر کرتے ہیں کہ ان کثیرون کے بسبب انسان میں نہایت سخت مفرت بخش سواسے اس کے ہلکے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ مغربی اطباء کے تجربہ سے بھربات ثابت ہے کہ بھیکہ کدو دوائے اہل ہجو کے شکوہ میں بوجہ نہ استعمال کرنے لحم خنزیر کے پائے نہیں جاتے۔

قسم دوم خنزیر کے جسم میں پائے جانے والے کثیرے جنکی غوروش پرانگی مفرت کا انسان میں تاحال کوئی تسلی بخش تجربہ حاصل نہوا ہو ہم ان کثیرون کے حالات سالو ترمی ولیم ولیمس صاحب کے طب حیوانات کے بات ۷۳ سے یہاں درج کرتے ہیں بھیکہ کثیرے جملہ تیرہ تا این زمان وقوع میں آسے ہیں۔

لارج تھارن ہڈو ورم یعنی بڑے کلٹے کے مطابق سرد الا کثیرہ بھیکہ کثیرہ سور کی آنتوں میں پایا جاتا ہے۔ نر کثیرہ تین یا چار انچ اور مادہ پندرا انچ سے دو فٹ تک لانی ہوتی ہے۔ بھیکہ کثیرے ملک جرمن اور فرانس کے جزائر کے خنزیر میں کثرت تمام پا جلتے ہیں اور بڑیر یا انگلستان کے خنزیر میں کثرت پایا جاتا ہے۔ فرانس کثیرہ کو خنزیر میں ایک ہی عام اور نہایت مفرت بخش کثیرہ اپنے رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں اور صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ بھیکہ کثیرے اکثر خنزیر کے آنتوں کو چھید کو جسم دوسرے آلات میں قیام کرتے ہیں جس کے بسبب ان میں خوفناک امراض پیدا ہوتے ہیں اور بعض خنزیر کے آنتوں میں ان کثیرون کے چھید نے سے اتنے سوراخ پائے جلتے ہیں کہ جس کے بسبب بھیکہ کا رخانوں میں تجارتی ساسج (گوشت کا خیمہ) مصالجات کے جھلیوں یا آنتوں میں تلفوف ہوا ہو) بنوانے کے تسعل نہیں ہو سکتے ان کثیرون کی پیدا کی وجہ خنزیر بڑے بڑے تکلیفات میں مبتلا ہوتا ہے اور اکثر مر جاتا ہے۔

۲- اسکیس سوالہ قسم کے کثیرے سور کی آنتوں میں پائے جاتے ہیں۔



۳۔ اسپیر و پیپرہ اسٹریگیلیٹہ۔ قسم کے کٹرے خنزیر کے اٹھہ میں نظر آتے ہیں۔

۴۔ اسپیر و اسکولیٹیہ۔ قسم کے کٹرے خنزیر کے زبان کے گوشت میں پائے

جاتے ہیں۔

۵۔ اسٹریگیلیٹس ٹینٹیس۔ قسم کے کٹرے خنزیر کی آنتوں میں دیکھے جاتے ہیں۔

۶۔ اسٹریگیلیٹس پیارہ و فورس۔ قسم کے کٹرے خنزیر کے نرغہ اور شش کے ہوائی نالیوں میں نظر آتے ہیں۔

۷۔ اسٹیفیا ٹیورس و ٹینٹیس۔ قسم کے کٹرے خنزیر کی گردن یا اس کے اطراف کی باقون میں ہوتے ہیں۔

۸۔ ٹریکو گفلس۔ قسم کے کٹرے خنزیر کے رودن میں پائے جاتے ہیں۔

۹۔ وٹومہ ہیاٹیکم۔ قسم کے کٹرے خنزیر کے پتے اور پتے کی نالیوں میں پائے جاتے ہیں۔

۱۰۔ وٹومہ اسپیلیانسی اولیم۔ قسم کے کٹرے خنزیر کے پتے اور پتے کی نالیوں میں ہوتے ہیں۔

۱۱۔ وٹومہ اسپیلیسیس۔ قسم کے کٹرے خنزیر کے چمکیدن یعنی عام بسم گوشت میں نظر آتے ہیں۔

۱۲۔ ٹیس ٹیس کس ٹینہوکالس۔ قسم کے کٹرے خنزیر کے جگر اور صفرائی نالیوں کی دیواروں میں اور ششوں کے ملفوفہ ہتھکڑیوں میں اور اس پر وہ یا

جھلی میں جو سینہ اور شکم کے درمیان واقع ہے پائے جاتے ہیں۔

ہمارے مذکورہ گھڑوں سے کسی ایک کے جسم خنزیر میں پیدائش پر وہ کم در زیادہ

تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے اور اکثر نوبت بہ ہلاکت ہی ہوتی ہے۔ ان کیڑوں سے پر لحم خنزیر یا اس کے اندرونی آلات وغیرہ کے کھاسے جانے پر انسان میں بدنجان پیدا ہونے کا نا حال یا ضابطہ کوئی تجربہ نہیں کیا گیا جو نہایت ضروری نظر آتا ہے۔

۳۱۔ یونائیٹڈ اسٹیٹس فلیم امریکہ کے صیغہ زراعت کے پروفیسر جان مچلی صاحب روز ۱۷ مئی گزشتہ تاریخ دوسری ماہ اپریل ۱۸۵۹ء کے پیرچر میں یون تحریر فرماتے ہیں کہ میں چہار سال تک سرکار یونائیٹڈ اسٹیٹس یعنی شمالی اقلیم امریکہ کے لفف حصہ جنوبی کے خنزیروں کا کھن رہا تو لحم خنزیر میں خوردبین سے ٹرانزیکٹس کی موجودگی کے دریافت کے لئے امتحان کرتے وقت جبکہ ایک قسم کے کیڑوں کی جماعت کثیر لحم خنزیر میں موجود ہونا ہر وہ پایا گیا۔ شکل ان کیڑوں کی لابی اور دونوں انتہا غیر نوکدار اور بیکہ کیڑے اکثر اقسام کی صورت و شکل میں پائے جاتے ہیں جو بعض وقت لائبے اور پٹے اور کھن کوٹے اور موٹے اور کبھی قریب قریب گول ہوتے ہیں اور بعض اوقات ان کیڑوں کی بقدا و خسریر کے ایک واحد مچلی میں لانا ہوتا ہے ان کیڑوں کی مجموعی باکل تشبیہ ایک کیسہ کے مطابق پائی جاتی ہے جس کیسہ کے تمام قلع میں بالائی شکل کے اندے جو دراصل کیڑے ہوتے ہیں بھرے رہتے ہیں جنکی تعداد ایک واحد کیڑے یا کیسہ میں سیکڑوں ہوتی ہے خیال کیا گیا ہے کہ بیکہ کیڑے لامفر ہوتے ہیں حکوٹار کوس پر یدیم اور سوڈس پر سین کہتے ہیں۔ ان کیڑوں کی لانا تعداد کا ایک غذائی شے میں پائے جانا اور انکی حالات زندگی سے ہمارا نہایت کم واقف رہنا ایک نہایت تعجب خیز امر ہے۔ پروفیسر جان مچلی صاحب اور جملہ خنزیر خواہ اقوام یورپ و امریکہ وغیرہ کو ہمارے مذکورہ بارہ قسموں کے خنزیر کے جسمی کیڑوں کے حالات زندگی سے ناواقف رہنے پر بھی سخت افسوس ظاہر کرنا لازم آوے گا۔ ہمارے خالق القوی و رب البعزت کے کل مخلوقات جہاں میں کوئی ایک واحد جاندار سوا لحم خنزیر کے نا حال پایا یا نہیں

گیا کہ جس جسم اقسام کے کیڑوں کا جائے قیام یا سکن ہو۔

## نقص پنجم

لحم خنزیر کا جملہ انسانی غذا سے ویر مضہم ہونا رو ہے زمین کے کل خنزیر خوار انسان بھیہ بات جانتے ہیں کہ لحم خنزیر و دنیا کے جملہ انسانی کھانوں کی اجزا یا اشیاء سے زیادہ تر ویر مضہم ہے۔ اطباء نے بار بار اس کی تصدیق کی اور انہیں انسانی صحت کے ذاتی تجربہ جو لحم خنزیر کو غذا استعمال کرتے ہیں ہماری تصدیق کو کافی و وافی ہے۔

غضروف و فاسی ششی جو جسم حیوان میں سوا سے ہڈیوں کے سخت تر ہوتی ہے اگر انسان کے کھانے میں آوے تو اس کے مضہم ہونے کے لئے چار گھنٹے اور پندرہ منٹ کا عرصہ درکار ہوتا ہے خلاف اس کے لحم خنزیر کے مضہم ہونے کے لئے غضروفوں کے عرصہ مضہم سے ایک گھنٹہ زیادہ یعنی لحم خنزیر پانچ گھنٹے پندرہ منٹ کے دراز عرصہ میں کہیں مضہم ہوتا ہے۔ انسان کی غذا اس کے جسم کے لائق یا مرتب ہونے کے لئے جن آلات جسم میں مجموع ہوتی ہے اسکو معدہ اور نبتین کہتے ہیں اور اس فعل کو جس سے کہ انسان کی غذا معدہ اور آنتوں میں ٹھیک لائق جسم ہوتی ہے قوت ہاضمہ کہتے ہیں قوت ہاضمہ انسان کے لئے ایک بڑی خداوندی نعمت ہے جسم انسان کی زندگی کا پورا پورا مدار ہے۔ اسی کا سبب ہے کہ جس سے ہم سب بوقت پیدائش ایک ہاتھ بھر کے قدر و قامت سے اپنے ذیل و ڈول میں اپنی ترقی حاصل کئے اور ہر قسم کے شعور سے سرفراز ہوئے اس کی بدولت ہم اب چلتے ہیں پھرتے ہیں بولتے ہیں سمجھتے ہیں سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔ غرض وہ سب انسانی افعال کی ادائیگی کی قابلیت ہم سب میں پائی جاتی ہے جس کی ہم کو ضرورت ہے۔ الحاصل اگر ہم جسم انسان کو مثلاً ایک گھڑی مقرر کر دیں تو فعل ہاضمہ اس کی میں اسپرنگ (یچہ اپنے پر آب پیچیدہ ایک بڑبڑہ

گھڑی ہے جس کے پچھون کو گنجی سے ایسین ملتی کر دیا جاتا ہے۔ جس کے ٹپے پچھون کے بتدیج کھلتے رہتے  
 سے تمام گھڑی کے پیرزوں میں قوت حرکت جو عین ذیرومی علامت ہے پیدا ہو جاتی ہے۔ ہے  
 اس طرح جسم انسان میں فعل باضمہ ہے جس کے چلنے یا برابر جاری رہنے سے جسم کے کل افعال  
 برابر جاری رہتے ہیں اور اس کا بند ہونا اس کے جملہ افعال کے بند ہونیکا باعث ہوتا ہے جس حالت کو ہم  
 موت کے نام سے منسوب کرتے ہیں جو اس حالت میں نقص پرورش جسم کی وجہ اس پر عاید ہوتی ہے  
 انسان کے باضمہ میں کیتقد رفقو کے عاید ہونے پر اقسام کے غیر مہلک غیر شفا اور شدید امراض داخل  
 جگر و دماغ و امعاء وغیرہ لاحق ہوتے ہیں قریب قریب وہ سب امراض جو انسان پر نازل ہوتے ہیں ان  
 سببوں میں فعل باضمہ کا بگاڑ اس کے افعال جسم ہونیکے وجہ کم یا زیادہ موجود رہتا ہے اور فعل  
 باضمہ کی کسی قدر موقوفی پر اقسام کے امراض کے لاحق ہونیکا اندیشہ ہوتا ہے یا بھیہ ایک انسان کے لئے  
 آئندہ امراض کے نازل ہونے پر خبردار کرنے والی ایک علامت پیشہ رہا انسان کو آگاہ کرنے والی علامت ہے  
 اب ہم ہمارے ناظرین کو زود میضم غذا کے فوائد اور دیر میضم غذا کے نقصانات سے آگاہ کرتے  
 ہیں تاکہ معلوم ہو کہ لحم خضریر کے دیر میضم خاصیت سے کیتقد تکلیفات و امراض کا سامنا ہو سکتا ہے  
 غذا کے زود میضم ہونے پر انسان لبشاش خوش و خرم پایا جاتا ہے وہ اپنے افعال میں چٹ چالا  
 اور مستعد ہوتا ہے اور وہ اپنے متعلق جملہ امور کو بڑی بیدار مغزی و سرعت اور حوصلہ سے ادا کرتا ہے  
 غذا کا زود میضم ہونا انسان کے لئے صحت کی ایک بڑی بہاری دلیل سمجھی جاتی ہے الغرض فعل باضمہ  
 انسان کے لئے ایک قدرتی روزینہ بڑی نعمت ہے جس کی قدر ہر انسان پر لازم آتی ہے۔

دیر میضم غذا کے باعث انسان میں سستی کا ہل و لا پر وائی پیدا ہوتی ہے چہرہ اس کا بھیکا محض  
 ہو امشوش نظر آتا ہے شکم کے اس مقام میں جہاں معدہ ہوتا ہے ایک بوجھ بوجھنی بہاری بن اور کھچی  
 قوی نہ اور دوسرے پیدا ہوتا ہے۔ قی غشیدان ششکی۔ غزوگی طبیعت میں سستی۔ بے مزگی اور پچھینی ہوتی ہے

عموماً دیر فہم حیوانی غذا کے باعث انسان کی ہمدردی رحم وغیرہ سے عمدہ اخلاقی افعال میں اکثر کم یا زیادہ  
فقور واقع ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں انسان کا قوت ہاضمہ نسبت ہو جاتا ہے جس سے اقسام کے امراض سبب  
نازل ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر نیلز صاحب اپنی طب لطیفہ مقدمہ دوم کے صفحہ ۹۹ میں یہ بیان قصور ہاضمہ اس مرض کے ہونے  
کے اسباب یوں تحریر کرتے ہیں کہ کثرت غذا جو اپنی خاصیت میں خراب ہو موجب قصور ہاضمہ ہوتی ہے  
علاوہ ازیں ایک اور بڑا سبب قصور ہاضمہ کا وہ ہے کہ لحاظ نہ رکھا ایک معین مقدار کے وقت یا وقفہ کا  
درمیان و ذخیرہ کون کے کمرے میں عرصہ میں کہ معدہ اپنا کام پورہ کر سکے اور کسی قدر سکون آرام بھی اس کے  
اور بچہ عرصہ درمیان و ذخیرہ کون کا صاحب موصوف کے نزدیک انسان کے مختلف غذائی اشیاء کے  
مقررہ عرصہ ہضم و آرام معدہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے بدرجہ نایت چھ گھنٹے مقرر ہیں اور ڈاکٹر حاج  
بلاک صاحب کی کتاب گید ٹولٹ کے صفحہ ایک سو بائیس اور ایک سو تیس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے  
کہ دنیا بھر کے کل انسانی نباتی و حیوانی خوراک کے اجزاء مثلاً اقسام کے غلہ جات اور سبزیات اور سوا  
لحم خنزیر کے اقسام کے پرند و حیوانات اور چھلیوں کا گوشت وغیرہ کوئی ایک ایسا نہیں جو چار گھنٹوں  
کے عرصہ میں بعد اس کے کھائے جانے کے ہضم نہ ہوتا ہو اس سے ظاہر ہے کہ ڈاکٹر نیلز صاحب ہر دو  
خوراک کا درمیان وقفہ چھ گھنٹے اس بنا پر کہ اس عرصہ کا دولت یعنی چار گھنٹے خاص غذا کے ہضم ہونے  
کے لئے اور ایک ٹلٹ یعنی دو گھنٹے معدے کے آرام کے لئے مقرر کر رکھے ہوں اور ہکو گید ٹولٹ  
کے صفحہ ایک سو تیس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لحم خنزیر کا عرصہ ہضم پانچ گھنٹے اور پندرہ منٹ  
کا ہے اور قریب کل انسانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ بجائے بیدار رہی ہر چھٹیوں گھنٹے پر غذا کی  
خواہش یا اسکو ضرورت ہوتی ہے تو اب اس سے ظاہر ہے کہ لحم خنزیر کے غذا کو استعمال کے رواج پر اسکی  
دیر فہم خاصیت کے باعث معدہ کو ایک مناسب وقت یا عرصہ تک آرام ملنا محال ہوتا ہے جسکی وجہ سے

نقص پیدا ہو کر باعث قصور یا ضعیف ہوتا ہے اور قسم کے امراض بیکار و معاویہ کا باعث بھی ہوتا ہے  
 علاوہ ازیں ہم ڈاکٹر نیاز صاحب کی طب طبع ہضم جلد اول کے صفحہ ایک سو چار کے اس تحریر کو پیش کرتے  
 ہیں کہ شکر اور خیر جی یا شکر اہل کے باہم ملاپ پر پھر ترش یا تیزابی کیفیت میں تبدیل ہو جاتے ہیں جس سے  
 ترشی مائل قی سینہ میں سوزش اور نفخ شکم جو کہ خاص علامات قصور یا ضعیف کے ہیں پیدا ہو جاتے ہیں۔  
 جس طرح لحم خنزیر میں کثرتِ چربی کا مونا ظاہر ہے (دیکھو نقص ششم) اسی طرح انسان کے  
 کل غذائے بنائی میں کم یا زیادہ شکر کا مونا بھی ثابت ہے یا غلہ جات کا نشاستہ بوقت ہضم شکر میں  
 تبدیل ہوا بھی ثابت ہے اور یہ ممکن نہیں کہ انسان صرف لحم خنزیر کی خوراک پر ہی مدام اکتفایا اپنی  
 زندگی بجالا رکھے سکے بغیر فروش یا بہ شمولیتِ غذائے بنائی کے اگر جب لحم خنزیر کے ہمراہ غذائے بنائی  
 کا شامل کرنا انسان کے لئے اپنی زندگی قائم رکھنے کے جهت پر لازمی ہے تو غالب ہے کہ اس شمولیت  
 میں لحم خنزیر کی چربی اور بنائی تغذیہ کی شکر کے باہم ملاپ پر حسب تحریر ڈاکٹر نیاز صاحب باعث قصور  
 یا ضعیف ہو لحم خنزیر کا موجب قصور یا ضعیف ہونیک ہی وجہ ہے کہ مرض قصور یا ضعیف میں اسکا استعمال بخدا و ڈاکٹر  
 جاسم ہلاک صاحب اپنی کتاب گید تولیت کے صفحہ ۱۲۳ میں اور ڈاکٹر رابرٹ صاحب اپنے طب طبع ہضم  
 میں یہ بیان قصور یا ضعیف خصوصاً منع کرتے ہیں ڈاکٹر جارج ہلاک صاحب اپنی کتاب گید تولیت کے صفحہ  
 ۱۳۵ میں یوں تحریر کرتے ہیں کہ کسی قدر خشک کیا ہوا لحم خنزیر یعنی بکین کو اکثر دن تک ایک دو الٹی با  
 قصور یا ضعیف قرار دیتے ہیں۔

ہماری تحریر مذکور سے صاف عیاں ہے کہ لحم خنزیر کے غذا استعمال پر انسان میں قصور یا ضعیف پیدا ہوتا  
 ہے۔ اب ہم بیان مرض قصور یا ضعیف کے بدنتائج ہمارے ناظرین کے دھیئت کے لئے ڈاکٹر صاحب  
 کی پلین ہوم ٹاک صفحہ ۳۸۰ اور طب ثانیہ جلد دوم طبع ہضم کے صفحہ ۱۰۰ اور صفحہ ۱۰۱ سے لیکر بیان  
 دیتے ہیں۔ بیان قصور یا ضعیف۔ مسکوز بان لیاٹن میں ڈیپٹیا انگریزی میں انڈینکشن عربی

میں سو دھنسی فارتی میں قصور ہاضمہ ہندی میں آجین کہتے ہیں۔ یہ ایک معدہ کا مرض ہے جو نسبتاً  
 انسان کے جملہ عام شکایتوں سے ایک نہایت عام شکایت ہے جس کے کہنے ہو جانے پر نہایت فوری  
 و تکلیف دہ اور مہلک مرض ہوتا ہے۔ چپ پچھ نہایت بکار آمد آلہ ہاضمہ یعنی معدہ اس مرض خاص میں مبتلا ہو  
 ہے تو دماغ اسکی جلد روی یا سو کو الٹی میں معاشرک ہو جاتا ہے دماغ اور معدہ آپس میں بذریعہ  
 اعصابیہ کے اتنا قوی الحاق رکھتے ہیں کہ اگر کبھی انسان میں دماغی خلل یا شکایتیں یا صرف تکلیف  
 ہی واقع ہوں تو یہ خواہشیں اٹھنا کو مسدود اور قوت ہاضمہ کو موقوف کر دیتے ہیں۔ یہ تو سب  
 کوئی جانتے ہیں کہ فکر و تفکرات انسان میں خواہشیں اٹھنا کو بالکل مسدود کر دیتے ہیں۔ اگر آلات  
 ہاضمہ یا معدہ میں گجٹا یا خلل واقع ہو تو طبیعت میں پستی جبرائذہ پن اور توہمات یا خفقان اور قریباً  
 دیوانگی سے دماغی خلل پیدا ہو جاتے ہیں ڈاکٹر نیلن صاحب کہتے ہیں کہ قصور ہاضمہ میں کم یا زیادہ سخت  
 و تکلیف دہ علامات نمود ہوا کرتے ہیں اور کہنے شکایتوں میں خواہشیں اٹھنا موقوف ہو جاتی ہے درد قوی  
 شکم میں بوجھ یا بھر ہوا اس مقام شکم پر جہاں کہ معدہ ہے معلوم ہوتا ہے اور نفع شکم پیدا ہوتا ہے  
 اوائل میں قبض ہوا کرتا ہے اور بعد از دست جاری ہوتے ہیں تنفس میں بد بو زبان میلی لک اور قی دل  
 دیکر کتا ہے تبض نفی ہو جاتی ہے سینہ میں پھپھی اور جملہ جسمی اعضا میں درد پیدا ہوتا ہے کدور و مسرور و  
 سر پیدا ہوتا ہے جسم کے بعض مقامات میں بے برداشت عظمی درد شروع ہوتا ہے طاقت و ریاضت  
 نازل ہو جاتی ہے توہمات یا بالٹو لیا پیدا ہوتا ہے اور بعض وقت ذات معدہ میں درد و تنگی سینہ میں سوز  
 اور مضمین لعاب نمود ہوتا ہے جبکہ معدہ بھرتی ہو چھوٹا جاوے تو تنفس کے لینے میں تکلیف ہوتی  
 ہے۔ قصور ہاضمہ کے باعث جو مزاج میں پستی یا بے طوری پیدا ہوتی ہے وہ مختلف طور پر سیدھا ہو  
 یا بد مزاجی سے لیکر غایت درجہ کی بالٹو لیا تک پہنچتی ہے بسبب بالٹو لیا کے بعض وقت مرض کی طبیعت میں  
 خود کشی کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ بعض اپنے خویش و بیکانہ کے ہر ایک محتانہ حرکات یا خدمات کو برسر

تصور کرتا ہے ان ہی اشخاص پر وہ چراندہ ہوا جاتا ہے کہ جو اس کے کٹ خدمات ادا کرنا چاہتے ہیں اور وہ  
 اپنے ادنیٰ ادنیٰ تکالیف کو بمبالغہ بہاری تکلیفات کی صورتوں میں سمجھتا و یا بیان کرتا ہے ان مریضوں کی یہ  
 حالات مذکور ہم کتاب میمویر آف وی ریویرنڈ سڈنی اسمتھ جلد اول کے صفحہ ایک سو پچیس سے لیکر بیان درج کرتے  
 ہیں ڈاکٹر سڈنی اسمتھ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک وقت میرا ایک دوست طعام شب بدیر کھا یا جس میں  
 اول وہ ایک قوی شور بہ (بھیہ قوی شور بہ شاید لحم خنزیر کا ہوں) پیا۔ مابعد ایک جھینگا اور پھر تھوڑا سا  
 پیسے سبزیات و کھٹائی وغیرہ سے بنا ہوا ایک مرکب کھایا اور ان مختلف اغذیہ کو اس نے شراب سے مخلوط  
 کیا یا تھوڑی شراب پیا اور دوسرے دن بار و زبویہ سترہ اشخاص کے لئے جھگو بلوایا گیا اس وقت وہ اپنا  
 سسہر لندن مکان فروخت کر کے کسی بستی میں بود و باش کرنے کا ارادہ کر رہا تھا اور وہ اپنی بڑی لڑکی  
 کی صحت یا تندرستی کے لئے خوف ہوئے جاتا تھا اور اس کے خانگی خرچ و اخراجات کے تو بہات ہر ساعت  
 زیادہ ہوئے جارہے تھے اور ان اقوتوں سے اپنی روائی صرف تبدیل نام دہان سے کل خانے یا روانہ ہو جانے  
 پر ہی ممکن سمجھتا تھا یہ سب حالات جھینگے کے ہی بدولت خود بدولت پر وارو تھے جب اس پر جوش طبیعت کو  
 جھینگے سے سخت غذا کے مضیم ہوئے تک کے وقفہ کے حاصل ہونے پر لڑکی تندرست خرچ و اخراجات  
 حالت ٹھیک اور شہر سے مصلحتات میں بود و باش کرنے کے خیالات معدوم از دماغ ہو جاتے تھے۔ اور ایک  
 شخص سے کسی طور پر قدیم دور ستانہ تعلقات بھونچے ہوئے پنیر کے کھانے سے منقطع ہو گئے اور ایک  
 شخص کو سخت علین گشت (شاید یہ بھی لحم خنزیر کا ہوں) کے کھانے پر خود کشی کی نوبت پیش آئی تھی  
 (غالبا یہی وجہ ہے کہ یورپ و امریکہ وغیرہ کے خنزیر خوار اقوام میں نسبتاً غیر خنزیر خوار اقوام  
 ہند ایران ترکستان وغیرہ کے ایک خوفناک یا بکثرت تمام خود کشیوں کی تعداد ہر سال شمار میں آتی ہے)  
 اور ڈاکٹر سڈنی اسمتھ صاحب فرماتے ہیں کہ ناخوش محسوسات جسم یا ناسازی جسم کی وجہ اس  
 سسہر کے خیالات و مبالغہ میں پیدا ہو جاتے ہیں اور ایک بڑا ناشابے حاکی یا شوریدگی کا پیدا ہونے پر



اور نازنا جائز غذا کے ایک واحد نمونہ سے ڈاکٹر فرٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک کے صفحہ بہترین پو  
تحریر کرتے ہیں کہ غذا اپنا اثر اس موثر انداز پر ہمارے جسمانی اور اخلاقی حالتوں پر کرتی ہے  
کہ جس کو کسی اخبار کا ایک نامہ نگار جسکو میں بہنیں جانتا کہ کون کون سے یون تحریر کرتا ہے کہ ہماری چال  
چلن ہو قوف بن اور پروصیت ہماری غذا کے کہ جسکو ہم نوش کرتے ہیں بونا پارٹ مشہور سپلائی  
جملہ جنگوں سے ایک بین قحیاب ہونا بوجہ ایک ہلکی یا خراب غذا کے خورش پر منسوب کرتا تھا جو کہ  
بوقت جنگ اس کے ماضی میں فساد پر پائیدگی کی باعث ہوئی۔ اس موقع پر ڈاکٹر فرٹ صاحب بتاتے  
ہیں کہ ہمارے کتنے بے انصافیان اور ہماری کتنی دوراندیشیان وغیرہ قاتل کے غلطیان اور ہماری  
کتنی بے رحمیان اور ظلم و زبردستیان اور ہماری غلط فہمیان اور غلطیتیں ہونگی جو بوجہ غیر منظم غذا  
کے خورش کے ہم سے صادر ہوتی ہوں۔ اگر کوئی ایک ایسی شے ہمارے کھانے میں آدے  
جو بعد میں بگاڑ پیدا کرتی ہو تو یہ بگاڑ بمعرفت عصب معدہ کے معاد باغ پر اپنا اثر کرتی ہے تو  
درستی ترش روئی یا بد مزاجی بچا سے عمدگی یا سالم الطبعی کے مزاج میں قائم ہو جاتی ہے۔  
اور اب ہم اس حالت خاص میں وقتاً فوقتاً وہی کیا کرتے ہیں جو تحریک یا اشتعالک ہو ہمارے  
محسوسات پر۔ فعل ماضیہ کے بگاڑ کی وجہ جگر بھی اس میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس آفت ایذا یا تکلیف  
میں باغ بھی نہایت مہر گرمی سے مدد دی کرتا ہے۔

## نقص ششم

### لحم خنزیرین بکثرت چربی کا پاجانا

لحم خنزیرین قریب قریب سب چربی ہونے کی وجہ اس کے غذا استعمال سے انسان میں زائد

مقدار کی چربی پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر ٹیانر صاحب فربہ انسانوں میں انکی صحت برقرار رکھنے کی جہت پر ان کے لاغر کرنے کی تدبیرات یا علاج میں کوارڈاکٹر ماروس صاحب کے لحم خنزیر کے متروکی کو تحریر کرتے ہیں اور ڈاکٹر جارج ہاک صاحب اپنی کتاب گید تولت کے صفحہ ۲۸ میں فربہ انسانوں کے لئے لحم خنزیر کی خورش کو ترک کرنے کی صلاح دیتے ہیں۔ اور علم فری الہی یعنی علم اسرار الاعضاء سے چیدار باروغنی اجزا کا بعد مضمون ان میں بغیر کوئی تبدیل واقع ہونے کے اصالۃ بھورت چربی جسم انسان میں بذریعہ خون کے مجموعہ عموماً ثابت ہے اور یہی صاحب کہنا ہے کہ غذا کا حاجت یا بھوک سے زیادہ کھانا جسم میں چربی پیدا کرتا ہے۔ پھر تو سب کوئی جانتے ہیں کہ انسان عادتاً چربی غذا پر زیادہ حاجت بھوک سے زیادہ کھانا جانتے جو خریدار ہو اور ڈاکٹر جارج ہاک صاحب اپنی کتاب گید تولت صفحہ اکیسویں میں لحم خنزیر کو ایک باغزہ غذا قرار دیتے ہیں اور اسی کتاب کے صفحہ اکیسویں کے فہرست اشیائے غذائی میں ان کے مختلف غذائی حصوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لحم خنزیر میں سولے اسکے کے نسبتاً اور دوسرے کل انسانی غذائی اشیاء کے دو غنی یا چربی دار حصے زیادہ تر ہیں یعنی فی صدی اسکے میں ۸۳۔ لحم خنزیر شتر شیر انسان میں تین۔ شہریش میں چار۔ گوشت بھیر ویز و گاؤں پانچ۔ مرغان ٹانگی میں تین۔ پام ٹھیل میں آٹھ۔ اور دوسرے قسم کی پھلیوں میں تین۔ گیہوں کے آٹے میں دو چانول۔ آلو اور سبزیات میں ایک حصہ کے نصف سے بھی کم روغنی یا چربی دار حصے پائے جاتے ہیں تو اب لحم خنزیر کا مزیدار ہونا اور اس میں کثرت سے چربی کا ہونا اور مزیدار اجزا کا انسان عادتاً بمقدار زیادہ یا اپنے بھوک سے زیادہ کھانا اور چربی کا اصالۃ بغیر کوئی تبدیل واقع ہونے کے بذریعہ خون جسم میں مجموعہ ہونا یعنی ان جملہ امور کی فراہمی ایک لحم خنزیر سے واحد شے میں پا جانا نہایت قوی طور پر دلالت کرتا ہے کہ نسبتاً اور سب غذاؤں کے لحم خنزیر کے کھانے کے رواج پر انسان

میں نہایت درجہ کی چربی پیدا ہونا ممکن ہے۔ ڈاکٹر فرٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہیومن ٹاک کے صفحہ ۲۷  
 میں یوں فرماتے ہیں کہ چربی معدہ میں ہضم نہیں ہوتی لیکن یہ صرف گداز یا بچل کر جسم کے سارے  
 خون میں داخل جذب ہو جاتی ہے۔ مابعد خون سے جسم اکثر مختلف حصوں میں مجموع ہو جاتی  
 ہے لیکن ہر قسم کے چربی دار گوشت تحقیقاً مضر نہیں۔ اور یہ بیان فرما ہی بلکہ رابرٹس کے صفحہ ۱۸۳  
 کی تحریرات کا خلاصہ یہ ہے کہ ”اولاً جسم انسان کے خون میں بکثرت چربی کا پایا جانا ایک عام سبب  
 ہے اور جسم اندرونی نہایت بگاڑ اور مختلف آلات میں چربی کے مجموع ہو سیکھا باعث بھی ہوتا  
 ہے اور یہ چربی خون میں بوجہ چربی کے زیادہ خورش پر پائی جاتی ہے۔ ہم اب جسم انسان  
 میں چربی کی مقدار معین اور اس کے فوائد اور اس کے بدنائج کو اس غرض سے آگاہ کرتے ہیں تا  
 معلوم ہو کہ اس پاک لحم خضر برکی چربی دار خاصیت کی وجہ اس کی خورش پر انسان میں کس حد تک مضر  
 کا احتمال ہو سکتا ہے اعتدالاً جسم انسان میں چربی کا ہونا اس کی صحت کی ایک بڑی علامت ہے  
 ایک بالغ انسان کا معمولی وزن حالت صحت میں ڈیڑھ سو پونڈ (ایک پونڈ مطابق اسی تولون کے)  
 مقرر ہے اور اس وزن کا بیسواں حصہ یعنی ساڑھے سات پونڈ ذکور میں اور سولہواں حصہ یعنی  
 ۹ پونڈ اثنا میں چربی کا جسم میں پائے جانا عموماً ایک اُس کا حد اعتدال مقرر ہے۔ چربی  
 دو اجزاء یعنی کاربن اور میڈروجن سے مرکب ہے۔ یہ چربی بہ شمولیت کسین (جو انسان کے  
 سوائے تنفس سے اس کے جسم کے کل رگ ریشہ کے خون میں جذب رہتا ہے) جسم میں جلنے سے  
 گرمی پیدا کر سکی باعث ہو کر بلند دھانی انجنوں کی گرمی سے قوت حرکت پیدا ہونے کے انسان میں  
 قوت حرکت جو عین ذیروہی حالت باز زندگی ہے خصوصاً اُن ضروری وقتوں میں پیدا کرنے اور بحال  
 رکھنے کے باعث ہوتی ہے کہ جب انسان کو غذا کے متیسرے سو فیصد میں چربی ہو شایہ بیماری  
 وفاقہ کشی وغیرہ میں۔ اور چربی سے انسان میں گولائی و بہرہ و پیدا ہو کر موجب اشکی و خلجہ و تکی کے

ہوتی ہے۔ جب یہ چربی کسی انسان میں نہ ہو تو اس کو ہم لاغر منحنی اور بد صورت کہتے ہیں۔ چربی جسم انسان کی حرارت غریزی کو جسم سے خارج یا زائل ہونے کے مانع ہوتی ہے اور یہ چربی ہاضمہ نمود دینے کے لئے بہت ضروریات سے ہے یہی وجہ ہے کہ سب انسانی غذاؤں میں کم یا زیادہ چربی مد اور پردہ پوش کشندہ جسم اجزاء کے قدرت نے مرتب کر رکھے ہیں۔ دماغ کی پرورش کے لئے قدرتی چربی کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ چربی اور عصبی انتظام جسم (جس پر انسان کا کل دار و مدار ہے) کے گھس و پیس جانے کی مساوی یا اس کا بچاؤ کرتی ہے۔ عموماً چربی قریب قریب جسم کے کل عضو آلات میں اور خصوصاً دل گردے وغیرہ آلات اور پوست جسم خصوصاً پیٹ پر بکثرت مجموع ہوا کرتی ہے جب کبھی کسی اند کو درمیں چربی حد اعتدال سے زیادہ مجموع ہو جاتی ہے تو اس لئے خاص کے ذات بافت میں نقص پیدا ہوتا ہے جس سے اس کے لازمی فعل میں کم یا زیادہ فتور واقع ہو کر انسان کے لئے اقسام کے درد و تکلیفات امراض کی صورتوں میں نمود ہو کر اکثر موت میں انفرام پائے ہیں۔ عموماً جب کسی انسان میں چربی حد اعتدال سے زیادہ مجموع ہو تو اس کے بد وضعی موجب ایسے ہی اور ایک تکلیف دہ بوجھ ہی نہیں ہوتا بلکہ اقسام کے ہلکے نقصانات کے موجب بھی ہوتا ہے۔ ایسے انسانوں میں ذرا سی حرکت سے دم چڑھ اٹا ہے دل دھڑکتا ہے اور بیٹھے لیٹے وغیرہ معمولی افعال میں بڑی دقت اور تکلیف پیش آتی ہے اور ان اشخاص سے انسانی خدایات و سرور سکے لئے تو کجا اور فتنہ ضروریات میں خود و دوسروں کے سخت محتاج ہو جاتے ہیں یہی اشخاص ہمیشہ پرچور اور سست بطور ایک لاشہ محض اور غبی نگہوں سے غامری عیان بے پرواہ ساکن نیند سے مدام متوالے و لیکن خواہ مخواہ ایک تو معقول اور بد بار نظر آتے ہیں۔ چہرہ اٹکا پھیکا رنگ زرد بیض اور حرکت دل و عصبی طبیعت میں بے محنت مشقت بیٹھے بیٹھے ہی ایک غایت درجہ لبتی اور ایک خاص قسم کی قائم بہر ترمی لیٹے چھین نہ بیٹھے آرام ہمیشہ بیچا ہے کبھی شکس میں گرفتار رہتے

ہیں۔ مرد اس سے عقراور عورتیں عقیم ہو جاتے ہیں۔ اور جسم کے سب زندگی بخش آلات کے افعال مثلاً گردش خون قوت ہاضمہ اور قوت دماغ وغیرہ کم و زیادہ مسدود یا ان میں فتور پیدا ہوتا ہے اور بعد لوگ خصوصاً بہت کم ایام زندہ رہتے ہیں۔ اور ایسے اشخاص یا باعث چربی کے کٹا کھٹ کر اکثر فوت ہو کر رہتے ہیں۔ اس قسم کے اموات نائین زبان ہزار ہا وقوع میں آسے ہیں۔ طبیبانہ جلد اول طبع سہتم کے صفحہ ۲۷۶ میں لکھا ہے کہ عموماً چربی موجب طاقت جسمانی اور ترقی کے باعث نہیں ہوتی اور اس سے جسم کے مختلف آلات کے افعال میں کم و زیادہ مسدودی ہونے سے اقسام کی تکلیفات اور شکایتیں پیدا ہوتی ہیں اور عموماً زیادہ فربہ لگتا ہے جسے جسمانی اور دماغی ہر دو قوتوں کو اور یہاں بحوالہ لارڈ جیٹر فیلڈ صاحب یون لکھا ہے کہ ان کے راسے میں فربہ اور بیوقوفی ایک ایسی نامکن التفریق رقیب ہیں کہ صاحب موصوف اکثر یون فرماتے تھے کہ فربہ اور بیوقوفی ہر دو لفظ ایک دوسرے کے لئے برتے جاتے ہیں یا یکھ ایک دوسرے کے لغز اللفاظ ہیں۔ حاصل کلام چربی کا اس کے حد اعتدال سے زیادہ جسم انسان میں مجموع ہونا اس کے لئے اقسام کے در دو تکلیفات اور موت کے ہی باعث نہیں بلکہ اس کے فرائض منصبی کے ادائیگی کی سدا رہ اور اس کو اس کے سماوی انجام کے بھول پر بھی رجوع کرتی ہے۔ جو اس کے لئے بیکھر ہر حال میں نہایت ہی زبون بھرتا اور غیر واجب تصور ہو سکتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہم و وزوں کو پانچون اراکین اسلام سے ایک رکن دیکھتے ہیں جس کا شخاص مطلب بیکھر ہے کہ انسان کے سال بھر کے متواتر خورداک جائزہ سے اس کے جسم میں کمیت کی دو راندیس کی کفایت شعاری سے لازماً مجموع ہونے والی چربی بوجہ متواتر روزہ رکھنے کے حالت روزہ میں اس کے لازمی حیوانی حرکات کے قائم رکھنے کے لئے جسم میں گرمی باحرارت پیدا کرنے کے جهت پر بجائے غذا مستقل باگز ہو کر صرف ہو جانے پر اس کے لئے باعث صحت ہو جس

ہر سال ہر پابند اسباب انسان کو اقسام کے درود و تکلیفات و امراض سے سبکدوش ہونے کا موقع حاصل ہوتا ہے۔

طبیانار طبع مفہم جلد اول کے صفحہ ۱۰۴ میں بحوالہ ڈاکٹر ولسن نلپ یہ ضمن بیان مرض گندمال کے لکھا ہے کہ چند قسم کے قصور ہاضمہ ایسے ہیں جو مرض سل میں آخر ہوتے ہیں اور پھر امر قریب الایام میں ڈاکٹر جو ناہن ٹیچن سن صاحب سوائے اور دوسروں سے تحقیق تصدیق کیا گیا کہ مخصوص رخ یا وجود اس قصور ہاضمہ کا منہ پر یا موقوف ہے اور پر غذا کے چر بیدار اور دوسرے اجزاء کے ہاں یکساں مخلوط ہونے کے وقت پر چربی اور شکر یا شراب ان تینوں اشیاء سے ہر دو کے ہاں ملاپ پرمعدہ میں پھیر تیزی کیفیت یا کھٹاس میں تبدیل ہو جاتے ہیں جس سے انسان میں ترشی نال فی سینہ میں سوزش - نفع شکم - جو مخصوص علامات قصور ہاضمہ کے ہیں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور طب ابرٹ طبع ہشتم بہ بیان اسباب مرض سل قصور ہاضمہ کو ایک سبب باعث اس مرض مہلک کا لکھا ہے تو اب اس سے عیان ہے کہ لحم خنزیر کے دیر مضیم ہونے کے جهت پراس کے استعمال پر اکثر قصور ہاضمہ کا احتمال رہنا اور اس میں مبتلا اور دوسرے غذائی اشیاء کے جبر لی بکثرت تمام ہونا اور پھر چربی دوسرے غذائی اشیاء مثلاً شراب و شکر سے ہاں مخلوط ہونے سے مخصوص قصور ہاضمہ جو مرض سل میں اخیر ہوتا ہے پیدا ہونا اور چربی اکثر دوسرے لازمی غذائی اشیاء کے عموماً شکر (جو ہر قسم کے انسانی قدرتی غذاؤں میں کم یا زیادہ شریک رہتی ہے) کے ملاپ پر ترشی یا تیزاب میں تبدیل ہو کر قصور ہاضمہ پیدا کرنا ہمارے یقین کو کافی اور ہمارے لئے ایک نہایت قوی دلیل ہے کہ لحم خنزیر کے استعمال سے بقیداً احتمال قصور ہاضمہ اور مرض سل کے ہو سکتا ہوتا ہے اور یہی سبب ہے کہ مرض سل علی الخصوص ساتھ کثرت کے خنزیر یا توام یورپ اور امر میں نمودار ہو کر ان کے لئے پھر مرض ایک عام سبب بن گیا ہوتا ہے۔ ساوثری ولیم ولیمس صاحب کی طب حیوانات صفحہ ۴۳ کی تحریر ذیل ہمارے بیان

مذکور کے لفظ بقی و ثبوتی میں پیش کرتے ہیں۔

ملک پیارسل واقع فرانس کے ۱۸۸۸ء کے طبی کانگریس میں ایم ہیٹل صاحب باشندہ میاں  
ڈاکٹر ہنس صاحب باشندہ استنبول اور دوسرے حکما جن کا زمرہ گڈنالی یا سلی امراض کے حالات و  
تجربات کے بیان کا مقرر تھا جنہوں نے ثابت کیا کہ انسان میں مرض سل اکثر آلات ہاضمہ کے فساد یعنی  
مقصور ہاضمہ وغیرہ امراض سے نسبتاً فساد آلات تنفس سے (جن کا گدگمان ہے) زیادہ تر پیدا ہوتا  
ہے اور بد (مانند لحم خنزیریکہ) یا کم غذا اس مرض کے باعث وقوع کا ایک بہت قوی سبب  
ظاہر کئے۔

## نقص ہضم

لحم خنزیر کی خورش سے بعض مخصوص امراض اور ایک سم کا  
خون میں بمقدار زیادہ پیدا ہونا جس کو کاربانک آسڈ کہتے ہیں

لحم خنزیر کے غذا استعمال پر خون میں زائد مقدار کا کاربانک آسڈ نسبتاً اور دوسرے قسم کی  
غذاؤں کے پیدا ہوتا ہے اور عموماً خون میں اس سم کی تعداد زائد کی پیدائش انسان کے لئے باعث  
مختلف امراض ہلکہ کے ہوتا ہے۔ بلین وجر ڈاکٹر جارج ہاک صاحب اپنی کتاب گید توہلت صفحہ ۱۶۵-۱۶۶ اور  
۱۶۶ میں لکھتے ہیں کہ غیر ہفاکش لوگوں کے لئے کھانا لحم خنزیر کا عویج جلد تر امراض مثلاً بخارات وغیرہ کے  
پیدا ہونے اور بعض قسم کے پھوڑے وغیرہ جلدی امراض کا باعث بھی ہوتا ہے۔ اور یہی صاحب لکھتے ہیں کہ وہ  
اشخاص جن کے جسمی ریز نشات یعنی خون و لعاب معدہ وغیرہ میں فساد ہو یا جن کے اقسام کے پھوڑے

یا زخم ہوں یا جن کے جسم یا پوست پر اقسام کے ثورات ہوں۔ سو اس کے وہ انسان جنگو قصو  
ہاضمہ یا کھانسی و یا غرض سل ہو لحم خنزیر کے غذا استعمال کو ترک کریں کیونکہ بھہر گوشت مذکور  
مریضوں کے لئے سخت مضر ہے۔

ڈاکٹر کوین صاحب کی طبی لغت جلد دوم نمبر ۱۸۹۵ء کے صفحہ ۵۶۲ میں یوں تحریر ہے۔ "اچکل  
خنزیر کا گوشت کھانے والے انسانوں میں اکثر ایک بہت شدید اور مخصوص قسم یا تعریف کا مرض یا ایگیا ہے  
بھہر مرض لحم خنزیر میں بہت ایک قسم کے ہمین زندہ اجسام یا امراضی مادوں کے نمود پر مبنی ہے  
اور بھہر تاحال ثابت نہیں ہوا کہ بھہر باعث مرض یا دے اس گوشت کو تجارتی امور کی غرض پرٹن کے  
ڈبون میں بند کرتے وقت داخل ہوتے ہوں یا خود لحم خنزیر میں بھہر سمیت ہوتی ہو دیا گیا۔ ہمارے اس  
قابل قدر طبی لغت مذکور کی تحریر کہ بھہر تاحال ثابت نہیں ہوا کہ بھہر باعث مرض یا دے اس گوشت کو تجارتی  
امور کی غرض پرٹن کے ڈبون میں بند کرتے وقت داخل ہوتے ہوں یا خود لحم خنزیر میں بھہر سمیت  
ہوتی ہو دیا گیا۔ قابل اطمینان نظر نہیں آتی کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ علاوہ لحم خنزیر کے لحم بز و گاؤ وغیرہ بھی  
نسبتاً لحم خنزیر کے بہ کثرت تجارتی غرض پرٹن کے ڈبون میں بند کئے جاتے ہیں لیکن تاحال کوئی  
خاص کلمہ مرض یا لحم خنزیر کے مرض مذکور کے ان میں پایا نہیں گیا۔ اس سے صاف عیان ہے  
کہ سمیت مذکورہ اس جانور کی غلاطت خواری سے مرتب شدہ ناپاک گوشت میں خود ہی پیدا ہوتی ہو  
برٹش میڈیکل جرنل ۵ جولائی ۱۸۹۵ء جلد دوم کے صفحہ ۳۲ میں یوں تحریر ہے پورک ڈیزیز یعنی  
لحم خنزیر کا مرض۔ کوئی موضوع نام کے ہونے کی غرض پر ہم لحم خنزیر کے مرض کے ہیڈنگ  
یعنی منزلہ یا سرخی کے ذیل میں لحم خنزیر کے خورش پران تین مریض اشخاص کے سخت شکایت  
کو داخل کرتے ہیں جو مقیم کاؤنٹری واقع لندن تھے اور جو گزشتہ مہینہ میں فوت ہوئے اور انکھما  
اور ولبک واقع انگلستان میں دس سال کے بیشتر لحم خنزیر کی خورش پر اس قسم کے وارداتوں کا پھیلاؤ



ہوا تھا اس شکایت کو بعض گرم خنزیر کے مرض خاص (ٹولی ایس) سمجھتے تھے جو بے حقیقت پایہ ثبوت کو نہیں پہنچا۔ تاہم ہام کے جلد اور ولبک کے چند مرضیں اشخاص میں سرعت تمام ہلاک ہو گئے اور اس شکایت کے علامات ہیضہ و بانی کے مطابق وقوع میں آئے تھے۔

ڈاکٹر کوٹن صاحب کی طبیعت کے جلد دوم صفحہ ۴۱۰ میں یون تحریر ہے کہ شہر ٹڈلس واقع انگلستان کی ۱۸۸۵ء کی وبا عالم گیر مرض پلور و نیو (ہلک شش کا مرض) سے بوجہ امریکہ کے لحم خنزیر کے جو پانی میں تر کر کے کسیدہ سکھایا گیا تھا اور بوجہ اسی شہر کے ٹکین یا ٹک دئے ہوئے لحم خنزیر کے خورش پر پیدا ہو کر ان ایام میں منجملہ ۹۸۰۰ ہزار نفوس کے ۴۹۰ انسان کی بیش قیمت جانیں تلف کرنے کا باعث ہوا ہر دو جگہ مذکور کے لحم خنزیر میں ایک خاص قسم کے زندہ مبین اجسام جو لائق پیدا کرنے ایک مخصوص بخاریا پلور و نیو مونیہ کے تھے پائے گئے۔

نعت مذکور کے جلد دوم صفحہ ۴۹۰ میں ڈاکٹر بیل لارڈ صاحب فرماتے ہیں کہ خنزیر بزرگ کا گوشت کی سمیت سے انسان کا مسموم ہونا اور اس پر شدید امراض کے نازل ہونے کے جلد تیرہ موقوف سے صرف نو وار داتین لحم خنزیر کے خورش پر میرے مشاہدے سے گزرتے اور باقی چار دوسرے جانداروں کے گوشت کے سبب وقوع میں آئے تھے اس سے عیان ہوتے کہ نسبتاً دوسرے جانداروں کے گوشت کے لحم خنزیر کے خورش پر کثر زیادہ مصیبتیں انسان پر نازل ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر ٹیلر صاحب اپنی کتاب ڈیکل جوریس پرنسپل مطبوعہ یازدہم کے صفحہ ۱۶۰ میں یون تحریر کرتے ہیں۔ لحم خنزیر اور ٹکین لحم خنزیر پر دو نون عام غذائی اجزاء کی خوراک سے بعض اوقات مہرج سم مثلاً سبیل کے مسموم سے علامات پیدا ہوتے ہیں جن پر انسانوں میں یہ سمیت ان کے اختلاف مزاج کی وجہ پیدا ہوتی ہے لیکن اکثر زمین پر پیدا ہونے والے سمیت صرف اس غذا کے زہری تاثیر کی وجہ سے پائی گئی ہے۔

لحم خنزیر کے مضر تاثیرات خصوصاً ان مریضوں کے حالات سے ظاہر ہوتے ہیں جو ڈاکٹر گڈیوٹ صاحب ایڈیٹر وڈیکل اور سرجیکل جرنل کے پرچہ اکٹوبر ۱۸۳۶ء میں شہر کئے ہیں۔ "لحم خنزیر کو بعض اوقات سبسہ کے ظروف میں ٹھیکن کئے جاتا ہے اس کی طاہر کرتے اس میں سبسہ پایا جاتا ہے لیکن اکثر مضر خاصیت تازہ لحم خنزیر میں دیکھی گئی ہے۔

۱۸۶۶ء میں ڈاکٹر کینیڈن صاحب کے ملاحظہ سے گزرا کہ ایک وقت خنزیر کے ران کے گوشت کی خورد سے ایک جاندار کے ہر فرد بشرین مہرج سم کے مسموم علامات مثلاً غشیان۔ فی۔ مڑوڑ۔ درد اور اہمال جاری ہوئے۔

عوام بکثرت تمام اقسام کے جانداروں کا مریض بنا گوار گوشت فروخت کئے جاتا ہے اور مختلف گوشہا جانداروں سے جو کہ غذاء استعمال کئے جاتا ہے سوائے لحم خنزیر کے زیادہ تر کوئی ایک ایسا نہیں جو مریض یا ناقص ہوتا ہو۔

"ٹیمس آف انڈیا مورخہ ۱۸۹۶ء کو بر ۱۸۹۶ء کے صفحہ پنجم کے اخیر کالم کا یہ خلاصہ ہے کہ ایک جاپانی اخبار میں پرنسیر جیانس نے قلم کو بکوب واقع جاپان یوں تحریر کرتے ہیں کہ ملک چین میں اس امر کا تجربہ ہوا کہ میو بانک پلگ یا مہلک وہابی طاعون کا پھیلاؤ انسان میں زیادہ تر جانداروں کی وجہ صادر ہوا اور تحقیقاً یہ مہلک مرض با ہمیشہ اولاً کمر درجہ کے جانداروں میں پیدا ہوتا ہے اقسام کے جاندار مثلاً جو ہے۔ چھوچند راو خنزیر یا سخت مہلک مرض بانی کے زوومورثہ میں کیے لائق وجود میں خنزیر شہر کیا نہیں ۱۸۹۶ء میں بعد ازاں اس مرض میں مبتلا ہوئے اس مرض سے مریض اس سے مرہ جانداروں کے گوشت کی خورد سے نہیں چسپ ہے طاعون مبتلا ہو۔ اور سوت دیکھتا سیکھتا یہ مریضوں میں شائع ہوا کہ کھلم کھانی۔ انسانی غذا کیلئے خنزیر شہر کیا گیا جاو اس مرض مہلک وقوع اور پھیلاؤ کا ایک پھار جی بل چین کی حفاظت پسند گزرن یا زندگی ہے یہاں ایک لاتی اعتماد گزری پر پڑے ظاہر ہوا کہ کھلم کھانی کے مریضوں کے ہر مہلک ایک بڑی تعداد خنزیروں کی پرورش کیجاتی ہے اور یہ خنزیر چار یا یوں کے نیچے اور باورچی خانہ اور کھانا

کے اوپر نیچے وغیرہ ہر مندر میں رہا کرتے ہیں اور ہر ایک چار پائی کے نیچے پانچ سے سات تک پورے آغاز خنزیر  
بانت جاتے ہیں اور کھانا تک کے اوپر والے مندر لڑکے فرش کے سوراخوں سے خنزیروں کے بول و براز  
نیچے کے مندر لڑکے میں پھینکا کرتے ہیں۔

ڈاکٹر کوین صاحب اپنی طبی لغت مبلوٹہ قدیم کے جلد اول کے صفحہ ۴۲۴ میں یون خنزیر کے خنزیر  
سین پک ٹائید یعنی خنزیر کا ایک شدید و مہلک بخار جس کا قسم کم نہایت بدبوہر یون میں پیدا ہو کر  
خنزیر میں سر جھک کر رہے اسکا لینیڈہ آن سوین یعنی سر کا بخار سرخ بادہ جو انسان کے مرگت کرنے والے  
مصحیح بخار دین نہایت شدید اور مہلک ہوتا ہے اور کرم خنزیر سے مرض کرم خنزیر جو آگے بیان ہوا اور خنزیر  
کے اندر ولی نکات میں ہے وہاں لکھتے ہیں اکی رسو لیاں اور کدو لے پیدا ہو سکتے ہیں۔

**بیان ایک میٹائید** اس کو سوین پلگ یعنی طاعون خنزیری کہتے ہیں سالوتری ولیم و ہریس صاحب  
کی طب میولات کے صفحہ ۴۲۴ میں اس مرض کا بیان یوں ہے۔ اس مرض کو ملک امریکہ میں ہانگ کا لیر یعنی خنزیر

کا لیر کہتے ہیں یہ ایک خاص خنزیری مرض ہے جو سولے خنزیر کے دو سر سے میوات میں نہیں  
سوتا۔ یہ ایک تیرا لیر ہے جس کا نام بھی ہے اس مرض کا اسم جسم بعد مائل ہونے کے خوب پانی نہ لگ  
نہ کوئی درد و تکلیف جسمانی ظاہر کرنے کے مخفی طور پر قائم رہتا ہے ایک سخت بخار کے باعث ہوتا ہے اور تمام  
جسم پر سرخ رنگ کے بخور پیدا ہو جاتے ہیں۔ عام بات تو انی خنزیر کے چہرہ سے درد و تکلیف عیاں کہ نہیں مرض  
اور روان پیشاب و دستوں میں خون پیدا ہوا زین تشنج پیدا ہوتا ہے جس سے خنزیر کے اعضا میں بار بار  
جھٹکے یا کڑھوتی ہے کھٹ تشنجی وقت خنزیر سا ہوتا ہے اور ایک تکلیف دہ کھانسی شروع ہوتی ہے اور  
بہوشی بدبوہی پیدا ہو کر ادھر تک باقی رہتی ہے اس مرض سے متاثرہ خنزیر کے بعض جسمی نشانات اور خون کی  
دسترس صحیح خنزیر کے جسم کے خون میں بظہر یہ جھک لعل کرین تو باعث نمو اس مرض کے ہوتا ہے سو اس کے  
ایک صحیح خنزیر کا بعض دہ خنزیر سے جھٹ کرنا یا ایک صحیح جانور کا اس سے پرچندے قائم کرنا کہ جہاں بظہر

حال و مقیم تھا باعث وقوع اس میں مہلک اور ہلاکت کا مولست لینے یہ مرض مہلک سہ جدی پاکایت  
دوسرے میں منتقل ہونے والا مرض ہے۔

**بیان ہی ڈیٹنڈرہ**۔ کچھ آبی رسولیان پانی کے بلبلوں کے قریب ہمیشہ ہوتے ہیں اور خنزیر کے  
اندرونی آلات مثلاً جگر، گردے، شش وغیرہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ مقدار میں عموماً ایک ٹبرے سبک  
یا شاڈو ناو اس سے بھی بڑے ہوتے ہیں اور ان میں سب کا سب پانی یا خون بھر رہتا ہے اور ان کے پیدا  
ہونے پر ذات عضو کے فعل میں کم وزیاوہ سد و دی ہوتی ہے جس سے خنزیر کو سخت تکلیف ہوتی ہے اس  
کی رسولیان انسان میں کدوانگے تخون سے پر لحم خنزیر کی خورش پر بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔

اب ہم یہاں پر نہایت فطریہ روی سے سخت رنج و انسوس ہمارے کڑوڑا مہذب خنزیر خواہ مخمس  
اقوام کی حالت پر طاری ہوتا ہے جو اس غذا سے ناجائز و پر آفات کے مقدور دانستہ برائیوں پر بھی اس کے  
خوداک کے رد و اجکو تا حال اپنے سین باقی رکھے ہوئے ہوں اور ہم یہاں ڈاکٹر فٹ صاحب کی کتاب پلین  
میوٹ نامک کے صفحہ ۷۲ کے چند سطور کا خلاصہ ذیل میں بدیہ ناظرین کرتے ہوئے فطرت سے اظہار صریح  
کرتے ہیں ان سب اضافی پسند و لائق آفرین انسانوں پر جو اپنے خیراتی روح خنزیر خوراری سے زمانہ حال  
کے اچھوتے و لائق قدر طبی مشاہدوں کے لحاظ کرتے ہوئے اس غذا پر آفات سے دست بردار ہوئے  
ہوں۔ ڈاکٹر آڈم کلاک صاحب کے حقیقت سے ہے کہ انکو لحم خنزیر سے سخت نفرت تھی۔ ایک موقع نفرت  
کے صفر پر جہاں خصوصاً ہمیشہ بریان لحم خنزیر ہی چاہا ہوتا اور جب رواج حضار مجلس کی درخواست ادا  
و عیار صاحب موصوف نے یوں دعا مانگی ”خدا یا اگر کبھی لحم خنزیر انجیل عتیق میں منع کیا گیا تو کیوں انجیل جدید  
میں اس کا حوالہ نہیں دیا گیا حیرت نازل کر اس لحم خنزیر پر“

قدرت نے روی زمین پر انسان کی خورش کے لئے اقسام کے اجزا پیدا کر رکھے ہیں انا نجلہ اس کی  
انجیل عتیق کے احکامات کے مستعمل ہو رہے ہیں۔ اور قوم نصاریٰ انجیل عتیق سے خصوصاً انجیل جدید کے مستعمل ہیں۔

خوش کا ایک بڑا ایک نام و کمال حصہ عالم نباتات میں پایا جاتا ہے جو اس کے لئے بوجہات معقول خاص قسمی  
 مجوزہ خوراک نظر آتا ہے جن میں اقسام کے بافرہ و خوش گوار و شیرین غلہ جات اور اقسام کے لطیف خوشبو پاکیزہ  
 میوہ جات اور صاف و پاک سبزیات وغیرہ شریک ہیں جن سب سے تا این زمان کوئی ایک بھی نہ تو مضر سمجھا گیا  
 اور نہ اسکی خورش کے لئے کوئی تجویز یا عمل خاص کی پابندی یا ضرورت مانند لحم خنزیر کے خوش کرنے وغیرہ  
 کے لازم آتی ہے اور دوم معدنیات جسمین پانی اور نمک وغیرہ شریک ہیں جو کسی طرح استعمال پر انسان کے  
 لئے مفرت بخش نہیں ہوتے الباقی جملہ مختلف حیوانات کے ایک کثیر القادو کے خورش کو انسان اپنے میں  
 رواج دے رکھتا ہے جن سب جانداروں کا گوشت نسبتاً لحم خنزیر کے غیر مضر بفرہ اور جن کے استعمال میں  
 نہ کوئی قید یا پابندی و یا کسی عمل خاص کی ضرورت لازم آتی ہے اور اکثر یہ نہایت صحیح یا تندرست بیروگ  
 وزو و مفہم ہونے کے علاوہ کئے درجہ زیادہ نسبتاً پاک لحم خنزیر کے بافرہ خوشگوار قوت بخش یا پرورش  
 دار اور غیر مکر وہ الطبع غذاؤں سے ہو سکتے ہیں۔

ڈاکٹر فرٹ صاحب اپنی کتاب پلین ہوم ٹاک کے صفحہ ۱۵۰ میں یوں تحریر کرتے ہیں کہ لحم بھڑ  
 بجائے لحم خنزیر کے عام طور پر عوام میں مستعمل ہو جو نسبتاً لحم خنزیر کے زود مفہم اور ایک بیروگ اور زیادہ  
 پرورش یا طاقدار ہونے کے علاوہ لحم خنزیر سے ارزان یا کم قیمت بھی ہے۔

ڈاکٹر جارج ہلاک صاحب اپنی کتاب گیڈ توہمت کے صفحہ ۱۶۰ میں یوں تحریر کرتے ہیں کہ لحم بھڑ  
 ایک اعلیٰ اور بہ قوت بخش یا پرورش دار اور معید و خوشگوار یا جائز غذا ہے جو اقسام کے حیوانی غذاؤں سے  
 نہایت سریع المنفعہ ہے اور یہ غالباً زیادہ بہ نسبت اور گوشتوں کے علی العموم متعل خلائق ہی ہے  
 خصوصی یا آخر کیا ہو لحم بھڑ جو پوٹا لکھا کرتے ہیں جسکے گوشت کی نہایت قدر کی جاتی ہے بہ سبب اس کے  
 غایت درجہ مرغوب یا فرہ یا شیرین اور نہایت زود مفہم ہونے کے۔

انسان کو اس میں کبا عذر ہے اور یہ اس کے کبا مزلی ہو سکتا ہے کہ اگر وہ حاصل کرے دوزخوں کو

ہا کر ان بامزہ شیریں رس دار ثماروں کو جو خصوصاً غذائے لطیف کہلاتے ہیں اور جو استخار کے فرائض اخلاقیات میں  
اُس کے بالاتر سفر فرمی سی حرکت کی تحریک پر مستعد رہتے ہیں گرنے درمیان اُس کے طلبگار ہاتھوں کے  
تاکہ مستحق مومن بطور خورش کے کہ جو خاص منشاء قدرت ہے اور اسکو جو توڑ سکتا ہے سیلون سے ان  
خوشگوار و بامزہ خوشہ انگور کو کہ جن میں وہ سب غذائی افر احوال انسان کی زندگی کو بحال رکھنے کے لئے درکار ہو  
ہیں قدرتاً ان میں مرتب شدہ پائے جاتے ہیں۔ اور وہ جو برقیہ یا ماضیوں کے زراعت سے عام مرغوب تر و  
تازے خورشی نباتات اور بامزہ خوشگوار خوش اور یا بے بو غیر مکروہ الطبع عام و زود میسر خاص قدرتی مجوزہ  
خوراک یعنی غلہ جات حاصل کر سکتا ہے اپنی خورش کے لئے اور اسکو جھجھاؤ فضلہ ناپاک خم خمریرہ کے پسند کر سکتا ہے  
تجربہ اور حالات کے دخل یا برتاؤ سے اپنی خورش کے لئے ایک صحیح و مقوی تر تندست و پاک و صاف حیوان  
نسبتاً خم خمریرہ کے عالم حیوانات سے تاکہ فرو کرے صرف اُس ناجائز بوجہ حلاوت کو کہ جس کے لئے اسکی جانے  
اور زبان اسکو مجبور کر رکھی ہو الحاصل اب ہم دریافت کرتے ہیں ان سب صحاب جو ناپاک لحم خم خمریرہ غذا استعمال  
کرتے ہیں کہ بائن کثرت و افراط اشیاء خور و فی جو کھلتا تجرباً عقلاً اندیشاً اور قیاساً نسبتاً لحم خم خمریرہ کے ان کے  
سے موضوع مقوی تر بنفیر اور بامزہ ٹھٹھ ہوئے ہیں تو اب انکو کون ایسی ضرورت درپیش ہوتی ہے یا مجبور  
کرنا ہے ہونے خوراک پر اُس ناپاک غلاظت پسند نجاست خوار۔ سردار گر وہ حیوانات ناپاک۔ زندہ جسم تو وہ  
غلاظت جاندار مکروہ الطبع۔ نجس العین اور دائم المرض زبردست سیر خوار و بلا نوش جاندار جس کے گوشت میں  
اقسام کے گیرے گندمالی ماوتے اقسام کی رسولیان کثرت جربی غیر بردش دار اور عید بعد خورش قریبہم انسانی  
خلاق میں تو پیدا کرنے والا انسان میں خاص خاص اجزاء مہلکہ کے وقوع کا حکم اور باعث کرم شکم  
و غیرہ جاندار کے۔

عموماً روی زمین پر اکثر شالیستہ و مہذب اقوام جنکو ہماریسے اس مہذب زمانہ میں حفظ صحت کی پابندی

پر زیادہ دعوئی ہے اس ناپاک لحم خم خمریرہ کی مکروہ حلاوت ان کے آلات و اعضاء پر تائیں زمان ایک قہرے ناجائز طور پر

کئی مہوی ہے جس سے وہ اپنے اس غیر جائز خود پسندی کی صلہ میں قدرت سے بصورت نذر دولت امراض ہی  
 ہمیشہ بالمال ہو کر در دو تکلیفات کے بوجھ گردن کے متحمل ہی نہیں ہوتے بلکہ انکی مقررہ میعاد عمر کے فلاح میں فزیدہ  
 خوشی و قارب و دوست و احباب ملک و دولت وغیرہ سے کنارہ کش یا جام اجل کو نوش کر لینا لازم آتا ہے بعض کے  
 مردار اور خسر پر خوار انسان اپنی طبیعتوں پر ہمارے بیان کردہ مذکور مختلف مہلک امراض کے زور و نازل ہونے  
 پر اکثر نازان اور ان سبب بیش قیمت و لائق قدر معلومات سے منحرف ہوتے ہیں تو انکو معلوم رہے کہ ان کے لائق  
 باغذاؤں (محم خسر پر مردار اور غیر مذبح جاندار کے) مفرمیات و باعث امراض آتے اور گندمالی نجاستیں  
 وغیرہ مخفی یا پوشیدہ طور پر انکے اجسام میں بھرے رہتے ہیں اور اکثر اپنے بغیر منکشف ہونے کے تک بیگناہ مہموم و  
 لائق رحم شیر خوار بچے یا اینڈنسٹین منتقل ہو کر ان کے زور و موثر اور بھول سے نازک طبیعات پر اپنے مہلک  
 و بدنتائج ظاہر کر کے ان کے (والدین) لئے بطور سزا عزم و رنج اور آسور وانی کے باعث ہوتے ہیں (دیکھو گند  
 مالی امراض کا خصوصاً بچوں ہی میں نمود ہونا خسر پر کے نقص سوم میں) با ان غذاؤں کے مضر و باعث امراض  
 ہوتے اسوقت تک انکی ضعیفی یا لب گوشت کوئی مفرات بخش نہیں ہوتے جب تک کہ وہ خود کو خارجی امراض کے  
 تحریک اثر سے محفوظ یا اپنے اجسام کو ہمیشہ مشقت سے مضبوط اور پاک ہوا سے طاقت دیتے رہتے ہیں اور دعام  
 اپنی ضروری روزیہ پسینہ کی میعاد کو جاری رکھ کر ایسے باعث امراض مادیوں کو کم یا زیادہ جسم سے خارج کر کے  
 کسی قدر ہمیشہ سبکدوش ہوتے رہتے ہیں۔ جن سبب امور کی باندی خسر پر خوار و نمین مدام ممکن نظر نہیں آتی  
 ایک زمانہ دراز کے تجربوں اور لاکھوں قیمتی جانوں کے تلف ہو جانے پر ہمارے معزز مردار اور خسر پر خوار قوام  
 پور و پ و امردیکہ وغیرہ کو آج انہیں صحیح امور سے اس ضمن میں واقفیت حاصل ہو رہی ہے جو اسل اسلام کو ایک  
 پہلو، ہر ایک مرض کے وقوع کے اسباب اطباء کے نزدیک و مقررین ایک سبب سابق یعنی جسم میں کسی ایک مرضی خاص کا سم موجود  
 رہنا۔ اور دوسرا سبب باعث یا تحریکی یعنی وہ سبب جو جسم کے موجودہ کسی ایک مرض خاص کے سم کے تحریک کے باعث ہو کر نمودار

عوضہ دراز کے قبل یا بعد نزول اسلام سے حاصل ۔

اگر خیران اہم اور یا ظہور یا تہ پر آج ہمارے مذکور الصدقہ منقولہ معلومات چند صفحات قرطاس میں محدود نظر آتے ہیں لیکن آئندہ ہم سب کو ہمارے آئندہ نسلوں کو کچھ غنیمت برورہ وغیرہ مزبور جانداروں کے گوشت کے اخذ اور استعمال سے انسانی تحالیف و اخلاقیات کے وسیع معلومات کی ایک قوی ایسی بعض نکتہ وجوہات کے نظر کرتے ہوئے معلوم دیتی ہے ہم اس موقع پر ہماری مذکور الصدقہ کل بیش قیمت ملائق قدر مغربی معلومات کے مغز موجودین کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے غرطہ ہر کرتے ہیں کہ ہمارے مذکور اسلامی اہم طبی اور انسان کے نہایت بکا آرد

امور جزائیں زبان ہماری غفلت یا ہماری لاعلمی کی وجہ ہم پر بغیر تکشف ہونے کے باقی

رہے ہوئے تھے جو آج بغیر یا معلومات اقامت مذہب بغیر سے ظاہر یا نہایت

ہو کر ہمارے غایت درجہ سکین بخش اور ہمارے ہمیں

اقوام غیر کیلئے ہمارے مفید صحت بخش

تقلید کی ترغیب کا باعث ہو





# غلط نام لکھا اسرا الذبح وترک مردار و خنزیر

صفحہ	کھ	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱- ویساچ	۶	مزبوم	مذبوم	۳۴	۱۰	جسم کے نہایت	جسم کے بغیر نہایت
۲- ---	۵	تبراعت	تفرغت	۳۵	۱	بعد موت لائی	بعد موت کی لائی
۳- ---	۷	اسی	اس	۳۶	۱۲	امکینان	الہمیان
۶	۶	خون کو بہت	خون کو بہت	۳۷	۱۶	انگوشتیں نچوڑنے کے	انگوشتیں نچوڑنے کے
۷	۲	غفوف	غفوف	۴۰	۱۷	اس مرض کے	اس مرض سے
۹	۱	طالب	طالب	۴۷	۶	مادہ جانداروں	مادہ جانداروں
۱۱	۵	تباقی	تباقی	۴۸	۲	بذرہ	بذرہ
۱۳	۱	اجزائوں	اجزا	۴۸	۱۰	جانداروں کے خونیں کار	جانداروں کو ہمار
۱۲	۱۳	اجزائوں	اجزا	۴۹	۵	لی پیسیرور	لی پیسیر اور
۱۴	۶	پاک ہو رہتا	پاک ہوتا رہتا	۵۰	۴	دو جانداروں	دو جانداروں
۱۵	۵	جائیوں	جگہوں	۵۰	۱۷	دلیوں	دلیوں
۱۵	۱۱	اجزائوں	اجزا	۵۱	۷	انسان میں	انسان کے
۱۹	۸	اسی	اس	۵۱	۸	ان کی	ان کے
۱۹	۹	اسی	وہی	۵۳	۱۲	مسبق الذکر	مسبق الذکر
۲۰	۱	انہیں	ان ہی	۵۳	۱۸	خون میں	خون و گوشت وغیرہ میں
۲۰	۱۵	سالوتیری	سالوتری	۵۵	۱	واصالا	واصالا
۲۱	۵	بہ ہے	بوجی	۵۵	۱	مردہ	مردہ جاندار
۲۵	۳	غذا جیسی	غذا اور جیسی	۵۶	۴	کرنے	کرنے
۲۷	۱۱	دل کے	دل سے	۵۶	۱۲	مذہبوت	مذہبوت
۲۷	۱۳	بحر	پھر	۵۹	۳	حضرات	حضرت
۲۹	۸	فری آجی	فری آجی	۵۹	۷	جانب کے	جانب کے
۳۴	۲	بہرہ خون مردہ	بہرہ خون یا مردہ	۵۹	۱۷	لجعی	لجعی

صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح
۶۳	۱۳	میں سر پر سنگین	۶۵	۱	اسی جان
۶۴	۱۴	نوٹ کر دماغ پر	۶۵	۱۵	رہش ہونے پر کھٹ
۶۵	۱۶	رخم دماغ پر گوش	۹۶	۷	اس سے
۶۵	۱۷	تب تک	۱۰۰	۳	بختہ
۶۸	۱۸	تیس دن	۱۰۲	۴	یا کو ایا
۷۰	۱۹	دیخہ یا غدیہ	۱۰۳	۱۷	پوشی
۷۱	۲۰	تشیلا	۱۰۶	۵	۱۸۹۹ء
۷۲	۲۱	اقوالے ان	۱۱۳	۷	ادپر حصیت
۷۳	۲۲	بھر کے کل	۱۱۴	۵	کہا یا جاتا
۷۴	۲۳	سب کے کل	۱۱۴	۱۸	مجموع ہوتا
۷۵	۲۴	دوسرے کنار	۱۱۶	۳	لودر
۷۶	۲۵	ان میں سے ایک تہ اڑ پڑ	۱۱۶	۷	معاور
۷۷	۲۶	مشعل اموات	۱۱۶	۱۱	اس کے
۷۸	۲۷	۶۳	۱۱۶	۱۲	ہلک نقصانات
۷۹	۲۸	ہونے	۱۱۶	۱۹	بیجا رہ ہی
۸۰	۲۹	بڑا دث	۱۱۸	۱۸	خضر پر خوار اقام
۸۱	۳۰	اور اکثر تاریکی	۱۲۱	۴	شہر دلس
۸۲	۳۱	اس کے بعد	۱۲۱	۵	مرض پلور وینوینہ
۹۰	۳۲	ادپر ادھر	۱۲۲	۸	عوام میں بکثرت
۹۱	۳۳	انگلستان	۱۲۲	۱۶	اس میں
۹۲	۳۴	بمقام کشمیر بک	۱۲۲	۱۷	ایک شاہی
۹۳	۳۵	خوش بر	۱۲۳	۵	پک ٹائیڈ
۹۴	۳۶	بستر پر	۱۲۶	۱۹	طور پر بلوہ
۹۵	۳۷	کھانچے	۱۲۸	۳	نور خیز مردہ